Monthly Mustafai News Karachi

ماہنامہ مصطفائی نیوز

کراچی

جلد نمبر 03 شمارہ نمبر 26

اردو سیکھئے اردو بولیئے
اردو لکھیئے اردو سے پیار کیجئے
اردو کو فروغ دیجئے
اس لئے کہ
اردو ہماری قومی زبان ہے
اردو ہمارا قومی اثاثہ ہے

فروری 2010

اس شمارے میں

فروغ فکر قرآن		02
اداریہ		03
چودھویں سالانہ داتا گنج بخش کانفرنس		05
امام احمد رضا کی عالمی اہمیت	ڈاکٹر محمد ہارون	06
ہم انسانی محبت سے محروم ہیں	نور محمد اعجاز	07
محسنان پاکستان	ڈاکٹر عبدالقدیر خان	08
حالات کدھر جا رہے ہیں	سکندر حمید لودھی	10
ہیٹی میں قیامت خیز زلزلہ	ادارہ	11
صدر زرداری کا دورہ پنجاب	اسلم کھوکھر	13
امیر طیبہ اسلامک کالج کی افتتاحی تقریب	ادارہ	15
مصطفائی فاؤنڈیشن پاکستان	ادارہ	16
داتا عرس (تصویری جھلکیاں)	ادارہ	17
تگ و تاز	ادارہ	19
ویلنٹائن ڈے: جب تم حیا نہ کرو	عدیل حسین قاسمی	25
باہمت و باحوصلہ بے خوف و خطر ہوں میں	محمد جمیل قادری	26
سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ انٹرنیشنل	ادارہ	27
استنبول کے حفاظتی حصار میں سہمے قلم کے گستاخ	ڈاکٹر عامر لیاقت حسین	28
انگور کے فوائد	ذیشان مصطفائی	30
زمین کا مرکز: مکۃ المکرمہ (تحقیقی رپورٹ)	ادارہ	31

ادارے کا تمام مضامین سے اتفاق رائے ضروری نہیں، ادارہ

contact : 0321-8234458 -03008234458 ' 0300-9551332 ' 03002136897 -0345-2229903
Email:-mustafainews@gmail.com/mustafainews@ymail.com
Website:www.mustafai.com

چیف ایڈیٹر
محمد عابد ضیائی قادری

ایڈیٹر
صفدر نوری

ایگزیکٹو ایڈیٹر
محمد صدیق حبیب

مجلس مشاورت
علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی
ڈاکٹر ظفر اقبال نوری
ڈاکٹر محمد شریف سیالوی
ڈاکٹر جلال الدین نوری
پروفیسر ڈاکٹر مرتضیٰ حسین اشرفی
ڈاکٹر حمزہ مصطفائی
نوخیز انور صدیقی
محمد اسلم الوری
پروفیسر ریاض نوری
انجینئر ادریس غفار
ممتاز احمد ربانی ایڈووکیٹ
جاوید مصطفائی

مجلس ادارت
مفتی محمد عاصم نیروی
مولانا محمد ذاکر صدیقی
معین الدین نوری
عبدالعزیز موسیٰ
سعید النبی خان
حافظ عبدالواحد
نعمان رحمانی
ڈاکٹر خالد اقبال
ذیشان مصطفائی

نمائندگان
بیورو چیف لاہور: ساجد الرحمٰن ساہری
اسلام آباد: جاوید خان
گجرات: عبدالقادر مصطفائی
حیدرآباد: سلیم اختر غوری
پشاور: رفیق قریشی
چکوال: گل احمد
گوجرانوالہ: حافظ قاسم مصطفائی
فیصل آباد: ہارون رشید
منڈی بہاؤالدین: ڈاکٹر ارشد القادری
ملتان: طالش عقیل میرانی
ایبٹ آباد: محمد حنیف عباسی
راولپنڈی: مولانا عبدالکبیر میر

قانونی مشیران: شوکت علی کھوکھر، ارشد محمود بھٹی

کمپوزنگ و گرافکس: نایاب احمد صدیقی

قیمت 20 روپے، سالانہ 250 روپے مع ڈاک خرچ

03 مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ نزد ایس ایم لاء کالج چورنگی
کراچی پاکستان 74000

پتہ ترسیل زر: ماہنامہ مصطفائی نیوز پی او بکس نمبر 7300 جی پی او صدر کراچی

پبلشر محمد صدیق حبیب نے سٹی پریس سے چھپوا کر مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ کراچی سے شائع کیا

اقرأ باسم ربك

فروغِ فہمِ قرآن

قرآن پڑھیں……قرآن سمجھیں……قرآن پر عمل کریں

سورۂ طٰہٰ

سورۂ مریم میں سمجھایا گیا کہ اسباب محتاج رحمت ہیں محتاج اسباب نہیں، بتایا گیا کہ قرآن، محبت سے معمور دلوں کے لئے غذائے روحانی ہے۔ جس کی فہم مومن کے لئے آسان ہے۔ اور جس کی آیات کافر کے لئے واضح ہیں۔ آپ ای سے مون کو بشارتیں دیتے جائیں۔ اور منکروں کو ان کے اعمال کے نتائج سے ڈراتے جائیں۔

اسی مہتاب رحمت نبوت سے جس نے جو روشنی پائی ہے وہ اسے مخلوق تک پہنچانے میں مصروف ہے۔ اسی نور معرفت کی کرنیں ماضی میں انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ عالم تک پہنچیں۔ اور یہی نور ایمان اللہ کے برگزیدہ بندوں کے ہاتھوں آج بھی قلوب میں اپنا گھر کرتا چلا جاتا ہے۔ سب اللہ کی دین ہے۔ دنیا کی روشنی، سورج اور چاند اور ستاروں سے ہے اور قلوب کی زندگی دلوں کی ٹھنڈک اس ماہ تاباں اس چودھویں کے چاند سے ہے جسے ،،طٰہٰ،، کہہ کر خطاب کیا گیا ہے عرش سے فرش تک جو بھی احکامات جاری ہیں وہ سب اللہ کی رحمانیت سے متعلق ہیں سچ ہے ارض وسماء جسم ودل، ظاہر وباطن سب اسی کے ہیں۔ اللہ ہی اللہ ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں، محبت والوں کے لئے یہ راہ سلوک کا اہم سورۂ ہے اس راہ سلوک میں جس کو جو مل جائے وہ اس کی عطا ہے اور ان کا صدقہ ہے جنہیں ،،طٰہٰ،، کہا گیا ہے۔

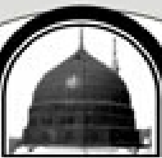

فروغِ عشقِ رسول

نعت رسول مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

دیتا ہے مجھے خواہش اظہار سے پہلے
گزار ہے کوئی ایسا بھی سرکار سے پہلے

لیتی ہے سحر روز ہی سنگھار سے پہلے
کچھ نور ترے گیسوئے خمدار سے پہلے

محتاج تو ہیں اس کے سبھی عابد وزاہد
آغاز کرے ہم سے گنہگار سے پہلے

رہنے دے مجھے، تشنہ دہن رہنے دے مجھ کو
ہاں کچھ نہ پلا شربت دیدار سے پہلے

پھر چاند ستاروں کو میں شرماؤں سر بزم
دامن تو بھروں خاک گہربار سے پہلے

مر جاؤں نہ مقصود میں شوخ فضاء میں
گھٹ جائے نہ دم بارش انوار سے پہلے

مقصود علی شاہ

فرمان قائدِ اعظمؒ

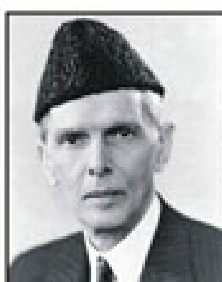

قدرت نے آپ کو ہر نعمت سے نوازا ہے۔
آپ کے پاس لامحدود وسائل موجود ہیں۔ آپ کی ریاست کی بنیادیں مضبوطی سے رکھ دی گئی ہیں۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ نہ صرف اس کی تعمیر کریں بلکہ جلد از جلد اور عمدہ سے عمدہ تعمیر کریں۔ سو آگے بڑھیے اور بڑھتے ہی جایئے۔
پاکستان کی پہلی سالگرہ پر پیغام (۱۹۴۸ء)۔

فرمان اقبالؒ

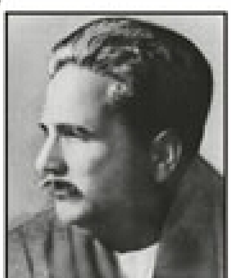

حکمت مشرق و مغرب نے سکھایا ہے مجھے
ایک نکتہ کہ غلاموں کے لئے ہے اکسیر
دین ہو، فلسفہ ہو، فقر ہو، سلطانی ہو
ہوتے ہیں پختہ عقائد کی بنا پر تعمیر
حرف اس قوم کا بے سوز، عمل زار و زبوں
ہو گیا پختہ عقائد سے تہی جس کا ضمیر
(ضرب کلیم)

WWW.NAFSEISLAM.COM

اداریہ — انقلاب خیر

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلم امہ کی ذمہ داریاں

یہ بات قوانین فطرت میں سے ہے کہ انسان کی کسی دوسرے انسان سے انس ومحبت محض اس کے اچھے اخلاق وکردار اور اس کی بے پناہ خوبیوں اور لاتعداد صلاحیتوں کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس حقیقت سے بھی کسی صحیح الفہم انسان کو انکار کی مجال نہیں کہ صرف رسول کریم ﷺ کی ذات مقدسہ ہی ایسی یکتا شخصیت ہے جس میں نہ صرف یہ کہ انسانیت کے اعلیٰ ترین اوصاف واقدار بدرجہ اتم موجود ہیں بلکہ آپ ﷺ کی ذات ستودہ صفات پوری کائنات کے لئے رحمت خداوندی کا ذریعہ بھی ہے اور آپ ہی کے دامن عافیت میں انسانیت کو پناہ ملتی ہے ، انعامات رب کائنات اور فیوضات ربانی کے قاسم بھی آپ ہی ہیں۔ جس کے شواہد قرآن وسنت میں صراحت کے ساتھ موجود ہیں۔ لہذا تمام انسانوں پر لازم ہے کہ وہ ایسی جامع الصفات، منبع جود وسخا محبوب خدا اور کائنات کی کامل ترین ہستی کو اپنی تمام تر محبتوں کا محور ومرکز بنائیں کیونکہ آپ ﷺ کی محبت تکمیل ایمان کی شرط ہے۔

اللہ کریم اپنے پیارے محبوب ﷺ کی محبت کا صلہ انسانوں کو یہ دیتا ہے کہ انہیں گمراہی اور ضلالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں، جہالت اور ناپاکی کی تاریکیوں میں سے نکال کر اپنے پسندیدہ بندوں کی صف میں شامل کر لیتا ہے۔ ان کے افکار ونظریات میں نکھار اور پاکیزگی پیدا کر کے انہیں دین اسلام کی خدمت کے لئے منتخب کر لیتا ہے۔ ایسے ہی رجال خیر ہر مشکل سے مشکل گھڑی میں بھی اولوالعزمی اور ثابت قدمی کے کوہ گراں کا منظر پیش کرتے ہیں حتیٰ کہ حضرت امام عالی مقام جناب سیدنا امام حسینؓ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے دفاع اسلام کے لئے اپنی جان تک کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

جس کریم آقا ﷺ کی محبت میں اس قدر تاثیر ہے کہ ایک عام انسان کو پستیوں سے اٹھا کر اوج ثریا تک پہنچا دیتی ہے تو اس ذات پاک ﷺ کی الفت ومحبت کا لازمی تقاضہ یہ ہے کہ آپ کے اوصاف وکمالات کا اظہار کرنے میں بخل سے کام نہ لیا جائے بلکہ آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ اور آپ کی آمد پر خوشی کا اظہار عین عبادت سمجھ کر کیا جائے۔ کیونکہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے ملنے پر خوشی کا اظہار کرنا قرآن پاک کی سورۃ یونس کی آیت 58 سے ثابت ہے۔ اور اسی طرح سورۃ مائدہ آیت 114 سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ آسمانوں سے ہمارے لئے کھانا نازل فرما تا کہ وہ دن ہمارے اگلوں اور پچھلوں کیلئے عید کا دن ہو۔

اس کے علاوہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ جناب سیدنا عمر فاروقؓ سے کسی یہودی نے آکر کہا کہ اے عمرؓ آپ کے قرآن میں ایک ایسی آیت ہے کہ اگر وہ ہماری تورات میں ہوتی تو ہم اس آیت کے نازل ہونے کے دن کو بطور عید مناتے تو جناب فاروق اعظمؓ نے پوچھا کہ وہ کون سی آیت ہے تو اس یہودی نے کہا کہ الیوم اکملت لکم تو حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ میں جانتا ہوں کے یہ آیت کس دن نازل ہوئی اور کہاں پر نازل ہوئی پھر آپؓ نے فرمایا کہ یہ آیت میدان عرفات میں یوم عرفہ کو جمعۃ المبارک کے دن نازل ہوئی اور آگے فرمایا ھما لنا عیدان اور وہ ہمارے لئے دو عیدوں کا دن ہے۔ اسی طرح کا سوال ایک یہودی نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم ہماری تورات میں نازل ہوتی تو ہم اس دن کو بطور عید یاد رکھتے تو جناب عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ فان نزلت فی یوم عیدین یوم جمعہ و یوم عرفہ بے شک یہ آیت دو عیدوں کے دن نازل ہوئی یوم جمعہ اور یوم عرفہ یعنی مسلمان اس دن کو ایک عید نہیں بلکہ دو عیدوں کے دن کے طور پر مناتے ہیں۔ اس روایت کو امام ترمذی نے ترمذی شریف میں کتاب تفسیر القرآن میں نقل کیا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کی قوم کے لئے آسمان سے کھانا نازل ہونے کا دن قرآن کی رو سے عید کا دن قرار پا سکتا ہے، قرآن کی ایک آیت کے نازل ہونے کا دن ایک عید نہیں بلکہ دو عیدوں کا دن ہو سکتا ہے تو رحمت دو جہاں سید مرسلاں تاجدار ختم نبوت ﷺ جن کے صدقے حضرت عیسیٰؑ کو نبوت سے سرفراز کیا گیا اور جس کریم آقا ﷺ کے صدقے ایک آیت نہیں بلکہ پورا قرآن نازل فرمایا گیا، جس ہستی کے سبب کائنات کو وجود عطا فرمایا گیا تو اس شہنشاہ دو جہاں ﷺ کا یوم ولادت بدرجہ اتم عید کا دن بلکہ عیدوں کی عید ہے اور آپ ﷺ کی آمد پر خوشی کا اظہار کرنا تعلیمات اسلام کے عین مطابق ہے۔

لہذا عید میلاد النبی ﷺ کی خوشی منانا اور اس پر مسرت موقع کو عید قرار دینا یقیناً انسانی فطرت کا تقاضہ ہے اور تمام سلیم الفطرت انسان عید میلاد النبی ﷺ کو تمام عیدوں سے بڑھ کر عید قرار دیتے ہیں اور اسے منانے کے لئے پورے جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان ہمیشہ سے جشن عید میلاد النبی ﷺ مناتے چلے آئے ہیں۔ اس حوالے سے علامہ سخاویؒ نے فرمایا کہ ہر طرف اور ہر شہر کے مسلمان مولود شریف کرتے ہیں وہ طرح طرح کا صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور حضور پاک ﷺ کا میلاد پڑھنے کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔ اس محفل مقدس کی برکتوں سے ان پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے۔ امام جوزیؒ فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کی تاثیر یہ ہے کہ سال بھر اس کی رحمت و برکت سے امن رہتا ہے اور حصول مراد کی خوشخبری حاصل ہوتی ہے۔ حضور نبی رحمت ﷺ کی آمد پر خوشی کا اظہار کرنے سے انسان کے دل میں حضور ﷺ کی محبت مزید پختہ ہوتی ہے جس کے نتیجے میں انسان اپنے والدین، اولاد اور دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت کر کے تکمیل ایمان کی سند حاصل کر لیتا ہے۔ یہی جذبہ اسے اطاعت رسول کے مراحل سے گزار کر اطاعت خداوندی کے اعلیٰ مقام پر فائز کر دیتا ہے اور وہ انسان دوسروں کے مشعل راہ بن جاتا ہے۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ نسل نو کو حضور اکرم ﷺ کی محبت اور سچی غلامی سے بہرہ مند کر کے اس قابل بنایا جائے کہ وہ اسلام کے خلاف ہونے والے ہر قسم کے غلیظ پروپیگنڈے کو اپنے کردار و عمل سے رد کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ اسے عشق رسول ﷺ اور علوم عصریہ کی طاقت سے مسلح کر کے میدان عمل میں اتارا جائے تاکہ اس کے اخلاق و کردار سے متاثر ہو کر ہر انسان یہ سمجھے کہ مجھے اپنی زندگی کو لائق تحسین بنانے کے لئے اسلام کی اشد ضرورت ہے اور اسلام ہی ہر زمانے کے لوگوں کے لئے مکمل ضابطہ حیات ہے اور اسی کے دامن عافیت میں ہر ایک کے لئے جائے پناہ ہے۔ کیونکہ اس وقت تمام ابلیسی اور استعماری طاقتیں اپنی پوری توانائیاں اور تمام تر وسائل فقط اس لئے صرف کر رہی ہیں کہ کسی بھی قیمت پر قوم مسلم کو اس جذبہ صادق سے محروم کر کے اس کی دولت ایمان چھین لی جائے بمصداق ''روح محمد اس کے بدن سے نکال دو'' تاکہ اس کی نئی نسل کو اسلام سے اس قدر دور کر دیا جائے انہیں غیرت دیں کا احساس تک نہ ہو۔ جس کی مثالیں اس وقت کئی ایک ممالک میں دیکھی جا سکتی ہیں کبھی توہین آمیز خاکوں کا بار بار اخبارات پر چھپنا تو کہیں مسلمان خواتین کے شرعی حجاب کو بے جا تنقید کا نشانہ بنانا۔ کہیں مسجدوں کے میناروں پر پابندی تو کہیں اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ حدود و قوانین کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا جبکہ اس کے برعکس مسلم قائدین کی مثال اصحاب کہف کی سی جن کی زبان اور سکے دونوں ہی زمانے کی قدروں سے مطابقت نہیں رکھتے تھے۔ تمام مسلم مفکرین اور مصلحین کی ذمہ داری ہے کہ زمانے کی قدروں کو پہچانتے ہوئے اپنے فرائض منصبی کا نہ صرف ادراک کریں بلکہ مثبت اور موثر عملی کوششوں کو ذریعے اپنے تابناک ماضی کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے حال اور مستقبل کو غیروں کے رحم و کرم پر چھوڑنے کے بجائے اپنی تقدیر کے فیصلے خود کرنے کے لئے قوت ارادہ و عمل کو یکجا کر کے نصرت خداوندی جل جلالہ کے سائے میں محبت مصطفیٰ ﷺ سے سرشار ہو کر میدان عمل میں اتریں تاکہ دنیا کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنایا جا سکے۔

انجمن طلباء اسلام کے مرکزی صدر پر قاتلانہ حملہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

طلباء سیاست کی تاریخ کا بدترین واقعہ اس وقت پیش آیا جب انجمن طلباء اسلام کے مرکزی صدر اور تمام طلباء تنظیموں کے مشترکہ پلیٹ فارم متحدہ طلباء محاذ کے متفقہ صدر جناب سید جواد الحسن کاظمی اپنے رفقاء کار کے ساتھ صوفیاء کرام کی سرزمین وادی کشمیر میں انجمن طلباء اسلام ضلع مظفر آباد کے زیر انتظام 30 جنوری 2010ء کو پیغام امن کانفرنس منعقدہ پٹہکہ میں طلباء کے جم غفیر سے خطاب کر کے واپس آ رہے تھے کہ مظفر آباد شہر سے کچھ فاصلے پر دہشت گردوں کا ایک گروہ تاک لگا کر ان کا انتظار کر رہا تھا جیسے ہی صدر انجمن کا قافلہ وہاں پہنچا تو ملک و ملت کے ان غداروں نے دفعتاً ان پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجے میں قائد طلباء جناب سید جواد الحسن کاظمی اور مرکزی خازن جناب شفیق المادروی اور ان کے دیگر رفقاء کار شدید زخمی ہوئے۔ دہشت گردی کے اس بدترین واقعہ کو کئی دن گزر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک شر پسند عناصر کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ متعلقہ انتظامیہ ابھی تک ملزموں کو گرفتار کرنے میں ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔ اگر یہی روش برقرار رہی تو تعلیمی اداروں کا تقدس بری طرح متاثر ہو گا کیونکہ انجمن طلباء اسلام نے ہر قسم کی قربانی دے کر تعلیمی اداروں کے امن کو تباہ ہونے سے بچایا ہے۔ اور طلباء کے ہاتھوں میں کلاشنکوف کے بجائے قلم کتاب تھمائی ہے اور خوشگوار تعلیمی ماحول فراہم کرنے میں مثالی کردار ادا کیا۔ اگر ارباب اختیار نے قاتلوں کو گرفتار کر کے انہیں عبرتناک سزا نہ دی تو اس کے نتائج خطرناک ہو سکتے ہیں۔ پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن، وفاقی وزیر برائے مذہبی امور علامہ حامد سعید کاظمی، علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، صاحبزادہ فضل کریم، حاجی حنیف طیب، سید مظہر سعید کاظمی، مصطفائی تحریک کے رہنما پروفیسر راؤ ارتضیٰ حسین اشرفی، مصطفائی تحریک پاکستان کے مرکزی امیر جناب میاں فاروق مصطفائی، ڈاکٹر حمزہ مصطفائی، محمد عابد ضیائی، خواجہ صفدر، محترم طاہر انجم، غلام مرتضیٰ سعیدی نے صدر انجمن پر قاتلانہ حملے کی پرزور مذمت کی ہے اور انہوں نے انتظامیہ کو خبردار کیا ہے فوری طور پر شر پسند عناصر کو گرفتار کر کے نشان عبرت بنایا جائے ورنہ حالات کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔

نشرح فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام

پندرہویں سالانہ داتا گنج بخش کانفرنس

نشرح فاؤنڈیشن علمی ادبی، مذہبی تعلیمی شعبوں سے تعلق رکھنے والے ممتاز شخصیات اور فعال افراد پر مشتمل ایک تنظیم ہے۔ جو کہ گزشتہ سترہ سال سے اسلامی نظریہ حیات کی ترویج واشاعت اور سماجی اصلاحات کے نفاذ کے لئے سرگرم عمل ہے۔

فاؤنڈیشن کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ حضرت علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے عرس کے موقع پر گزشتہ 15 سال سے عظیم الشان داتا گنج بخش کانفرنس منعقد کرتی آرہی ہے۔

یہ کانفرنس اگرچہ کراچی کی سطح پر ایک انفرادی اور ممتاز حیثیت کی حامل ہے تاہم اس میں عوام کا ذوق وشوق دیدنی ہوتا ہے۔ ہر طبقے کے لوگ نہایت عقیدت ومحبت کے ساتھ شریک ہوتے ہیں امسال یہ 15ویں سالانہ داتا گنج بخش کانفرنس 2 روزہ تھی۔ 30اور 31 جنوری 2010ء کو یہ کانفرنس النساء کلب گلشن اقبال کراچی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے پہلے روز افتتاحی پروگرام واجلاس صرف خواتین کے لئے مختص تھا۔ پہلی نشست کی صدارت فاؤنڈیشن کی ذیلی تنظیم دبستان خواتین کی سربراہ ڈاکٹر شازیہ احسان نے کی۔ بلاشبہ خواتین کے لئے یہ ایک منفرد اعزاز تھا کہ داتا گنج بخش کانفرنس منعقد کریں۔

اس موقع پر ممتاز مذہبی اسکالر محترمہ عفت فاطمہ نے اپنی تقریر میں اولیاء کرام کے توسل، تصوف، اور کرامات کے حوالے سے بھرپور دلائل دیتے ہوئے کہا کہ جب تک اولیائے کرام سے سچی محبت اظہار نہیں کریں گے اس وقت تک کامیاب وکامران نہیں ہوسکتے۔ ممتاز اسکالر وادیبہ، شاعرہ شمع صدیقی نے کانفرنس میں کلیدی کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ کفار کی مادی ترقی اور برتری سے مرعوب ہو کر ہم نے غور وفکر اور اسلام کی علمی وتمدنی تاریخ سے اپنے تعلق کو کمزور کرلیا ہے۔ اس غفلت کے نتیجے میں مسلمان اپنے مرکز سے ناطہ توڑ بیٹھے۔ شمع صدیقی نے تصوروطریقت اور شریعت کی تشریح اور اس کے رموز کے حوالے سے پرمغز گفتگو کی۔ اور عارفانہ کلام بھی پیش کیا۔ اس موقع پر بیگم طاہرہ اختر نے شمع صدیقی کا مشہور ومعروف کلام،، دیار داتا سے ہو کر جو ملنگ وہو آئے،، اپنے مخصوص انداز میں پیش کرتے ہوئے سامعین پر وجد کی کیفیت طاری کردی۔ دبستان کی صدر ڈاکٹر شازیہ احسان نے اپنے صدارتی خطبہ میں کہا کہ آج ہم صوفیاء کرام کی تعلیمات، افکار، اور کارناموں کو اجاگر کرتے ہوئے ان سے نئی نسل کو روشناس کرانے کے لئے خصوصی اہتمام کریں تو وہ دن دور نہیں کہ آنے والی نسلوں میں بھی اپنے اسلاف سے محبت بیدار ہوگی۔ اور وہ ان تعلیمات کی روشنی میں دنیا وآخرت کو بہتر طور پر سنوار سکیں گے۔ ڈاکٹر صاحبہ نے حضرت داتا سے علامہ اقبال کی محبت وعقیدت کے کئی واقعات بیان کرتے ہوئے یہ بھی انکشاف کیا کہ مصور پاکستان علامہ اقبال کے ذہن میں جب پاکستان کا قیام کا فیصلہ آیا تو وہ اس وقت داتا دربار لاہور میں ایک مراقبہ کی کیفیت میں تھے۔ اس لئے پاکستان کو براہ راست داتا صاحب کا فیض کہا جا سکتا ہے۔ 31 جنوری کو داتا گنج بخش کانفرنس کی دوسری نشست منعقد کی گئی۔ جو صرف مرد حضرات کے لئے مخصوص تھی۔ اس نشست کو بلاشبہ جلسہ عالم کہا جا سکتا ہے۔ اس کی صدارت ممتاز عالم دین مفکر ملت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے کی۔ بعد نماز عصر کانفرنس تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبول ﷺ سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ فاؤنڈیشن کے جنرل سیکریٹری سید محمد اسلم غزالی نے نماز مغرب کے وقفہ کے فوراً بعد اسٹیج سیکریٹری کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے تقاریر کا سلسلہ شروع کیا۔

اس موقع پر سابق طالبعلم رہنما معین خان نے

اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہمارے صوفیاء، معرفت وآگہی کی تعلیم اپنے حسن اخلاق اور قوت برداشت کے سہارے نہ دیتے تو کروڑوں افراد توحید ورسالت جیسی ایمان کی دولت سے محروم رہ جاتے۔ اس موقع پر شوبز سے تعلق رکھنے والے ممتاز اداکار جناب بہرور سبزواری نے انتہائی عجز وانکساری کے ساتھ حضرت داتا گنج بخش کے حضور اپنے تاثرات پیش کئے۔ انہوں نے نشرح کی سرگرمیوں کو بھرپور طریقے سے خراج تحسین پیش کیا۔ ممتاز تاجر اور سلسلہ تصوف سے تعلق رکھنے والی شخصیت جناب رئیس الدین شیخ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مزارات پر حاضری دینے والے خوش نصیبوں پر شرک کا فتویٰ لگانے والے لاعلم اور کم فہم ہوتے ہیں۔ بزرگان دین سے محبت ہی اسلام کی روح ہے۔ حکومت سندھ کے اعلیٰ عہدے پر فائز اور ممتاز قلم کار نوخیز انور صدیقی نے نہایت پرجوش انداز میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اگر ہم اپنا قبلہ درست کرلیں اور داتا صاحب جیسے صوفیاء کی فکر کو اپنا محور تصور کرلیں تو پھر ہمیں اسلام کی نشاۃ ثانیہ سے کوئی نہیں روک سکتا۔ کانفرنس کے چیف آرگنائزر سعید النبی خان نے کہا کہ ان شاء اللہ فاؤنڈیشن صوفیاء کی تعلیمات کو فروغ دینے کے لئے بھرپور اور ایک مربوط جدوجہد کا آغاز کررہی ہے۔ تنظیم کے صدر جنید احمد مختار نے کہا کہ دنیا وآخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ ہم ان تعلیمات کو اختیار کریں جو صوفیا کے عمل سے ہم تک پہنچی ہیں۔ مبلغ اسلام علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے اپنی علالت کے باوجود کانفرنس سے تقریباً سوا گھنٹہ خطاب کیا۔ شاہ صاحب نے کہا کہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ انسانی زندگی میں اجتماعی انقلاب کے نقیب ہیں ان کی تعلیمات روحانی قوت وتاثیر پر دلالت کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ہزار سال گزرنے کے باوجود داتا صاحب نہ صرف اپنی تعلیمات میں زندہ ہیں بلکہ عوام کے قلوب کو بھی مسلسل مسخر کئے ہوئے ہیں۔ کانفرنس میں حسب روایت فاؤنڈیشن کے رکن اور مزدور رہنما حاجی محمد یونس مرحوم کی یاد میں جاری ایوارڈ 2010 کانفرنس میں شریک اہم شخصیات کو پیش کیا گیا۔

☆☆☆

امام احمد رضا کی عالمی اہمیت

از: انگریز نومسلم ڈاکٹر محمد ہارون انگلینڈ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان ہندوستان کے معروف سنی عالم تھے۔ وہ 1856ء میں پیدا ہوئے۔ اور 1921ء میں انہوں نے وصال فرمایا۔ وہ اپنے دور میں اہلسنت کے امام تھے۔ اور اس قدر عظیم تھے کہ انہیں

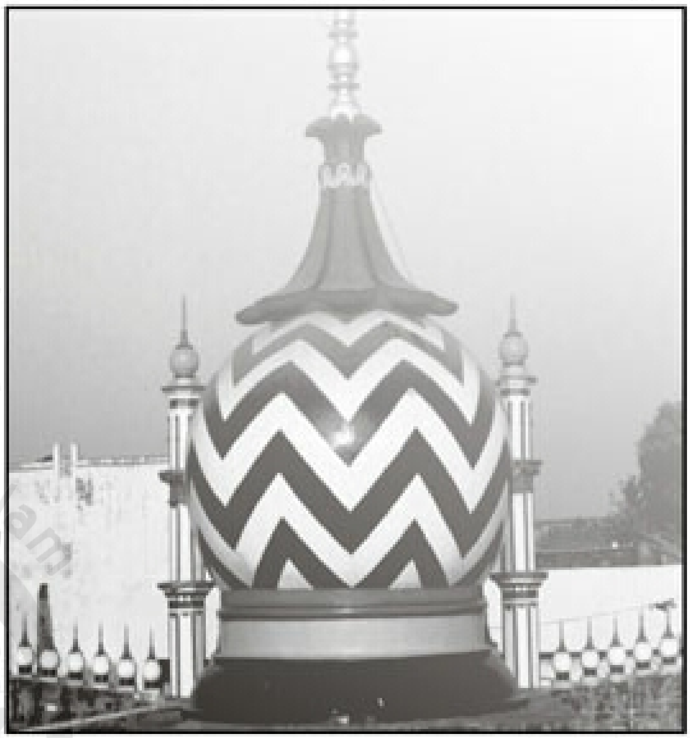

اسلامی صدی کے مجدد کے لقب سے پکارا گیا۔ اسلامی صدی کا مجدد وہ ہوتا ہے جو اپنے دور کے تمام لوگوں میں اہم ترین شخصیت ہو۔ پہلی صدیوں کے مجدد دین امام غزالی علیہ الرحمہ کی طرح کے لوگ تھے۔ جنہوں نے اپنے زمانے میں عظیم ترین اہمیت کے مراتب حاصل کئے مثلاً امام غزالی وہ شخصیت ہیں جن سے یوروپ نے فلسفہ سیکھا۔ اس مقالے کا مقصد تمام دنیا کے لئے امام احمد رضا بریلوی کی تعلیمات ونظریات کی اہمیت واضح کرنا ہے۔ کوئی بھی شخص دنیا بھر کے لئے اہم ہوتا ہے اگر اس کے یہاں اپنے دور کے اہم ترین مسائل کا حل موجود ہو۔ کارل مارکس یا لینن عالمی اہمیت کے حامل سمجھے جاتے تھے کیونکہ ان کے افکار ونظریات تمام انسانیت کی رہنمائی کرتے محسوس ہوتے تھے۔ اس مقالے میں ہم ثابت کریں گے کہ امام احمد رضا نے اپنے افکار وتعلیمات سے اس صدی کے اہم ترین مسائل کا حل پیش فرمایا ہے۔ ہماری صدی بھی امام احمد رضا کی صدی ہے۔ اور ہماری دنیا کو بھی اسی طرح کے مسائل درپیش ہیں۔ جس طرح کے امام احمد رضا کے وقت میں تھے۔ اس لئے امام احمد رضا کی اہمیت آج ہمارے لئے بھی اتنی ہی ہے جس قدر 1921ء میں ان کے وصال کے وقت کے لوگوں کے لئے تھی۔ بہتر ہوگا کہ ہم اپنے مقالے کا آغاز عہد جدید کے مرکزی مسائل کا احاطہ کرنے کی کوشش سے کریں۔ یہ جدید دور نئی تہذیب کی کامیابی پھر ناکامی کا دور ہے۔ سو سال پہلے سائنس پر بہت گہرا اعتقاد تھا اس وقت سے اب تک ہم سائنس کی تنگ دامنی اور بہتر دنیا کی تعمیر میں ناکامی کا مشاہدہ کر چکے ہیں بلکہ سائنس نے اور بھی نئے خدشات کو جنم دیا ہے۔ جس سے سائنس پر یقین ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ اس عہد میں سرمایہ داری کا بحران بھی دیکھا ہے اور سرمایہ داری کے مغربی متبادل کی ناکامی بھی۔ کمیونزم ناکام ہو گیا ہے۔ سفید نسلی تعصب اپنی تمام تر وحشتوں کے ساتھ نازی ازم میں ملاحظہ کیا جا چکا ہے۔ اور ایک جماعتی اجتماعیت کے نظریے نے بھی تصور سے کہیں بڑھ کر خوف پیدا کیا ہے۔ جدید زمانہ ایسا زمانہ ہے جس میں جدید ثقافت بھی ناکام ہوگئی ہے۔

یہ عہد یوروپ اور بقیہ دنیا دونوں میں جدید ثقافت کی تخریب کا عہد ہے۔ یہ عہد ہر طرف الحاد کے عروج کے ساتھ مذہب کی موت کا عہد ہے۔ بلکہ اس سے بھی اہم۔ دنیا میں موجود مذاہب کے زوال کے سبب مذاہب کے نئے نئے گھٹیا نمونوں کے ظہور کا عہد ہے۔ یہ عہد بھیڑیے کی سی چال کی ذہنیت اجتماعی تحریکوں، فرد کی تذلیل کا عہد ہے۔ جیسے ہم نے پہلے ذکر کیا ایک جماعتی اجتماعیت کے ذریعے انسان کی شرمناک کارستانیوں کا عہد ہے۔ جدید دور نے ان تمام جدتوں سے جن کا ہم نے ذکر کیا مسلم دنیا کو خاص طور پر متاثر کیا ہے۔

یہ جدید دور اسلام، اہل اسلام اور روح انسانی سب کے لئے گہری تاریک رات ہے۔ یہی وہ دور ہے جس میں مغرب نے روایتی مسلم معاشرہ کو کچل کر رکھ دیا ہے۔ اس کی وجہ مسلم سیاسی قوت کا زوال اور ان مسلمانوں کی روحانی سراندازی ہے۔ جنہوں نے مغرب کو قبول کیا اور اس کی پیروی کی۔ اس کی ستائش کی اور پرستش کی۔ یوں دنیا سے اللہ تعالیٰ کو وجود کا تصور معدوم ہو گیا اور متعصب لادینیت اور دہریت نے اس کی جگہ لے لی۔ اسی سے وہابیت نے جنم لیا جہاں اسلام دین کی حیثیت سے ختم ہو گیا۔ اور جدیدیت کی صورت میں مغرب کی بھونڈی تقلید اور بنیاد پرستی کی صورت میں کمیونزم اور فاشسزم طرز کی سماجی تحریک اس کی متبادل بن گئی۔ روایتی معاشرہ تباہ ہوا اور اس کی جگہ مغرب کا درآمد شدہ نوآبادیاتی نسلیت پرستی اور سرمایہ دارانہ معاشرہ آ گیا۔ اور پھر جب مغرب خود ہی ناکام ہو گیا تو اب ہم ان تمام کھنڈرات کے بیچ کھڑے ہیں۔ جنہیں مغرب نے کمیونزم سے فاشسزم، فاشسزم سے نیشنلزم، اور نیشنلزم سے کیپٹلزم کی شکل میں تعمیر کرنے کی کوشش کی۔

عالمی حیثیت کی حامل وہی شخصیت ہو سکتی ہے جو دور جدید کی خوفناک شکستوں اور ناکامیوں میں انسانیت کی رہنمائی کی اہلیت رکھتی ہو۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کی زندگی کے اصل کام کو اختصار سے بیان کرنا بہت آسان ہے۔ جنہوں نے تمام عمر اہلسنت کے عقائد کے مطابق اسلام اور اسلامی سوسائٹی کا جدید دنیا کے حملوں کے خلاف دفع کیا۔ خاص طور پر ان اندرونی حملوں کے خلاف جو ان مسلمانوں کی طرف سے تھے۔ جن کا مقصد

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان ہندوستان کے معروف سنی عالم تھے۔ وہ 1856ء میں پیدا ہوئے۔ اور 1921ء میں انہوں نے وصال فرمایا۔ وہ اپنے دور میں اہلسنت کے امام تھے۔ اور اس قدر عظیم تھے کہ انہیں اسلامی صدی کے مجدد کے لقب سے پکارا گیا۔ اسلامی صدی کا مجدد وہ ہوتا ہے جو اپنے دور کے تمام لوگوں میں اہم ترین شخصیت ہو۔ پہلی صدیوں کے مجدد دین امام غزالی علیہ الرحمہ کی طرح کے لوگ تھے۔ جنہوں نے اپنے زمانے میں عظیم ترین اہمیت کے مراتب حاصل کئے مثلاً امام غزالی وہ شخصیت ہیں جن سے یوروپ نے فلسفہ سیکھا۔

اہلسنت کے عقائد کے مطابق اسلام سے جان چھڑا کر ایک نئی چیز کو رائج کرنا تھا۔ اہلسنت کے عقائد کے مطابق اسلام اور اسلامی سوسائٹی کے دفع کا کاوشیں ہی امام احمد رضا کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔ یہ عالمی اہمیت امام احمد رضا کے عالم دین ہونے اور سنی عالم کی حیثیت سے کام کرنے سے شروع ہوئی۔ انہوں نے زندگی بھر ایک عالم ہی کی حیثیت سے کام کیا۔ انہوں نے ہر اس شخص کے سوالوں کے جواب دیئے جس نے ان سے رابطہ کیا۔ ان کا کردار اسلام کا گہرا علم رکھنے والے ایک دانشوار کا کردار تھا۔ انہوں نے بطور ایک روایتی اسلامی اسکالر تعلیم پائی تھی۔ اور اس میں بھی بے پناہ وسعت تھی۔ وہ مختلف اسلامی اور دوسرے علوم میں ماہر تھے۔ جن میں اسلامی مذہبی علوم وفنون کے علاوہ ریاضی وفلکیات بھی شامل تھے۔ ایک متجر تعلیم یافتہ عالم کی حیثیت سے محض تحقیق طلب سوالوں کے جواب لکھ کر دنیا کو متاثر کرنا شاندار اہمیت رکھتا ہے۔

آج کل اجتماعی تنظیم سازی کا ایسا دور ہے۔ جس میں وسیع دفتری نظام نے فرد کو نگل لیا ہے۔ امام احمد رضا نے اس طرز پر کام کرنے سے انکار کیا ہے۔ ان کے دور میں اجتماعی تحریکیں ابھرنا شروع ہو چکی تھیں۔ مگر وہ کسی کے قریب تک نہ گئے۔ انہوں نے کبھی بھی ایک بیوروکریٹ سیاستداں یا منتظم بننے کی خواہش نہ کی۔ اس اجتماعی تنظیم سازی کے تصور کو مودودی کی طرح کے لوگ اسلام میں داخل کرنے کا سبب بنے۔ امام احمد رضا نے شروع دن ہی سے اس کی مخالفت کی۔ انہوں نے اجتماعی تحریکوں مثلاً تحریک خلافت وغیرہ میں شمولیت سے انکار کیا۔ اور ان تحریکوں کے لئے خود کوئی اجتماعی تحریک ترتیب دینے سے بھی مجتنب رہے۔

آج کے جدید دور کا انسان اندر سے مر چکا ہے۔ کیونکہ آج اچھے فرد کی مانگ نہیں رہی۔ بلکہ محض ایسا فرد درکار ہوتا ہے جو نعرہ لگائے اور جس طرح اسے کہا جائے عمل کرتا رہے۔ امام احمد رضا نے بتایا کہ عصر جدید میں فرد کو یوں مرجانے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے عالمانہ رائے دیتے ہوئے بڑی سادگی سے اپنا کام کیا۔ ہٹلر، اسٹالن اور اجتماعی تشہیر کے اس دور میں آج بھی اچھے فرد پر بھروسہ کرنے کی عالمی اہمیت ہے۔ یہ دور حکمت ودانائی کی موت اور شعبہ جاتی تخصص کا دور بھی ہے۔

بدکار ہوں مجرم ہوں سیہ کار ہوں میں
اقرار ہے اس کا کہ گنہگار ہوں میں
بایں ہمہ ناری نہیں نوری ہوں حضور
مومن ہوں فردوس کا حقدار ہوں میں

☆☆☆☆☆

ہم انسانی محبت سے محروم ہیں

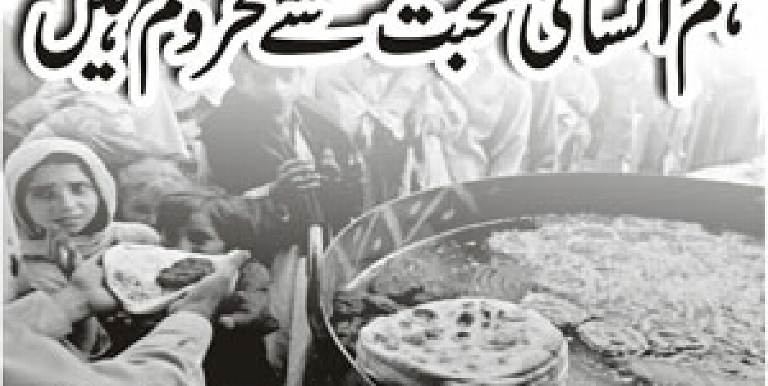

نور محمد اعجاز

کامیاب ریاست تو وہی کہلوانے کا حق رکھتی ہے جہاں ایک خوبصورت عورت زیورات سے لدی ہوئی تن تنہا ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک سفر کر جائے اور اسے کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔ ایک ایسا معاشرہ جس میں نہ کوئی مظلوم ہو نہ محروم نہ کوئی ظالم ہو نہ مظلوم۔ میرے اللہ ایسا دور موجود تھا۔ مگر وقت کے حکمرانوں کی ہوس زر نے اس شاندار دور کو اپنی ریشہ دوانیوں کی بھینٹ چڑھا دیا۔ یا اللہ وہ دور پھر کبھی آئے گا؟ مگر تو چاہے تو سب کچھ ہو سکتا ہے تو نے صرف ''کن'' ہی تو کہنا ہے اور پھر سارا نظام ہستی یک دم بدل جائے گا۔ تیرے ہی کرم کی بات ہے تیرے ہی فضل کا سوال ہے۔ تیرے ہی رحم کا آسرا ہے اور تیری ہی عنایات کا سہارا ہے۔ اے رب کریم! تو پھر سے ہمارے مردہ دلوں کو اپنے نور سے زندہ کر دے۔ ہماری عیاش اور پرمسرت راتوں کو صرف اپنی یاد سے آباد کر دے۔ ہمیں نمائش اور آلائش سے بچا ہم پر اپنی رحمت اور کرم کی بارش نازل فرما۔ ہم پر اپنی معرفت کی منزل آسان فرما۔ ہمیں ایک بار پھر وہی جام الفت پلا دے۔ جس سے بوجھل نگاہیں نگاہ مصطفوی میں بدل جائیں۔ اے اللہ ہمارے اجڑے اور ویران آشیانے کو پھر سے آباد کر دے۔ یا مولا! اس عظیم سوئی ہوئی قوم کو ایک بار سنبھلنے کا اور اپنی درخشاں تاریخ لکھنے

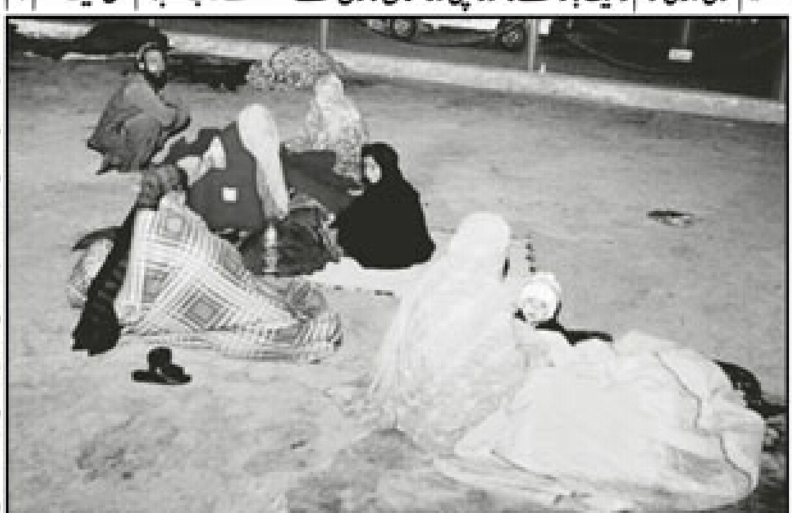

کا موقع دے۔ ہمیں اپنی تاریخ اسلام نہیں کسی روشن باب کا اضافہ کرنے والی قوم بنا دے۔ اے رب! ہمیں وہ زندگی اور بندگی دے کہ ہم بھی خوش رہ سکیں اور تو بھی ہم پر راضی رہے۔ اللہ! ہماری زندگی کے تقاضے اور دین کے تقاضوں میں جو فرق آ چکا ہے۔ اسے دور فرما دے۔

یا الٰہی! ہمیں لیڈروں کے بے ہنگم ہجوم اور یلغار سے بچا۔ ہمیں صرف ایک قائد جو جناح سا ہو عطا فرما۔ جو تیرے اور تیرے حبیب کے تابع فرمان ہو۔ یا مولا کریم! اس قوم کو میزان کا محافظ بنا۔ عدلیہ کا میزان' تجارت کا میزان' سیاست کا میزان' علم وتعلیم کا میزان اور امانتوں کی حفاظت کے اداروں کے نظام کا میزان۔

اے رب کعبہ ہم میں ایک عظیم قوم بننے کی صفات اور اوصاف پیدا کر دے۔ ہمارے مستقبل کو ہمارے حال سے بہتر بنا دے۔ ہمیں وعدے کرنے والی قوم کی بجائے وعدہ پورا کرنے والی قوم بنا دے۔ یا مولا! تیری توحید اور واحدانیت کا واسطہ مسلمانان عالم اسلام کو ایک ملت اور وحدت میں پرو دے۔ ان کی فکر او سوچ میں ہم آہنگی پیدا کر دے تاکہ تیرے حبیب کی امت صحیح معنوں میں تیرے حبیب کی امت کہلانے کی مستحق ہو جائے۔

محسنانِ پاکستان

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

کچھ عرصہ پیشتر میں نے اپنے ایک کالم میں شیر شاہ، لیاری اور وہاں کے مکینوں کے بارے میں اپنے پچاس سال پیشتر کے تجربات، تاثرات بیان کئے تھے۔ میں نے وہاں مقیم مکرانیوں کی خوش مزاجی، اعلیٰ خصلت، اخلاق، رحمدلی کے بارے میں کچھ تفصیلات بیان کی تھیں۔ آج ایک اور طبقہ کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس طبقہ کے لوگوں نے کمزور اور ناتواں، نومولود پاکستان کو اپنے خون سے سینچا تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ لوگ اپنے محسنوں کو بھول جاتے ہیں اور ہماری قوم تو اس فن میں ماہر ہے۔

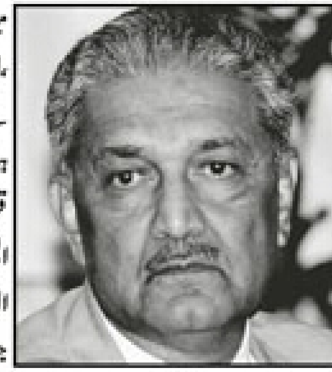

میرا مختصر قیام شیر شاہ، لیاری اس وجہ سے تھا کہ وہاں ہمارے بھوپال کے قریبی جاننے والے ایس ڈی او جلال الدین رہتے تھے، جب بڑے بھائی پاکستان آئے تو وہیں کرایہ پر مکان لے لیا، شام کو سب بھوپالیوں کی محفل جمتی تھی اور بہت اچھا وقت گزرتا تھا۔ میری آمد کے چند ماہ بعد والدہ اور چھوٹی بہن آنے والی تھیں اور خواتین کے لئے یہ

قائداعظمؒ نے فرمایا ”میمن برادری جیسی صفِ اول کی اور حوصلہ مند تاجر برادری بیدار ہو کر سیاست میں حصہ لینے لگی ہے۔ یہ ایک خوش آئند بات ہے اور یہی دنیا میں کامیابی اور کامرانی حاصل کرنے کی راہ ہے۔ میری دعا ہے کہ آپ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوں۔“ (البرٹ ہال کلکتہ 1937-12-31)

علاقہ مناسب نہ تھا اور دوم یہ کہ چونکہ بہن نے ابھی ہائی اسکول میں تعلیم حاصل کرنا تھی وہاں سے آنا جانا بہت مشکل تھا۔ ان وجوہات کی بنا پر بڑے بھائی نے فوراً جوبلی سینما کے پاس، پولیس اسپتال کے سامنے ایک صاف ستھری بلڈنگ میں اچھا فلیٹ لے لیا اور ہم وہاں منتقل ہو گئے۔ میرے لئے وہاں سے ڈی جے سائنس کالج جانا بہت آسان تھا اور میں بآسانی پیدل چلا جایا کرتا تھا۔ بہن نے بہادر یار جنگ گرلز اسکول میں داخلہ لیا اور وہ ناظم آباد میں بڑی بہن کے پاس رہنے لگیں۔

اسی دوران میری دوستی میرے کلاس فیلو بدرالاسلام سے ہوئی اور آج تک قائم ہے۔ وہ چارٹرڈ میرین انجینئر بن گئے اور میں نیوکلیئر انجینئر بن گیا۔ کہوٹہ میں کام شروع ہوا تو میں نے ان کو کویت سے بلا لیا جہاں وہ اعلیٰ عہدے اور بڑی تنخواہ پر کام کر رہے تھے۔ انہوں نے کہوٹہ میں اعلیٰ خدمات سرانجام دیں اور اب وہ کراچی میں پرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔ کالج کی تعلیم ختم کر کے میں اور بڑے بھائی بھی ناظم آباد منتقل ہو گئے اور جرمنی جانے تک میرا قیام وہیں رہا۔

میں اس کالم میں آپ کو جوبلی سینما اور رنچھوڑ لائن کے قیام کے دوران چند واقعات بتانا چاہتا ہوں اور وہاں جو میمن برادری تھی اس کی پاکستان کے لئے کی گئی خدمات کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں مگر اس سے پیشتر چند دوسرے لوگوں پر مختصر تبصرہ کروں تو بہتر ہے۔

اب پاکستان کے قیام کو 62 سال ہو گئے ہیں اور ہماری نوجوان نسل کی اکثریت قیام پاکستان اور ان لوگوں کی قربانیوں سے زیادہ واقف نہیں ہے جنھوں نے پاکستان بنایا تھا۔ بنگال سے لے کر صوبہ سرحد تک اور کشمیر سے لے کر جنوب میں مالا بار تک لاتعداد محسنان پاکستان نے بے انتہا قربانیاں دیں اور ہمارے لئے یہ ملک حاصل کیا۔ مولانا حسرت موہانی، نواب اسمٰعیل خان، سر عبدالرحمٰن، جناب سہروردی، فضل حق صاحب، سر آغا خان، راجہ صاحب محمود آباد، نواب لیاقت علی خان، سردار عبدالرب نشتر، قاضی عیسیٰ، سر عبداللہ ہارون، پیر مانکی شریف،

میں اس کالم میں آپ کو جوبلی سینما اور رنچھوڑ لائن کے قیام کے دوران چند واقعات بتانا چاہتا ہوں اور وہاں جو میمن برادری تھی اس کی پاکستان کے لئے کی گئی خدمات کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں مگر اس سے پیشتر چند دوسرے لوگوں پر مختصر تبصرہ کروں تو بہتر ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحیم بخش، نواب بھوپال وغیرہ وغیرہ اور سالار کارواں قائداعظم محمد علی جناح کے ناموں سے سب ہی واقف ہیں۔

لیکن قیام پاکستان کے بعد جن لوگوں نے اس پودے کو اپنے خون سے سینچا ان سے عوام زیادہ واقف نہیں ہیں۔ پاکستان کے قیام کے بعد ہندو قوم کو یقین تھا کہ یہ ملک چند ماہ میں مالی، معاشی مشکلات کا شکار ہو کر ختم ہو جائے گا مگر تقسیم کے بعد ہندوستان سے، خاص طور پر یوپی، حیدرآباد وغیرہ سے لاتعداد تعلیم یافتہ لوگ ہجرت کر کے کراچی آ گئے، ان لوگوں نے ایک جہادی جذبہ کے تحت ملک کی تعمیر کی، اپنے پیسوں سے کاغذ اور پنسل لے کر دفتر جاتے تھے اور ببول (کیکر) کے کانٹوں سے پنوں کا

میں اس وقت آپ کو اُن محسنانِ پاکستان کے علاوہ اُن محسنانِ پاکستان کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کو میمن کہتے ہیں۔ جوبلی سینما اور رنچھوڑ لائن کے قیام کے دوران میرا رابطہ ان لوگوں سے پڑا۔

کام لیتے تھے۔ پاکستان بننے کے بعد سید مراتب علی شاہ صاحب کی خدمات کون فراموش کرسکتا ہے، اسی طرح ملک کی تعمیر میں پارسیوں، اسمٰعیلیوں، بوہریوں اور عیسائیوں نے بھی انتہائی اہم رول ادا کیا۔ ان لوگوں کا رول زیادہ تر انتظامیہ کو اچھی طرح چلانا، فلاحی اداروں کا قیام اور عوام کی خدمت کرنا تھا۔ بوہریوں نے معاشی سطح پر بہت مدد کی اور ان میں نمایاں ولیکا خاندان تھا جس نے کئی صنعتی ادارے قائم کرکے ملک کو معاشی طور پر مضبوط کیا۔

میں اس وقت آپ کو اُن محسنانِ پاکستان کے علاوہ اُن محسنانِ پاکستان کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کو میمن کہتے ہیں۔ جوبلی سینما اور رنچھوڑ لائن کے قیام کے دوران میرا رابطہ ان لوگوں سے پڑا۔ شام کو یہ لوگ (اوسط طبقہ) چائے اور پان کی دکانوں پر جمع ہوتے تھے، بے حد ہنس مکھ اور محنتی تھے۔ میں نے دیکھا کہ یہ لوگ بغیر ٹائی کے سوٹ پہنتے تھے، جوتوں کے بجائے چپلیں پہنتے تھے اور بے حد پان کھاتے تھے۔ انہوں نے (صنعت کاروں) قیام پاکستان کے فوراً بعد دل و جان سے ملک کی خدمت کی اور مالدار لوگوں نے حکومت پاکستان کو کثیر رقم دی جس سے لوگوں کی تنخواہیں دی گئیں اور ملک میں صنعتوں کی بنیاد ڈال کر ملک کو مضبوط بنیاد مہیا کردی۔

ڈی جے سائنس کالج سے بی ایس سی کرنے کے بعد میں نے سرکاری ملازمت بطور انسپکٹر اوزان و پیمانہ جات شروع کی۔ اپنے فرائض کی ادائیگی میں مجھے انڈسٹریل ایریا بھی ملا اور میں باقاعدگی سے ملوں اور فیکٹریوں کا دورہ کرتا تھا۔ اس دوران مجھے یہ علم ہوا کہ اس میمن برادری نے پاکستان کی تعمیر میں کس قدر اہم کردار ادا کیا تھا۔ آہستہ آہستہ میرے تعلقات سرکاری سطح سے ہٹ کر ذاتی دوستی اور قدر دانی میں تبدیل ہو گئے، حاجی عبدالرزاق، حسین داؤد، غلام محمد فیکلو، یعقوب تابانی، باوانی فیملی، قاسم پارکھ بھائی، اور دوسرے لاتعداد میمن بھائیوں سے دوستی ہوگئی اور آج بھی مجھے اس دوستی پر فخر ہے اور اسے قیمتی سرمایہ سمجھتا ہوں۔

یورپ سے جب واپس آیا اور کھوڑ کا سربراہ بنا تو پھر دوستی کا دائرہ کار اور بڑھ گیا اور باہمی محبت میں اضافہ ہوگیا۔ اب تو میں میمنی کھانوں کا بھی شوقین ہوگیا اور بھائی یعقوب تابانی حاجی رزاق صاحب اور مرحوم غلام محمد آدمجی فیکلو کی دعوت سے بھی انکار نہ کرسکا۔ ان کے کھانوں میں مرچیں تو کچھ زیادہ ہوتی ہیں مگر بہت ہی لذیذ ہوتے ہیں۔ ان محسنانِ پاکستان سے واقفیت اور دوستی کے بعد میں نے ان کی تاریخ کا مطالعہ کیا تو یہ حقائق سامنے آئے۔ قبل اس سے کہ میں کچھ اور بیان کروں سب سے پہلے قائداعظمؒ کے میمن برادری کے بارے میں تاثرات بیان کردوں۔ قائداعظمؒ نے فرمایا ''میمن برادری جیسی صف اول کی اور حوصلہ مند تاجر برادری بیدار ہوکر سیاست میں حصہ لینے لگی ہے۔ یہ ایک خوش آئند بات ہے اور یہی دنیا میں کامیابی اور کامرانی حاصل کرنے کی راہ ہے۔ میری دعا ہے کہ آپ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوں۔'' (البرٹ ہال کلکتہ 31-12-1937)

> مجھے جناب عزیز اے منشی، غلام محمد فیکلو، حسین داؤد، یعقوب تابانی، حاجی حنیف طیب، حسین لاوائی، حاجی عبدالرزاق، حاجی اقبال، حاجی جان محمد کی دوستی پر فخر ہے۔ حاجی رزاق کو دبئی کا گولڈن بوائے کا خطاب ملا ہے۔ شاید آپ کو علم نہ ہو ایک مرتبہ جب پاکستان سخت مالی مشکلات کا شکار تھا تو حاجی رزاق نے حکومت کو ایک سو پچاسی ملین ڈالر قرض دیا تھا۔ میں نے شروع میں ان برادریوں کا تذکرہ کردیا ہے جنہوں نے پاکستان کی خدمت کی ہے۔ میمن برادری کے پاکستان پر بہت احسانات ہیں۔ پاکستان کے قیام کے فوراً بعد نقد رقوم دے کر اور بعد میں لاتعداد صنعتی ادارے قائم کرکے انہوں نے ایک مضبوط پاکستان کی بنیاد ڈال دی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو ضرور اس کا اجرِ عظیم دے گا۔

میمن برادری کے مسلمان ہونے کے بارے میں کچھ مختلف آراء ہیں۔ ایک جگہ کہا گیا کہ تقریباً پندرہ سو صدی عیسوی میں نگر ٹھٹھہ میں حضرت پیر یوسف الدینؒ کے ہاتھوں لوہانہ برادری کے سات سو خاندان مسلمان ہو گئے تھے اور یہ مومن کہلاتے ہیں۔ سندھ کے مشہور ادیب میمن عبدالمجید سندھی نے لکھا ہے کہ میمن برادری حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانہ میں تقریباً سولہ سواتی صدی عیسوی میں منصورہ میں مسلمان ہوئی تھی۔ رچرڈ برٹن نے لکھا ہے کہ میمن برادری ریاست کچھ میں مسلمان ہوئے تھے۔

مشہور سندھی تاریخ نویس سراج الحق نے لکھا ہے کہ لوہانہ برادری پہلے بدھ مذہب کی پیروکار تھی، تعلیم یافتہ تھی اور سونے چاندی اور ہیرے جواہرات کی تجارت کرتے تھے۔ ان کے مطابق یہ لوگ محمد بن قاسم کے زمانے میں مسلمان ہوئے، اس بارے میں انہوں نے مزید فرمایا کہ سنسکرت زبان میں لفظ ''مے'' کا مطلب تجارت اور ''من'' کا مطلب ہیرے جواہرات ہیں۔ چونکہ یہ لوگ ہیرے جواہرات کی تجارت کرتے تھے اس لئے میمن کہلائے۔

بعض مورخین کے مطابق محمد بن قاسم کے لشکر میں جو بنو تمیم قبیلے کے لوگ شامل تھے وہ فوج کے دائیں حصہ میں میمنا سے تعلق رکھتے تھے اور یہ ٹھٹھہ میں بس گئے، یہ کپڑے بننے کا کام کرنے لگے تھے اور انہیں بھی میمن کہا جاتا تھا۔

میمن برادری کے لوگ ہندوستان میں زیادہ تر سندھ، گجرات اور کاٹھیاواڑ میں قیام پذیر تھے۔ جو میمن سندھ میں بس گئے وہ سندھی میمن کہلائے اور جو گجرات میں بس گئے وہ گجراتی یا تھرادی میمن کہلائے، جو کاٹھیاواڑ میں بس گئے وہ کاٹھیاواڑی میمن کہلائے اور کینیا میں رہائش پذیر میمن برادری نصرپوریا میمن کہلائے۔

اگر آپ کا رابطہ میمن بھائیوں سے رہا ہے تو آپ کو علم ہوگا کہ یہ نہایت نرم گو، صلح پسند، محبت کرنے والے اور نہایت محب وطن لوگ ہیں۔ میمن برادری کی ملکی اور عوام کی خدمات بیان کرنے کے لئے اور تفصیلات بیان کرنے کے لئے ایک موٹی کتاب کی ضرورت پڑے گی۔ صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے قیام سے لے کر آج تک پاکستان کی اقتصادی، تعلیمی، فلاحی کاموں میں جو نمایاں کارنامے سرانجام دیئے ہیں وہ نہ صرف ان کے لئے بلکہ پاکستان کے لئے نہایت باعث فخر ہے۔ لفظ میمن سن کر لوگ صرف تجارت، کاروبار کا سوچتے ہیں حالانکہ زندگی کے ہر شعبہ میں ان کی خدمات قابل فخر ہیں۔

پاکستان کے قیام کے فوراً بعد میمن برادری نے مشرقی پاکستان میں نہایت اہم صنعتی یونٹ قائم کئے۔ ان میں باوا جوٹ ملز، آدم جی جوٹ ملز، چائے کے باغات جوٹ برآمد کرنے والی کمپنیاں، کرنافلی پیپر ملز، داؤد رائن اور کیمیکل ملز قابل ذکر ہیں۔ سقوط ڈھاکہ سے میمن برادری کو اربوں روپیہ کا نقصان ہوا مگر انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور بچے کھچے پاکستان کی تعمیر و ترقی میں منہمک ہو گئے۔ پورے مغربی پاکستان میں صنعتوں کا جال پھیلا دیا اور کپڑے، آرٹ سلک، اون، کاغذ، ہوائی جہاز، پانی کے جہاز، سگریٹ، ریڈی میڈ گارمنٹس، ناول، اخبار، تعمیرات وغیرہ جیسی صنعتوں کے قیام میں نہایت نمایاں کردار ادا کیا۔ کچھ صنعتوں کا تذکرہ کروں گا مثلاً آدم جی گروپ، پاکولا گروپ، داؤد گروپ، فیکلو گروپ، النور گروپ، دادا گروپ، حسین گروپ، دادا بھائی گروپ، عبداللہ گروپ، جعفر گروپ، باوانی گروپ، مچھیارا گروپ، تابانی گروپ قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ بھی لاتعداد چھوٹے اور درمیانے درجے کے گروپ بھی کارفرما ہیں۔ میمن برادری کے فلاحی کاموں میں مساجد،

اسکول، کالج اور اسپتال وغیرہ کی فہرست بہت طویل ہے۔

میمن برادری کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کے علاوہ تقریباً پندرہ لاکھ میمن غیر ممالک یعنی دنیا کے تمام خاص ممالک میں قیام پذیر ہیں۔ پاکستان میں تقریباً چھ لاکھ، ہندوستان میں سات لاکھ اور اس کے علاوہ امریکہ میں تقریباً تیرہ ہزار اور برطانیہ میں پچیس ہزار میمن رہائش پذیر ہیں۔ میمن برادری کے متعلق بہت سی معلومات میرے عزیز دوست مرچنٹ نیوی کے کیپٹن کمال محمودی نے بہم پہنچائی ہیں، میں ان کا شکر گزار ہوں۔

ماضی قریب اور جدید دور کے چند مشہور میمن رہنماؤں میں حاجی سر عبداللہ ہارون، حاجی عبدالستار سیٹھ، آدم جی حاجی داؤد، حاجی عبدالغنی بیگ محمد باوانی، عثمان عیسیٰ بھائی وکیل، حاجی دادا ولی محمد مودی، احمد ای ایچ جعفر، یوسف ہارون، محمود ہارون، اشرف ولی محمد تابانی، زین نورانی، عبدالستار ایدھی، الحاج ذکریا کامدار، حاجی حنیف طیب، ڈاکٹر فاروق ستار، نثار میمن، قاسم پاریکھ، عبداللہ جے میمن، غلام علی میمن، احمد داؤد، حسین داؤد، عبدالقادر لاکھانی، عقیل کریم ڈیڈی، رزاق بلوانی، عزیز جا، عبدالرزاق تھلیا والا، حسین لاوائی، امین غازیانی، جسٹس عبدالحفیظ میمن، جسٹس رحیم بخش میمن، جسٹس محمد بچل میمن، جسٹس رحیم بخش منشی، غلام محمد آدم جی فیکٹو، احمد ابراہیم ولی محمد باوانی، حاجی الیاس میمن، حسین ابراہیم، لطیف ابراہیم جمال، محمد ابراہیم تابانی، یعقوب تابانی، عثمان سلمان، حاجی عبدالرزاق، امین لاکھانی وغیرہ وغیرہ مشہور ہیں۔ آپ کو شاید معلوم ہوگا کہ اردو شاعری کے باوا آدم ولی دکنی جو گجرات میں تین سو سال پہلے پیدا ہوئے تھے اور جن کا نام شاہ محمد ولی اللہ تھا میمن برادری سے تعلق رکھتے تھے۔

انہوں نے یہ مشہور شعر کہا تھا:

مفلسی سب بہار کھوتی ہے

مرد کا اعتبار کھوتی ہے

جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں مجھے جناب عزیز اے منشی، غلام محمد فیکٹو، حسین داؤد، یعقوب تابانی، حاجی حنیف طیب، حسین لاوائی، حاجی عبدالرزاق، حاجی اقبال، حاجی جان محمد کی دوستی پر فخر ہے۔ حاجی رزاق کو دبئی کا گولڈن بوائے کا خطاب ملا ہے۔ شاید آپ کو علم نہ ہو ایک مرتبہ جب پاکستان سخت مالی مشکلات کا شکار تھا تو حاجی رزاق نے حکومت کو ایک سو پچاسی ملین ڈالر قرض دیا تھا۔ میں نے شروع میں ان برادریوں کا تذکرہ کر دیا ہے جنہوں نے پاکستان کی خدمت کی ہے۔ میمن برادری کے پاکستان پر بہت احسانات ہیں۔ پاکستان کے قیام کے فوراً بعد نقد رقوم دے کر اور بعد میں لاتعداد صنعتی ادارے قائم کر کے انہوں نے ایک مضبوط پاکستان کی بنیاد ڈال دی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو ضرور اس کا اجر عظیم دے گا۔

☆☆☆☆☆

حالات کدھر جا رہے ہیں؟

سکندر حمید لودھی

پاکستان کے سیاسی حالات میں بھونچال کی سی کیفیت بڑھ رہی ہے، خدشہ ہے کہ اگر سیاسی حالات میں بہتری نہ آئی اور معاملات مملکت اسی طرح چلتے رہے تو اس سے معیشت کا پہیہ مزید سست ہو سکتا ہے۔ جس سے سیاسی اور جمہوری نظام کے لئے خطرات میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ جس سے کون فائدہ میں رہے گا۔ اور کس کس کو نقصان ہوگا، یہ بات سیاسی قائدین کو سمجھنا ہوگی۔ اس وقت ایسے لگتا ہے کہ صدر آصف علی زرداری کسی انجانے خوف کو ذہن میں رکھتے ہوئے اپنی حکومت سے زیادہ اپنے آپ کو بچانے اور پیپلز پارٹی کے بانی سابق وزیر اعظم ذیڈ اے بھٹو کے نام پر سیاسی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ ایسے لگتا ہے کہ انہیں کچھ احساس ہونے لگا ہے کہ "کچھ نہ کچھ ضرور ہونے والا ہے شاید اسی لئے اب وہ ہر تقریر میں کسی نہ کسی طرح "سازش" کا ذکر ضرور کر رہے ہیں۔ بحیثیت سیاستدان اور صدر ان کا یہ کہنا حق ہے۔ مگر وہ اس لفظ سے آگے کوئی بات نہیں کر رہے۔

جس سے ہر ذہن میں شک پیدا ہو رہا ہے کہ دال میں کچھ نہ کچھ کالا ضرور ہے، اب ہمارے محترم صدر زرداری نے فرمایا ہے کہ "قلم اور سنگینوں کی سازشیں ہمیں نہیں مار سکتی۔" اس سے ان کی مراد یہی لی جا سکتی ہے کہ انہوں نے صدر جنرل ضیاء الحق کے دور میں عدالت عالیہ کی طرف سے ان کے سسر ذیڈ اے بھٹو کو پھانسی دینے کے فیصلہ کو بنیاد بنایا ہے، دوسرا یہ کہ وہ "جنگ اور جیو" کا نام تو نہیں لے رہے، لیکن ساری دنیا جانتی ہے کہ قلم کا تعلق بھی اسی حوالے سے جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ اس طرح سپریم کورٹ میں این آر او کے بارے میں تاریخی مقدمہ کی سماعت کے دوران جیسے وفاق کے وکیل نے جس اعتماد سے یہ کہہ دیا تھا کہ حکومت کو سی آئی اے اور جی ایچ کیو سے خطرہ ہے، اس طرح کی بات اب صدر زرداری کر رہے ہیں۔

اس کے برعکس عدالت عالیہ کے چیف جسٹس، مسٹر افتخار محمد چوہدری کا بیان ہم سب کے لئے قابل توجہ ہے کہ قیمت خواہ کتنی بھاری ہو، انصاف ضرور ملنا چاہئے۔ اب دیکھنا ہے کہ آنے والے دنوں میں کیا ہوتا ہے۔ عوام کی طاقت ہی سے موجودہ عدلیہ بحال ہوئی تھی۔ اب عوام کی توقع بھی عدالت عالیہ سے ہے، اسی لئے چیف جسٹس صاحب کا بیان ہے کہ عوام کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائیں گے دوسری طرف صدر زرداری کے بیانات کا آہنگ بھی ایک ہی جیسا ہے جس سے خدشہ ہے کہ آنے والے عرصہ میں صدر زرداری کو حکومت یا پارٹی میں ایک کا فیصلہ کرنا ہو گا۔ کیونکہ اگر "موجودہ صورتحال برقرار رہی تو اس سے جمہوری نظام کے استحکام میں ٹھہراؤ آ سکتا ہے۔ اس وقت نہ تو کسی کی ضد کام آئے گی اور نہ سیاسی نعرہ! بلکہ اس سے ہماری قومی معیشت مشکل حالات سے دوچار ہو سکتی ہے۔ اس وقت پاکستان میں عملاً 40 فیصد افراد افلاس کی نچلی ترین سطح پر زندگی گزار رہے ہیں۔ پورے ساؤتھ ایشیا کی آبادی دنیا کی کل آبادی کا 20 فیصد سے 22 فیصد ہے۔ جس میں 40 فیصد آبادی غریب ہے، جس کی اکثریت بھارت اور پاکستان میں رہتی ہے۔ ان غریبوں کو دو وقت کی روٹی نہیں مل رہی۔ وہ اس بھوک کو کب تک برداشت کریں گے۔

یہی غریب پیپلز پارٹی کا اصل ووٹ بینک ہیں۔

اس صورتحال کے جاری رہنے سے پی پی پی کا ووٹ بینک بھی متاثر ہو سکتا ہے لیکن شاید حکمرانوں کو اس کی پرواہ نہیں۔ لیکن اس سے جب معیشت پر منفی اثرات بڑھیں گے تو پھر کیا ہوگا؟ یہاں "مارا ماری" کا دور آ جائے گا اور معاملات "انقلاب فرانس" کی طرف جا سکتے ہیں۔ اس وقت سیاسی عدم استحکام اور زیادہ تر حکومتی پالیسیوں میں تسلسل نہ ہونے کی وجہ سے معاشی ترقی کی شرح نمو میں اضافہ نہیں ہو رہا۔

یہاں صرف 2 سال میں روپے کی قیمت میں کمی سے قرضوں کے حجم میں 995 ارب سے 996 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ جبکہ سرکاری قرضوں کے حجم میں دو سالوں کے عرصہ میں پونے تین کھرب روپے کا اضافہ ہوا، جس سے ڈٹ سروسز کی شرح 15.5 فیصد تک پہنچ گئی جو کہ اس سے جی ڈی پی کے تناسب سے اس سے نصف تھی۔ دوسری طرف ہمارے ہاں بجٹ کی شرح میں نہ تو اضافہ ہو رہا ہے اور نہ ٹیکسوں کی آمدن میں! یہاں ہر سال 3 سے 4 سو کھرب روپے کا ٹیکس بالواسطہ اور بلا واسطہ طور پر چوری ہوتا ہے۔ جبکہ بجلی چوری، کرپشن اور دیگر بے قاعدگیوں کی مالیت اس کے علاوہ ہے۔

یہاں فضول خرچی کا یہ عالم ہے کہ روزانہ ایک ڈالر سے بھی زائد یا سو روپے کی چائے سگریٹ پان اور موبائل فون وغیرہ پر خرچ ہو رہا ہے، پھر دلچسپ صورتحال یہ ہے کہ پاکستان کو 18 کروڑ کی آبادی میں موبائل فون رکھنے والوں کی تعداد ساڑھے نو کروڑ سے بھی بڑھ چکی ہے، جبکہ ملک میں تقریباً اتنی ہی تعداد پر مشتمل آبادی کو ایک وقت کی روٹی بھی نہیں مل رہی۔ اسی غریب آبادی میں موبائل فون کا استعمال امیروں سے بھی زیادہ ہے۔ یعنی ہماری قوم کا یہ حال ہے کہ وہ ملکی پیداوار میں اضافہ پر تو تیار نہیں ہے، لیکن سروسز سیکٹر کی گروتھ میں بڑی دلچسپی رکھتی ہے، ایک محتاط اندازے کے مطابق 8 کروڑ سے زائد غریب اور لوئر مڈل کلاس میں موبائل فون کا استعمال 70 فیصد سے زائد ہے یعنی ان کا کچن چلے یا نہ چلے، انہیں اپنے موبائل فون کی فکر ضرور لاحق رہتی ہے۔ کاش ہماری قوم کو ایک ایسی حکومت مل جائے جو قوم کو ''قومی پیداوار'' اور قومی بچت میں اضافہ کا عادی بنا دے۔

☆☆☆☆

عالم اسلام
کو
جشن آمد
رسول صلی اللہ علیہ وسلم
مبارک ہو

ہیٹی میں قیامت خیز زلزلہ

زلزلے سے ہیٹی کا قومی محل، دارالحکومت کا مرکزی ہسپتال اور ہیٹی میں اقوام متحدہ کا مرکزی دفتر ان ہزاروں عمارتوں میں شامل ہیں

لاطینی امریکہ کا ملک ہیٹی جو کئی عشروں سے سیاسی بے یقینی، غربت اور قدرتی آفات کے شکنجے میں جکڑا ہوا تھا، 12 جنوری کو خوفناک زلزلے کی لپیٹ میں آیا ریکٹر اسکیل میں اس کی شدت سات درجے بیان کی گئی ہے۔ اس ہولناک زلزلے میں اب تک ہزاروں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ زلزلے سے ہیٹی کا قومی محل، دارالحکومت کا مرکزی ہسپتال اور ہیٹی میں اقوام متحدہ کا مرکزی دفتر ان ہزاروں عمارتوں میں شامل ہیں جو منہدم ہو چکی ہیں۔ اس تباہ کن زلزلے میں ملک کی فٹ بال کی ٹیم کے کئی ارکان بھی ہلاک ہوئے جن میں ٹیم کا کپتان بھی شامل ہے۔ یہ سب لوگ فٹ بال فیڈریشن کے دفتر میں ایک اجلاس میں شریک تھے کہ اچانک ہولناک زلزلے سے عمارت منہدم ہوگئی۔

اس تباہی کی شدت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بان کی مون نے بین الاقوامی برادری سے 55 کروڑ ڈالرز کی امداد کی اپیل کی ہے۔

حکومت پاکستان نے زلزلہ متاثرین کیلئے فوری طور پر تین ہزار خیمے، کمبل اور آٹھ ٹن ادویات بھیجنے کا اعلان کیا یہ اشیاء وہاں پہنچ چکی ہیں۔ ایدھی فاؤنڈیشن نے متاثرین کی امداد کیلئے دس لاکھ ڈالرز دینے کا اعلان کیا ہے۔

ماحولیاتی اور روحانی سائنسدان کچھ عرصے سے بتا رہے ہیں کہ دنیائی نظام کو Regulate کرنے والے عناصر میں تبدیلیاں واقع ہو رہی ہیں۔ گزشتہ ہفتے دنیا بھر کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے یہ خبر دی کہ سائنسدانوں نے کہا ہے کہ بحر منجمد شمالی میں برف تیزی سے پگھل رہی ہے جس سے ماحول کو سنگین مسائل درپیش ہوں گے۔ امریکہ کے نیشنل سنو اینڈ آئس ڈیٹا سینٹر کے مطابق خطے میں برف کی تہہ گزشتہ سو سال کے دوران اپنی کم ترین سطح پر آ گئی ہے۔

نئی تحقیق

سے ماہرین کی اس رپورٹ کی تصدیق ہوگئی ہے کہ بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کی وجہ سے اس صدی کے آخر تک بحیرہ منجمد شمالی پر برف کی تہہ مکمل طور پر پگھل جائیگی۔ سائنسدانوں نے کہا ہے کہ اس عمل سے سمندری طوفان آئینگے اور سمندر میں پانی کی سطح بلند ہوگی جس سے بحر اوقیانوس اور بحر الکاہل کے علاقے میں بڑی تبدیلیاں واقع ہونگی۔ ''روحانی

سائنسدانوں " کے نزدیک ہر دس ہزار سال کے بعد زمین میں ایسی تبدیلیاں آتی ہیں۔ کہ جہاں سمندر ہو وہاں زمین ظاہر ہو جاتی ہے۔ جہاں زمین ہے وہاں سمندر کا پانی آ جاتا ہے۔ ان تاریخی حقائق کے مطابق طوفان نوح کو گزرے ہوئے دس ہزار سال ہونے کو ہیں ایک اندازے کے مطابق سن 2006 میں طوفان نوح کو دس ہزار سال پورے ہو چکے ہیں۔

اٹلی کے ساحل کے نزدیک بحیرہ روم کے خطے ATLANTA میں ڈوبے ہوئے ایک براعظم کے آثار ملے ہیں یہاں کے لوگ صنعت و حرفت میں بہت ترقی یافتہ تھے۔ ہندوؤں کی کہانیوں میں ایسے تذکرے ملتے ہیں کہ کسی زمانے میں وہاں کے لوگ بہت ترقی یافتہ تھے۔ اسلحہ سازی کی صنعت میں انہیں کمال درجہ عروج حاصل تھا وہ لوگ جنگوں میں ہوائی جہاز، راکٹ لانچر اور ایٹم بم استعمال کرتے تھے۔ ان کے پاس ایسے ہتھیار تھے کہ زمین پر پھٹنے کی بجائے خلا میں رہ کر گھومتے تھے اور ان میں سے آگ نکلتی تھی جب یہ زمین پر گرتی تھی تو زمین کے ذرات پگھل جاتے تھے اور زمین تانبہ COPPER کی طرح بن جاتی تھی۔

1929 میں خلیج فارس کے قریب "ار" کے قدیم شہر کی کھدائی کے دوران بہت گہرائی میں دس فٹ موٹی تہہ کی مٹی ملی تھی، معائنہ کے بعد کھدائی کی نگرانی کرنیوالے سائنسدان نے اعلان کیا کہ "قریب و جوار کی زمین کے سائنسی تجربہ سے یہ ثابت ہوا کہ مٹی کی یہ تہہ ایک زبردست طوفان کی باقی ماندہ تلچھٹ (RESIDUE) ہے۔ جنوبی میسوپوٹامیا کے دریا کی وادیوں میں ہر جگہ ایسی ہی مٹی کی تہیں ہیں۔ پچھلی صدی کے سائنسدانوں کا خیال تھا کہ زمین پر پانی اچانک چڑھ جاتا تھا اور یہ کہ بلند سے بلند تر پہاڑ کی چوٹی بھی پانی میں ڈوب گئی تھی۔ ہمالیہ، اینڈیز، الپس، اور امریکہ کے سلسلہ کوہ راکیز پر پانی کے نشان آج بھی موجود ہیں اور وہ اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ پانی اچانک ہی چڑھ جاتا تھا اور دریائی جانوروں کے ڈھانچوں کے نشانات سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔ ماہرین بتاتے ہیں کہ جو مردہ جانور سالم حالت میں پائے گئے ہیں ان میں تکلیف اور کرب نمایاں ہے۔ اور اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ ان پر کسی گوشت خور جانور نے حملہ کیا تھا۔ یا ان کا گوشت جسم سے الگ ہوا ہو۔ اسکی سب سے زیادہ واضح مثال سائبیریا سے نکلے ہوئے ایک ایسے سالم جانور کی ہے جس کا جسم، کھال اور بال سمیت برف میں بالکل محفوظ حالت میں ملا ہے۔ یہ جانور بے حد جسیم ہے اور ان جانوروں میں سے ہے جن کا وجود چند ہزار سال پہلے تک تھا۔ اور اب ناپید ہے۔ ان کی آنکھیں جسم کی کھال اور بال اس بات کی شہادت فراہم کرتے ہیں کہ اسکی موت اچانک کسی حادثے میں ہوئی ہے۔ اسکے منہ میں وہ گھاس جو حادثہ سے پہلے کھانے کیلئے اکھاڑ چکا تھا اور وہ گھاس جو اسکے پیٹ سے نکلی حیرت انگیز طور پر اس قسم کی گھاس میں سے ہے جو گرم علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ امر تو سب پر واضح ہے کہ زلزلہ آنے کے وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ زلزلہ آنے سے پہلے زمین کے داخلی پراسس میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں اور انہی تبدیلیوں کی وجہ سے زلزلہ کا عمل شروع ہوتا ہے۔

ایک تحقیق تو یہ بھی بتاتی ہے کہ زلزلہ آنے سے پہلے سطح زمین سے ایک میٹر نیچے کا ٹمپریچر باہر کے درجہ حرارت سے چار سے پانچ درجے زیادہ تک بڑھ جاتا ہے اور زلزلے کے مرکزی علاقے میں بہنے والے دریاؤں چشموں اور نہروں کی سطح آب میں بھی تغیر و تبدل ہوتا ہے۔

ایک اور تحقیق کیمطابق زلزلے کے مرکزی علاقے میں بچے وقت سے پہلے پیدا ہونے لگتے ہیں۔ لوگوں کی اکثریت ڈپریشن کا شکار ہوتی ہے۔ زمین کے اندر الیکٹرو میگنیٹ لہروں میں شدت محسوس کرتے ہوئے حشرات الارض کیڑے مکوڑے، دیمک، بچھو اور سانپ باہر نکل آتے ہیں۔ پالتو جانور اور پرندے اپنے آشیانوں سے بھاگ جانے کی کوشش کرتے ہیں۔

زلزلے کے حوالے سے سائنسدانوں کی علمی اور تحقیقی کاوشیں یقیناً اپنی جگہ اہمیت کی حامل ہیں لیکن علماء دین اور روحانی سائنسدان الہامی کتابوں کے حوالوں سے زلزلوں کی وجہ عوام کی اکثریت کی بداعمالیوں کو قرار دیتے ہیں۔ انکے مطابق جب معاشرے کی اکثریت برائیوں، گناہوں اور شرک میں غرق ہو جائے تو آفات سماوی اور زلزلوں کی آمد کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے۔

☆☆☆☆

کراچی اسٹیٹ

کراچی شہر میں اپنی جائیداد کی خرید و فروخت اور کرائے پر لینے / دینے کیلئے بااعتماد نام

پروپرائیٹر: ندیم ہارون

دکان نمبر 2 رفعت منزل کیمبل روڈ آف برنس روڈ نزد شیل پٹرول پمپ کراچی

Contact:0321-9241196 021-2214212

WWW.NAFSEISLAM.COM

صدر آصف علی زرداری جو کہ ایوان صدر کے کبھار اور حصار میں قید تھے۔ اب انہوں نے یہ حصار توڑ کر عوامی رابطہ مہم

صدر زرداری کا دورہ پنجاب

اسلم کھوکھر

شروع کر دی ہے۔ میں نے ایک کالم میں سخت اور ہیجانی کیفیت میں صدر آصف علی زرداری کو سندھی کلچر اور سندھی ٹوپی کے دن منانے پر اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا اور لکھا کہ "پنجاب کی پگ" کے محافظ کہاں ہیں؟ اب انہوں نے ان تمام تحفظات اور خدشات کو دور کر دیا ہے کیونکہ انہیں سمجھ آگئی ہے کہ سب سے پہلے تو وہ جیالے جو صدر آصف علی زرداری کی صدارت کو دل سے تسلیم نہیں کرتے تھے ان کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں ایسے جانباز جیالے بھی متنفر ہو رہے تھے جو کہ پارٹی کے نظریات کے لئے اور بھٹو خاندان کی بجھتی ہوئی سیاسی مشعل کو روشن رکھنے کے لئے اپنے خون کا نذرانہ دے کر بھی یہ چراغ روشن رکھنا چاہتے تھے وہ بھی مایوسیوں کی دھند اور کہر میں گم ہوتے جا رہے تھے۔ اس کے بعد ذرائع ابلاغ کا ایک گروہ جس نے ان کے گرد گھیرا تنگ کر رکھا تھا اور ایسے صحافیوں کی رپورٹیں پڑھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ جب تک اخبار کا مطالعہ ختم کریں گے اس وقت تک صدر زرداری کی صدارت بھی ختم ہو چکی ہوگی۔ مہنگائی، بجلی، گیس اور حتیٰ کہ آٹے اور چینی کی نایابی نے عوام الناس کو وفاقی اور صوبائی حکومتوں سے بھی بدظن کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا تھا۔

ان حالات میں ایوان صدر تک اپنے آپ کو محدود کر لینا صدر زرداری کی مقبولیت حتیٰ کہ ان کے جواز تک پر انگلیاں اٹھ رہی تھیں انہیں بھی حقائق کا ادراک ہو رہا تھا اور بالآخر انہوں نے تمام رکاوٹوں، مثلاً دہشت گردی کی لہر اور پھر (ن) لیگ کا متوقع ردعمل، ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے سب سے پہلے پنجاب جانے کا فیصلہ کیا اور پرویز مشرف کے دور کی آخری نشانی سلمان تاثیر جس کی طوطے میں سے جان نکلنے ہی والی تھی سب سے زیادہ وہ توانا ہوئے اور اگر وہ اپنے ماضی پر شرمندہ ہوں کہ انہوں نے پارٹی کے لئے کون سے تیر مارے ہیں اور یا وہ پرانی سلطان راہی نما بڑھکوں سے باز آجائیں یا صدر سلمان تاثیر کی جگہ پر اعتزاز یا پھر پارٹی کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے والے کسی قابل قبول شخصیت کو گورنر نامزد کر دیں تب صدر زرداری کا پیپلز پارٹی سمیت گراف اور مورال بلند ہوگا اور وہ جیالے جو اپنے کام کاج کروانے کے لئے (ن) لیگ کے بعض چلے ہوئے کارتوسوں کی سفارشیں ڈھونڈتے تھے تو ان پر چھائی ہوئی مایوسی کی کیفیت بھی انہیں سدا بہار بنا سکتی ہے۔ بہرحال امکان ہے کہ صدر آصف علی زرداری پنجاب کے "رنگ ماسٹر" سلمان تاثیر کو بھی تبدیل کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔

گورنر ہاؤس میں انہوں نے پنجاب کا "کلا" باندھ کر واقعی پنجاب کے دل جیت لیے ہیں اب ان سے ایک گزارش ہے کہ انہوں نے جو پگڑی خود سر پر باندھی ہے اس کی تذلیل اور تضحیک کم کرنے کا ایک آرڈیننس جاری کر دیں کہ انگریز نے پنجاب کی پگ کو چمک کا نشانہ بنانے کے لئے تمام سرکاری دربانوں، دروازے کھولنے والوں کے سر پر سرکاری طور پر اس

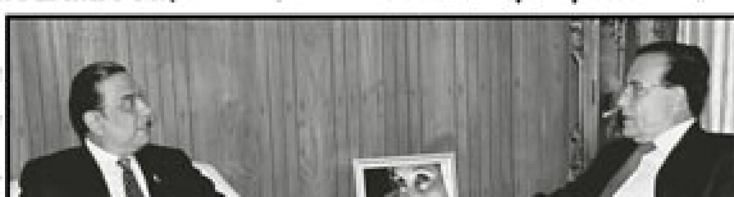

لباس کو رائج کر دیا۔ صدر زرداری اس تضحیک اور تذلیل آمیز سرکاری کلچر کو ختم کرائیں اور مزید پنجاب کیلئے ہمدردی اور مقبولیت کا سامان پیدا کریں کیونکہ پنجاب کے نام نہاد بعض لیڈروں سے تو یہ کام ہرگز نہ ہو سکا حالانکہ پنجاب کے "ماجے" بننے میں انہوں

ان حالات میں ایوان صدر تک اپنے آپ کو محدود کر لینا صدر زرداری کی مقبولیت حتیٰ کہ ان کے جواز تک پر انگلیاں اٹھ رہی تھیں انہیں بھی حقائق کا ادراک ہو رہا تھا اور بالآخر انہوں نے تمام رکاوٹوں، مثلاً دہشت گردی کی لہر اور پھر (ن) لیگ کا متوقع ردعمل، ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے سب سے پہلے پنجاب جانے کا فیصلہ کیا اور پرویز مشرف کے دور کی آخری نشانی سلمان تاثیر جس کی طوطے میں سے جان نکلنے ہی والی تھی سب سے زیادہ وہ توانا ہوئے

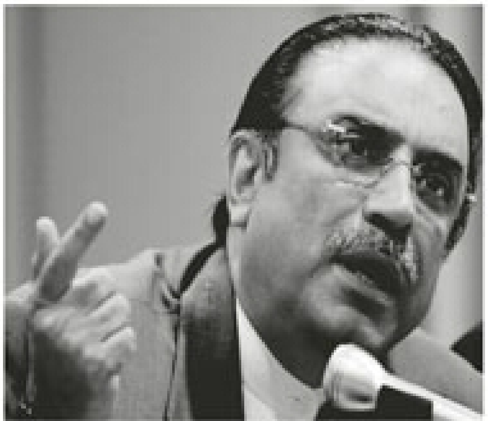

نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔

صدر آصف علی زرداری نے پنجابی میں تقریر کر کے اور فیصل آباد میں جا کر بالخصوص یہ کہہ کر آج بھی فیصل آباد کا بنا ہوا کپڑا زیب تن کیا ہوا ہے وہ بھٹو شہید کے نقش قدم پر چل کر (پھانسی کے علاوہ) تمام اقدامات کی تجدید کر کے یا اپنا کر وہ واقعی ایک طوفانی شخصیت بن کر ابھر سکتے ہیں۔ فیصل آباد میں ان کا خطاب اور پیپلز پارٹی کے علاوہ دیگر سیاسی و سماجی کارکنوں یا مکاتب فکر کے لوگوں کا شریک ہونا پیپلز پارٹی کے لئے نیک شگون ہے اور ن لیگ کے "سلطان راہی" رانا ثناء اللہ کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے۔

پنجاب کے دورے کے دوران جناب آصف علی زرداری کے بیانات نما اعلانات مثلاً بجلی اور گیس کی لوڈ شیڈنگ پر راجہ پرویز اشرف کے بیانات پر اٹھنے والی نفرت اور غیض و غضب کی لہر میں بھی کمی آئے گی اگر صدر مملکت بجلی اور گیس کی لوڈشیڈنگ ختم کروانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ مہنگائی پر قابو پالیں اور آٹے اور چینی کا بحران حل کر کے ٹھوس بنیادوں پر اقدامات کریں تو (ن) لیگ کو دو خطابات کے بعد دن میں بھی تارے نظر آنا شروع ہو گئے ہیں۔ صدر مملکت شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کے قاتلوں کا سراغ لگانے اور انہیں کیفر کردار تک لے جانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو یقیناً یہ ان کے بڑے اقدامات ہوں گے اور انہیں اپنے آپ کو کلیئر کروانے میں سب سے زیادہ رکاوٹ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کے قتل کی تحقیقات ہیں۔ گزشتہ دو سالوں میں بعض صوبائی حکومتوں کے سیاسی بلیک میلروں نے جس طرح آٹا بلیک کیا۔ چینی کا بحران پیدا کیا، جعلی ایف آئی آر درج کروائیں اور مخالفین کو جس طرح اندھے انتقام کا نشانہ بنایا اس کے ردعمل میں وہ غذائی اجناس کی قلت، بجلی اور گیس کے بحران کے ساتھ مہنگائی پر قابو پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو یقیناً صرف پنجاب نہیں پورا پاکستان ان کے لئے دل و جان کے ساتھ انہیں نہ صرف عزت دے گا بلکہ ان کے لافانی کردار سیاست کو بھی تسلیم کر لیا جائے گا؟

☆☆☆☆

MEDICARE
MANA
MEHAK TRADERS
SURGICAL ,DISPOSABLE & HEALTH CARE PRODUCTS
54-Market, Katchi Gali No.1,Denso Hall Karachi
Mobile:0300-2285273 , 0300-2885332 , 0300-9285273
Email:mehaktraders@yahoo.com

MEDICAR
Mana & Co
Importer & Distributor of surgical , Disposal & Health care Products
Room # 204, 2nd floor,New Medicine Market, Katchi gali #1,Near Densohall karahci
Tel:+92 21 247 7238, 244 6361, Mob:0300-928 5273

Academy of Islamic and Modern Studies

A.I.M.S.
To Develop A Confident Muslim Youth

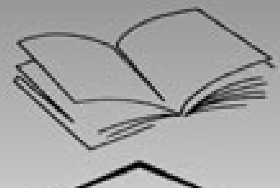

اوقات کار: 8:30 تا 1:00 بجے
(جمعہ اور اتوار تعطیل)

بسم اللہ والصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

A.I.M.S.
اکیڈمی آف اسلامک اینڈ ماڈرن اسٹڈیز

Academy of Islamic and Modern Studies
Montessori to O' Level / Matric
مع تحفیظ القرآن الکریم / ناظرہ

پری جونیر سیکشن
Play Way اور Motessori Method کی خصوصیات کو یکجا کر کے اسلامی اقدار اور ماحول کے مطابق Activity Based Learning Method کے ذریعے 2.5 تا 5.5 سال کے بچوں اور بچیوں کے لئے خصوصی تعلیمی پروگرام۔

جونیر سیکشن
بچوں اور بچیوں کے لئے حفظ/ناظرہ اور Practical اسلامی تعلیمات کے ساتھ کیمبرج نظام تعلیم۔

فاسٹ حفظ سیکشن
Fast Track حفظ میں 1 تا 2 سال کی قلیل مدت میں تکمیل حفظ القرآن اور پھر Rapid Classes کے ذریعے عمر کی مناسبت سے کیمبرج نظام تعلیم۔

سہولیات
- ایئر کنڈیشنڈ کلاس رومز
- کمپیوٹر لیب اور لائبریری
- اسپورٹس
- Mini Zoo

اپنے بچوں اور بچیوں کو دنیاوی کامیابی کے ساتھ ساتھ اخروی کامیابی کے لئے صحیح اسلامی اقدار سے روشناس کرائیے۔

مقاصد
صحیح اسلامی روح کے مطابق ایک متحرک تعلیمی پروگرام کی فراہمی۔
طلبہ کے قلوب میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع فروزاں کرنا۔
جذبۂ تحقیق کو اجاگر کرنا۔
بھرپور ورزش اور صحت مند سرگرمیوں کے ذریعے طلبہ کو ذہنی و جسمانی طور پر توانا رکھنا۔
طلبہ میں بحیثیت مسلمان خود اعتمادی کا احساس پیدا کرنا۔

RAFIQUA NIAZI
Campus - II
Montessori, Prep. Junior, Prep. Senior
Grade I to Grade IV
with Hifz / Nazra
AIMS House, C-199/41 Block 14, Near Dar-ul-Sehat Hospital, Gulistan-e-Jauher, Karachi. Ph: 021-4018591-2 0321-2630336

MUSTAFA RAZA
Campus - III
Montessori, Prep. Junior, Prep. Senior with Quaida.

QARI MUSLIHUDDIN
Campus - I
Boys I-A | Girls I-B
Grade I to Grade VIII
with Hifz / Nazra

AIMS House, A-10, Street # 1, Cosmopolitan Society, Near Mazar-e-Quaid, Karachi. Ph: 021-4922743-7059 0321-2447368, E-mail: aimsschool@cyber.net.pk

امیر طیبہ اسلامک کالج کی شاندار افتتاحی تقریب
کالج کے اندرونی و بیرونی منظر کی تصویری جھلکیاں

Ameer-e-Taiba

The Real Islamic College

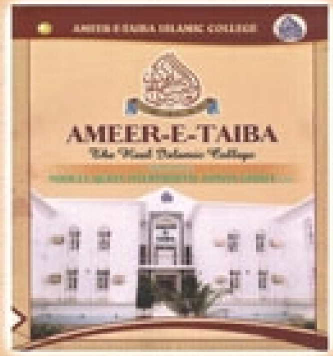

مصطفائی فاؤنڈیشن پاکستان

فروغ علم و ہنر کے تحت حضرت سلطان باہو علیہ الرحمہ کے دیار ضلع جھنگ میں تعلیمی اداروں کا معائنہ و تربیت کے محفوظ لمحے

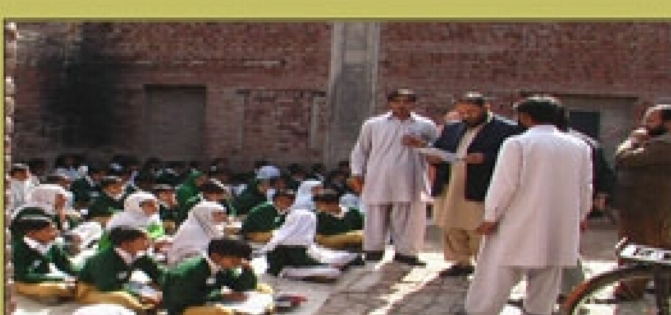

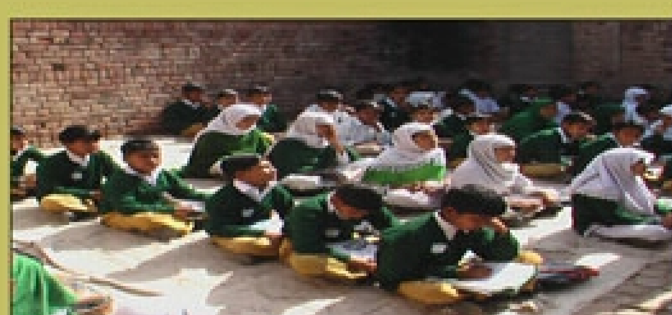

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضور داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر
مصطفائی رضا کار، مصطفائی سبیل اور میڈیکل کیمپ میں مصروف خدمت ہیں۔

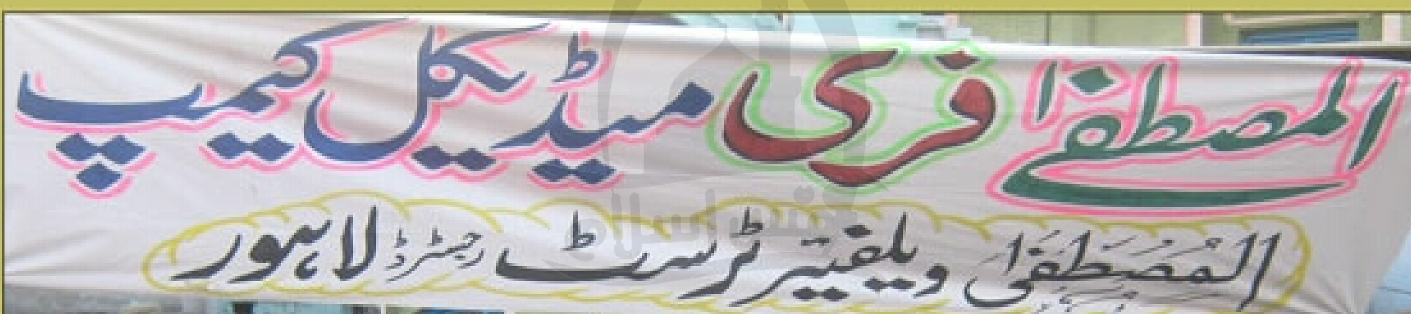

WWW.NAFSEISLAM.COM

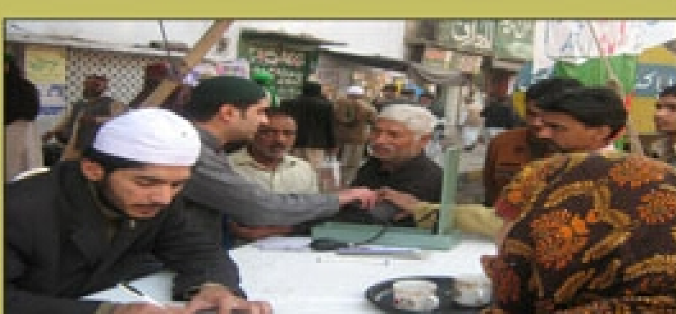

عطیہ خون............

عطیہ زندگی

المصطفیٰ لاہور کے زیر اہتمام بلڈ گروپ کیمپ

31 جنوری نشرح فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام،
پندرہویں داتا گنج کانفرنس
کے موقع پر
علامہ سید شاہ تراب الحق قادری،
نوخیز انور صدیقی ودیگر
خطاب کررہے ہیں
(مصطفائی نیوز)

نشرح فاؤنڈیشن کی طرف سے
علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
داتا گنج بخش کانفرنس کے اختتام اہم شرکا کو
،ایوارڈ دیتے ہوئے۔

تگ و تاز

مسلمانوں کیخلاف اہل مغرب کارویہ متعصّبانہ ہے، تحفظ شعائرِ اسلام کانفرنس سے مفتی منیب الرحمٰن ودیگر کا خطاب

کراچی (مصطفائی نیوز) مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن نے کہا ہے کہ امریکا اور اہل مغرب کا اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ رویہ اور پالیسیاں معاندانہ اور صریح دشمنی پرمبنی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت علماء پاکستان کراچی سٹی کے زیر اہتمام تحفظ شعائر اسلام کانفرنس سے اسلامی مشن ہال گلشن اقبال میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس سے پروفیسر محمد احمد صدیقی، پروفیسر این ڈی خان، علامہ غلام محمد سیالوی، پیر سید محفوظ مشہدی، سردار محمد خان لغاری، طارق محبوب، اجمل شاہ گیلانی، جمیل احمد نورانی، اور سید ارشد عقیل نے بھی خطاب کیا جبکہ قراردادیں صوفی ارشد القادری، علامہ اشرف گورمانی اور اے این آئی کے رہنما سلیم عطاری نے پیش کیں۔ مفتی منیب الرحمٰن نے مزید کہا کہ امریکا اور اہل مغرب ایک طرف تو یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف ان کی مسلط کردہ عالمی جنگ میں ان کا حلیف بنے، دوسری جانب عالمی سطح پر پاکستان اور امت مسلمہ کی تضحیک وتذلیل کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ کئی صدیوں سے مینار مساجد کی شناخت بن چکے ہیں اور ایک شعار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سوئٹزرلینڈ حکومت کی ان پر پابندی حقوق انسانی کے منافی ہے۔ علامہ غلام محمد سیالوی نے کہا کہ مساجد کے میناروں پر پابندی اور توہین آمیز خاکوں کی دوبارہ اشاعت کرکے امت مسلمہ کی دینی غیرت وحمیت کو چیلنج کیا جارہا ہے۔ اوآئی سی مسلم امہ کے مفادات کا تحفظ کرنے میں ناکام ہوچکی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

اولیاء نے دنیاوی آسائشیں چھوڑ کر دین کیلئے قربانیاں دیں' شاہ تراب الحق

کراچی (مصطفائی نیوز) جماعت اہلسنت کراچی کے امیر علامہ شاہ تراب الحق قادری نے کہا ہے کہ دنیا کی عیش و عشرت کو چھوڑ کر اللہ سے لولگانا ترک دنیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اولیاء کاملین نے دنیا کے آرام وآسائش کو چھوڑ کر دین پر سب کچھ قربان کیا ''امر بالمعروف ونہی عن المنکر'' کا فریضہ انجام دیتے ہوئے حکمرانوں' بادشاہوں کے قبلے درست کئے' ضرورت اس امر کی ہے کہ دین داری کو سامنے رکھ کر دنیاداری کی جائے اور قرآن وسنت پر عمل کرتے ہوئے آخرت کے سامان کا انتظام کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے صوفی فاؤنڈیشن پاکستان کے تحت ایم پی گارڈن گلشن اقبال چورنگی میں سلسلہ اشرفیہ کے بانی مخدوم سلطان حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی کے 623 ویں عرس کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا جبکہ صوفی فاؤنڈیشن ورلڈ کے امیر علامہ سید محمد جیلانی اشرف کچھوچھوی نے درگاہ مخدوم سمنانی کچھوچھا شریف بھارت سے بذریعہ فون خصوصی دعا فرمائی۔ اجتماع میں صوفی فاؤنڈیشن پاکستان کے سیکریٹری جنرل شیخ محمد خالد اشرفی' پاکستان سنی موومنٹ کے سربراہ شاہ سراج الحق قادری' محمد حسین لاکھانی' قاضی نورالاسلام شمس' محمد احمد صدیقی اشرفی' غلام دستگیر زاہد اشرفی' سید طارق اشرف جیلانی' سید ظفر اشرف جیلانی' ڈاکٹر سید حمید افسر اشرفی' یاسر عالم' حنیف اشرفی' جمال اشرفی' مفتی محمد احمر قادری' قاری محمد سلیم قادری' ڈاکٹر سید مسعود علی' غلام محمد میر خان اشرفی' سید فرقان اشرفی' احمر اشرفی' سید عارف قادری البغدادی' سید شکیب احمد کے علاوہ علماء' مشائخ' برادران طریقت نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ علامہ شاہ تراب الحق قادری نے مزید کہا کہ سید اشرف جہانگیر سمنانی نے اللہ کی رضا اور خوشنودی کیلئے سلطنت سمنان کی بادشاہت کو ترک کرکے ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ واشاعت کا عظیم فریضہ انجام دیا اور لاکھوں متلاشیان حق کو راہ مستقیم دکھائی۔

اسلام کو بدنام کرنے کی سازشوں کے خلاف اقدامات کئے جائیں، ثروت اعجاز

کراچی (مصطفائی نیوز) سربراہ سنی تحریک محمد ثروت اعجاز قادری نے کہا ہے کہ سہ ملکی وزارت خارجہ کی سطح پر مذاکرات خطے میں جاری انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خلاف مشترکہ عزم کا اعادہ خطے میں امن کی جانب پیش رفت ہے اور اس طرح کے اقدامات سے اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے والوں کی حوصلہ شکنی ہوگی۔ اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ پاکستان، افغانستان اور ایران کے وزراء خارجہ کی ملاقات میں جہاں خطے میں انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خلاف مل جل کر کام کرنے کا عزم کیا گیا ہے وہاں یہ بات بھی ضروری ہے کہ تینوں اسلامی ممالک دنیا بھر میں یہود ونصاریٰ کی جانب سے اسلام کو بدنام کرنے کی سازشوں کے خلاف بھی اقدامات کا عزم کریں۔ اس وقت تمام مسلم ممالک کے مل بیٹھنے کا وقت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کو بدنام کرنے والے یہود ونصاری کے تمام سازشوں کو اسی صورت میں ناکام بنایا جاسکتا ہے کہ جب مسلمانان عالم کی صفوں میں اتحاد ہوگا

☆☆☆☆

حضرت مخدوم سمنانی نے اپنی زندگی تبلیغ دین میں گزاری، علماء کرام

کراچی (مصطفائی نیوز) پاکستان میں سلسلہ اشرفیہ کے سب سے بڑے مرکز درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی میں حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کا عرس مبارک نہایت عقیدت واحترام سے منایا گیا، صدارت سجادہ نشین ابوالمکرم ڈاکٹر سید شاہ محمد اشرف اشرفی الجیلانی نے کی۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ حضرت مخدوم سمنانی صرف ولی کامل ہی نہیں بلکہ جید عالم دین بھی تھے، انہوں نے تحریر وتقریر دونوں ذریعوں سے تبلیغ دین کا فریضہ انجام دیا، ان کی تصانیف ان کی علمیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ مفتی محمد جان نعیمی نے کہا کہ حضرت مخدوم سمنانی نے پوری زندگی سخت عبادت وریاضت کی اور تقویٰ وپرہیزگاری اختیار کرکے طریقت کے بلند مقام پر فائز ہوئے۔ مفتی اسلم نعیمی نے کہا کہ حضرت مخدوم سمنانی نے تحریر وتقریر کے ذریعے اشاعت دین کا فریضہ انجام دیا۔ صاحبزادہ غوث صابری نے کہا ہم مخدوم سمنانی کے مشن کو جاری رکھیں گے، تقریب کے مہمان خصوصی خطیب اہل سنت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے کہا حضرت مخدوم سمنانی علم وفضل اور روحانیت میں بلند مقام رکھتے تھے، ہزاروں لوگوں نے آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔

دہشت گردی، بم دھماکے، عشق مصطفیٰ کے جذبوں کو ختم نہیں کرسکتے، شاہ تراب الحق

کراچی (مصطفائی نیوز) جماعت اہلسنت پاکستان کراچی کے امیر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے کہا ہے کہ حق کی فطرت ہے وہ خود بلند ہوتا ہے، دین کی راہ میں سب سے زیادہ صعوبتیں حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام نے برداشت کیں، ہماری مشکلات صحابہ کرام کے مقابلے میں ہزارواں حصہ بھی نہیں ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ میلاد شریف کے جلسے وجلوسوں پر مجوزہ پابندی کو مسترد کرتے ہیں۔ 12 ربیع الاول عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس ریکارڈ توڑ ہوگا۔ دہشت گردی، بم دھماکے ہمارے عشق مصطفیٰ کے جذبوں کو ختم نہیں کرسکتے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جماعت اہلسنت پاکستان کراچی سطح پر استقبال ربیع الاول کی تیاریوں کے سلسلے میں میمن مسجد مصلح الدین گارڈن میں جنرل ورکرز کونشن سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کونشن میں اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ شہدائے میلاد النبی ﷺ کے لہو کو رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔ ''غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے'' کا عقیدہ رکھنے والے اپنی جماعت سے علیحدہ اور جشن میلاد سے دستبردار نہیں ہونگے۔ شوکت جشن ولادت پر قربان ہونے کا جذبہ لیکر ایک مرتبہ پھر نشتر پارک میں موجود ہونگے۔ علامہ شاہ تراب الحق نے کہا کہ کارکنان اہلسنت دین کے غلبے اور بدی کی قوتوں کو ختم کرنے کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ جماعت اہلسنت کراچی کے نائب امیر علامہ ابرار احمد رحمانی نے کہا کہ عظمت مصطفیٰ ﷺ ہمارا مشن ہے، کسی خوف میں مبتلا ہوکر گھر میں نہیں بیٹھیں گے، عمل ہماری منزل ہے۔ جماعت اہلسنت کراچی کے ناظم اعلیٰ علامہ خلیل الرحمٰن چشتی نے کہا کہ ہم اسلحے کی سیاست نہیں کرتے، خوف خدا اور عشق مصطفیٰ ﷺ کا درس دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلحہ کی محبت میں نہیں عشق مصطفیٰ ﷺ کی بنیاد پر جماعت اہلسنت میں نوجوانوں کی بڑی تعداد شامل ہورہی ہے۔ جماعت اہلسنت کراچی کے نائب ناظم مولانا قاضی سید ارشاد حسین اشرفی نے کہا کہ حضور ﷺ کی شان بیان کرنا ایمان کی علامت ہے۔ ہمارا اعزاز ہے کہ جماعت اہلسنت کے خادم ہیں۔ جماعت اہلسنت کراچی کے نائب ناظم مولانا محمد ناصر خان قادری نے کہا کہ پاکستان شمع رسالت مصطفیٰ ﷺ کے پروانوں کی سرزمین ہے، اس ملک کے درودیوار ہمیشہ درود وسلام سے گونجتے رہیں گے۔ جماعت اہلسنت کراچی کے ناظم تعلیم وتبلیغ مولانا محمد کامران قادری، کراچی کے ناظم خدمت خلق مولانا محمد الطاف قادری نے بھی خطاب کیا۔

☆☆☆☆☆

مصائب میں توبہ واستغفار کی جائے، مولانا عمران عطاری

کراچی (مصطفائی نیوز) دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگراں مولانا محمد عمران عطاری نے فیضان مدینہ میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مصائب میں توبہ واستغفار کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جب انسان گناہوں میں پڑ جاتا ہے اللہ عزوجل کی جانب سے اس کو مصائب وپریشانی میں مبتلا کردیا جاتا ہے تاکہ اس کی اصلاح ہوسکے، مصیبت زدہ لوگوں کو تصور کرنا چاہئے کہ ان پر آنے والے مصائب گناہوں کی دنیا میں سزا ہے اور ان شاء اللہ عزوجل آخرت میں نجات مل جائے گی۔ لہٰذا جس شخص پر مصیبت نازل ہو اس کو چاہئے کہ وہ صبر کے ساتھ توبہ واستغفار بھی کرتا رہے اور اللہ عزوجل کی رحمت سے پر امید رہے کیونکہ اللہ عزوجل اپنے بندہ سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت فرماتا ہے۔

قاضی نورالاسلام شمس کی دادی کا انتقال، شاہ تراب الحق، حاجی حنیف طیب ودیگر کی تعزیت

کراچی (مصطفائی نیوز) تحریک پاکستان کے کارکن مولانا قاضی وجیہ الدین خان مرحوم کی بڑی ہمشیرہ، جماعت اہلسنت پاکستان سندھ کے ناظم نشرواشاعت قاضی نورالاسلام شمس کی دادی، عبدالحمید خان اور عبدالمعید خان کی والدہ حمیدہ خاتون سلطان پور انڈیا میں انتقال کرگئیں۔ جماعت اہلسنت پاکستان اوورسیز کے نگراں علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، نظام مصطفیٰ پارٹی کے سربراہ حاجی محمد حنیف طیب، ایڈیشنل چیف سیکریٹری (ہیلتھ) سندھ فصیح الدین خان، ڈپٹی سیکریٹری سندھ نوخیز انور صدیقی، جماعت اصلاح قوم کے صدر ڈاکٹر سہیل احمد خان، الحاج محمد شفیع خان، شاہ سراج الحق قادری، علامہ محمد اکرم سعیدی، علامہ سید حمزہ علی قادری، علامہ ابرار احمد رحمانی، محمد حسین لاکھانی، محمد احمد صدیقی نے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

پیرس میں امام مسجد کو برقع کیخلاف تقریر پر شدید مخالفت کا سامنا

پیرس (مصطفائی نیوز) فرانس کے دارالحکومت پیرس کے نواحی علاقے ورانسی کی مسجد کے امام حسن چلغومی کو پیر کے روز فرانسیسی پارلیمنٹ کی طرف سے برقع پر پابندی کی سفارشات کے حق میں تقریر کرنے پر سخت مخالفت کا سامنا ہے امام مسجد حسن چلغومی نےگزشتہ دنوں مسجد میں خطاب کے دوران برقع کو انتہاپسندی کی علامت اور عورتوں کے حقوق کے خلاف قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ اسلام میں عورتوں کیلئے اس قسم کے نقاب پوش برقع کا کوئی ذکر نہیں جس کے بعد حسن چلغومی کے مطابق 80 کے قریب نوجوان مسجد میں آئے اور انہوں نے اللہ اکبر کے نعرے لگائے بعد ازاں حسن چلغومی نے پولیس سے جان کے تحفظ کیلئے امداد طلب کرلی بدھ کی صبح حسن چلغومی نے پریس کانفرنس میں ایک بار اپنے موقف کو دہراتے ہوئے کہا کہ مسجد خدا کا گھر ہے وہاں نعرے بازی کرنا قانون اور اسلام کے منافی ہے لہٰذا انہوں نے فرانس حکومت سے ضروری تحفظ کی استدعا کی ہے ادھر مسجد انتظامیہ نے مسجد میں لکھ کر لگا دیا ہے کہ امام مسجد حسن چلغومی کا برقع کے قانون کے مطابق خطاب ان کی ذاتی رائے تھی واضح ہو کہ اس واقعہ کے روز سے حسن چلغومی امامت کے فرائض کیلئے مسجد بھی نہیں آرہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اولیا وصوفیا نے اسوۂ حسنہ نبوی ﷺ کا نمونہ بن کر دعوت فکر دی، پیر دلدار شاہ

کوونٹری (مصطفائی نیوز) اولیا وصوفیا نے ہر دور میں کتاب وسنت کی پیروی اور اسوہ حسنہ نبوی ﷺ کا اکمل نمونہ بن کر حسن کردار، اخلاق ومحبت سے نوع انسانی کو دعوت فکر دے کر انسانیت کو ترقی وعروج سے نوازا، ان خیالات کا اظہار گذشتہ دنوں آستانہ دیوان حضوری کوونٹری میں یاد نصیر کے عنوان پر پہلے سالانہ عرس کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے صاحبزادہ پیر دلدار علی شاہ نے کیا، پیر محبّ الرحمٰن قادری سجادہ نشین بھیرہ شریف نے کہا کہ فکر نصیر ملت اسلامیہ کے روشن مستقبل کی رہنمائی کرسکتی ہے آپ کی تقریر وتحریر کے انمٹ نقوش قلب انسانیت میں ہمیشہ زندہ وجاوید رہیں گے، صاحبزادہ محمد شعیب چشتی نے کہا کہ پیر صاحب علم وعرفان، فکر ودانش اور رشد وہدایت کے پیکر تھے، قاری غلام عباس نقشبندی نے کہا کہ نصیر الملت نے لادینی نظریات، فرسودہ وغیر اسلامی رسومات اور خلاف شرع اعتقادات کے خلاف زندگی بھر موثر اور بھرپور جہاد کیا، محمد عبدالغفور چشتی گولڑوی نے کہا پیر نصیر الدین عظمت اسلام، تحفظ ناموس ومقام رسالت ﷺ، پرمبنی ایک پُرعزم تحریک کا نام ہے، خلیفہ محمد آفتاب القادری نے کہا کہ آپ کے فیضان کا سلسلہ انشاءاللہ پوری تابندگی و درخشندگی کے ساتھ جاری وساری رہے گا، صاحبزادہ شفقات احمد شاہ، قاری محمد اسمٰعیل اشرفی، نبیل افضل، امیر حسین، پیر سید ارشد گیلانی، قاری ظہور احمد چشتی اور چوہدری منگا خان نے خطاب کیا۔ الحاج محمد رفیق انور، سید راشد گیلانی، حسیب حسن شاہ، زین العابدین، سید قاسم گیلانی، محمد فراز، اللہ دتہ چوہدری، امجد احسان نقشبندی، محمد حیات علی چشتی نصیروی نے پیر صاحب کا نعتیہ کلام پیش کیا۔

نشتر پارک میں 13/ فروری کو جاں نثاران مصطفیٰ کانفرنس ہوگی

کراچی (مصطفائی نیوز) سنی تحریک کے مرکزی رہنما محمد شاہد غوری نے کہا ہے کہ جانثاران مصطفیٰ سمیت امام احمد رضا کے حوالے سے منائے جانے والے پروگراموں میں رکاوٹ برداشت نہیں کی جائیگی جانثاران مصطفیٰ کانفرنس کے انعقاد کے لئے ہم نے اجازت نامے کے لئے پانچ جنوری کو درخواست دے دی ہے اور حکام سے ملاقات بھی کی ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ دنوں سنی تحریک کے مرکز میں پریس کانفرنس کے دوران کیا اس موقع پر سنی تحریک علماء بورڈ کے محمد مبین قادری بھی موجود تھے انہوں نے کہا کہ اس وقت شہر میں خون ریزی اور ٹارگٹ کلنگ کی جو صورتحال ہے وہ قابل تشویش ہے اور ہر اس موقع پر جب کوئی بڑا مذہبی تہوار آتا ہوتا ہے نام نہاد اسلام کے ٹھیکیدار اپنے گماشتوں کے ہاتھوں امن خراب کرنے کی سازشیں شروع کردیتے ہیں اور ان سازشوں کو روکنے میں حکومت ہر دفعہ ناکام ہوجاتی ہے جس کی وجہ سیاسی مصلحت ہوتی ہے انہوں نے کہا کہ سانحہ یوم عاشور اس شہر کے لئے کوئی نیا مذہبی سانحہ نہیں تھا اس سے قبل 2006ء میں عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر سانحہ نشتر پارک میں سنی تحریک کی اعلیٰ قیادت سمیت 63/ علماء و مشائخ کو شہید کردیا گیا اور افسوس کہ اس سانحہ کے ملزمان اور اس کے پس پشت عناصر کو آج تک گرفتار نہیں کیا جاسکا۔ اس سال بھی سنی تحریک اپنے شہداء کا عرس منارہی ہے اور اس سلسلے میں 13/ فروری کو نشتر پارک میں ایک عظیم الشان جانثار مصطفیٰ کانفرنس منعقد کی جارہی ہے اس کانفرنس میں شرکت کے لئے مختلف سیاسی، مذہبی اور سماجی تنظیموں کے رہنماؤں کو بھی دعوت دی گئی ہے جبکہ سنی تحریک کے سربراہ محمد ثروت اعجاز قادری خصوصی خطاب فرمائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ 6/ فروری ہفتہ سے ہفتہ امام احمد رضا کا آغاز بعد نماز عشاء لانڈھی میں امام احمد رضا کانفرنس سے کیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆

متاثرین بولٹن مارکیٹ کی امدادی رقوم میں بدعنوانی کا انکشاف

کراچی (خصوصی رپورٹ) سانحہ بولٹن مارکیٹ کے متاثرین کو دی جانے والی ابتدائی امدادی رقم کی تقسیم میں بدعنوانی کا انکشاف' چیمبر کمیٹی کی جانب سے تاجروں سے سادہ کاغذ پر دستخط لیے گئے' ذرائع کے مطابق یوم عاشور پر بم دھماکے کے بعد آتشزدگی سے متاثرہ تاجروں کو حکومت کی جانب سے دی گئی ابتدائی امدادی رقم کی تقسیم میں تاخیر اور پیچیدگیوں کے بعد کمیٹی کی جانب سے تاجروں کو بلیک میل کیا جارہا ہے اور اس بات پر آمادہ کیا جارہا ہے کہ جو بھی رقم ملے اسے قبول کرلیا جائے۔ مارکیٹ ذرائع نے بتایا کہ قطبی مارکیٹ کے 38 متاثرہ تاجروں کے لیے 2 کروڑ کا فنڈ مختص کیا گیا ہے جس کے حساب سے ایک دکاندار کے حصے میں تقریباً 5 لاکھ 26 ہزار روپے آرہے ہیں جو متاثرین کے نقصان کا 50 فیصد بھی نہیں ہے۔ حکومت کی جانب سے ابتدائی رقم کی مد میں ساڑھے 3 ارب روپے دیے گئے ہیں اور اس رقم کو شفاف طریقے سے تقسیم کرنے کے لیے کمیٹی قائم کی گئی تھی۔ کمیٹی نے مارکیٹوں سے تفصیلات جمع کرنے کے لیے ہر مارکیٹ سے دو دو نمائندے منتخب کیے تھے جن کی ذمہ داری تھی کہ دکانداروں کے نقصانات کا صحیح تخمینہ لگائیں۔ دوسری جانب متاثرہ عمارتوں کی تعمیر کا کام بھی شروع کروایا گیا ہے۔ کچھ عمارتیں براہ راست شہری حکومت اور تاجر خود تعمیر کرارہے ہیں جس پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل حکومت کو جاری کی جائے گی۔ علاوہ ازیں امدادی رقم کی تقسیم میں سادہ کاغذ پر دستخط سے تاجروں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ تاجروں کا کہنا ہے کہ کمیٹی اپنی مرضی کا فارمولا بنا کر حکومت کے سامنے نقصان ظاہر کرے گی' ہمارے اصل نقصان کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ مقامی تاجروں نے بتایا کہ کراچی چیمبر کی کمیٹی کی جانب سے یہ بات بھی باور کرائی جارہی ہے کہ حکومت کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کہ اگر حکومت چلی گئی تو وہ اس رقم سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ جسارت نے چیمبر اس حوالے سے چیمبر کمیٹی کے سربراہ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تاہم ان سے رابطہ نہ ہوسکا۔

عالم اسلام کو جشن عید میلاد النبی ﷺ مبارک ہو

منجانب: المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی، راولپنڈی

حکمرانوں کو کسی کی حب الوطنی پر شک نہیں کرنا چاہیے، جے یو پی

کراچی (مصطفائی نیوز) بنگالی بولنے والوں سے ہمارا دوہرا رشتہ ہے، اول مذہب کا اور دوسرا یہ کہ تمام بنگالی بنیادی طور پر پاکستانی بھی ہیں، حکمرانوں کو کسی کی حب الوطنی پر شک نہیں کرنا چاہیے، ان خیالات کا اظہار جمعیت علمائے پاکستان کراچی سٹی کے عہدیداروں نے اجلاس میں شہر کی صورت حال پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے کیا، اجلاس کی صدارت جے یو پی کراچی کے سینئر نائب صدر حلیم خان غوری نے کی جبکہ جنرل سیکرٹری محمد مستقیم نورانی، سیکرٹری مالیات حافظ نورالعین انصاری، جوائنٹ سیکرٹری اول محمد فرید قادری اور جوائنٹ سیکرٹری دوم محمد اسلم عباسی نے شرکت کی، رہنماؤں نے کہا کہ حکمرانوں کو بلاامتیاز ملکی مفاد میں کام کرنا چاہیے، بلاوجہ کسی کی حب الوطنی پر شک نہیں کرنا چاہیے بلکہ رجسٹریشن کے معیار کو دیانتدارانہ اور ذمہ دارانہ بنانے کی اشد ضرورت ہے، سانحہ کراچی کے متاثرہ تاجروں کے حوالے سے کہا کہ نقصانات کے ازالے کے لیے ناکافی رقوم دینے کا پروگرام حکومتی بے حسی کا عکاس ہے، رہنماؤں نے ٹارگٹ کلنگ اور لوٹ مار کی مذموم کارروائیوں کے مستقل سدباب نہ کرنے پر بھی نہایت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے وزیر داخلہ سندھ سے مطالبہ کیا کہ وہ سندھ حکومت اور وفاق کو کراچی کو مستقل امن وسلامتی کا گہوارہ بنانے کے لیے اسلحے کے خلاف بلاامتیاز ومنصفانہ فوری گرینڈ آپریشن پر عمل درآمد کے لیے آمادہ کریں جبکہ تمام اتحادی جماعتیں بھی فوج کے ساتھ مکمل تعاون پر تیار ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

اے ٹی آئی کے صدر اور دیگر پر حملے کے ملزمان گرفتار کیے جائیں، احتجاجی مظاہرہ

کراچی (مصطفائی نیوز) انجمن طلبہ اسلام کراچی ڈویژن کے زیر اہتمام انجمن طلباء اسلام پاکستان و متحدہ طلباء محاذ کے مرکزی صدر سید جواد الحسن شاہ کاظمی پر مظفر آباد، آزاد کشمیر میں قاتلانہ حملے کے خلاف کراچی پریس کلب پر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں خصوصی شرکت وخطاب انجمن طلباء اسلام کے مرکزی سیکریٹری جنرل طاہر اقبال مصطفائی نے کیا۔ اس موقع پر مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے طاہر اقبال مصطفائی نے کہا کہ انجمن طلباء اسلام حق کے پرستاروں کا قافلہ ہے جو وقت کی ہر یزیدی قوت کے خلاف عملی جہاد میں مصروف ہے۔ جس کی تازہ مثال صدر انجمن پر حالیہ حملہ ہے کہ جب صدر انجمن پیغام عشق رسول ﷺ کی تحریک میں عشرہ قومی یکجہتی مہم کے حوالے سے آزاد کشمیر کا دورہ کر رہے تھے جہاں مظفر آباد کے علاقے سے گزرتے ہوئے دین دشمن ملک دشمن عناصر نے صدر انجمن طلباء اسلام کے کارواں پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں صدر انجمن سید جواد الحسن شاہ کاظمی، مرکزی مشاورت کے ممبر شفیق کلماروی و دیگر ساتھی شدید زخمی ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ ملزموں کو گرفتار کرنے میں ٹال مٹول کر رہی ہے۔ اگر انتظامیہ نے موجودہ روش برقرار رہی تو ہم کارکنان انجمن کے جذبات کو قابو میں نہیں رکھ سکیں گے اور ملک بھر میں شدید احتجاج کیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

فرانس میں حجاب پر پابندی کا فیصلہ عالمی قوانین کیخلاف ہے، پیر حبیب الرحمٰن

لیڈز (مصطفائی نیوز) برٹش مسلم فورم کے چیئرمین صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمٰن محبوبی نے فرانس حکومت کی جانب سے حجاب پر پابندی کے فیصلے کو بنیادی انسانی حقوق اور اقوام متحدہ کے قواعد کے خلاف قرار دیتے ہوئے کہا کہ فرانس، یورپ یا دنیا کے کسی بھی ملک کو حجاب سے کوئی خطرہ نہیں ہے لہٰذا یہ پابندی بلاجواز اور مسلمانوں کے انسانی حقوق غصب کرنے کے مترادف ہے۔ برٹش مسلم فورم کے چیئرمین کا کہنا تھا کہ یورپ کے مسلمان پرامن اور قوانین کا احترام کرنے والے لوگ ہیں، اس طرح کی قانون سازی نہ صرف مسلمانوں کے اندر احساس محرومی کا باعث بنے گی بلکہ انتہا پسندوں کو بھی تقویت دے گی۔ پیر حبیب الرحمٰن محبوبی نے یاد دلایا کہ برطانوی مسلمانوں نے ہر موقع پر اپنے قول وفعل اور عمل سے یہ ثابت کیا ہے کہ ہم پُرامن لوگ ہیں اور ہمارا مذہب اسلام ہمیں قوانین کے احترام کا درس دیتا ہے۔ ایسے پُرامن لوگوں پر بلاجواز اور غیر قانونی پابندیاں یورپی معاشرے کے لئے فخر کا باعث نہیں ہوسکتیں۔ انہوں نے اقوام متحدہ اور یورپی کمیشن سے مطالبہ کیا کہ فرانس کی حکومت کو جمہوری اور بنیادی انسانی حقوق کی پامالی سے روکا جائے چونکہ اس قسم کے غیر انسانی فیصلے دنیا میں انتہا پسندی کے فروغ کا باعث بنتے ہیں اور پرامن قومیں مسائل سے دوچار ہو جاتی ہیں۔

خاندانی جھگڑے، بچوں کی ناخوشی کا سب سے بڑا سبب ہیں، تحقیق

لندن (مصطفائی نیوز) بچوں کی خوشی اور مسرت کا انحصار زیادہ تر ان کے خاندان میں امن وسکون پر ہے خواہ وہ سنگل پیرنٹ کے ساتھ رہتے ہوں یا ماں اور باپ دونوں کے ساتھ۔ چلڈرن سوسائٹی کی تحقیق کے مطابق انگلستان میں 10 سے 15 سال عمر کے گروپ میں کم از کم 7 فیصد بچے خوش نہیں ہیں۔ ایسے ناخوش بچوں کی تعداد تقریباً 300,000 کے لگ بھگ ہے۔ ایسے بچوں کا تناسب جن کا کہنا ہے کہ ان کے ماں اور باپ کو مل جل کر رہنا چاہئے 20 فیصد ہے خواہ سنگل پیرنٹ یا سوتیلے ماں یا باپ کے ساتھ رہتے ہوں۔ یونیورسٹی آف یارک کے تعاون سے ہونے والی اس تحقیق کے مطابق چھٹی جماعت، آٹھویں جماعت اور دسویں جماعت کے 6744 بچوں کے انٹرویوز کئے گئے۔ تینوں گروپ کے 18 لاکھ بچوں میں سے کم از کم 140,000 بچوں کو ناخوش پایا گیا۔ ایاس موری کے سروے کے مطابق 10 نمبروں پر مشتمل ایک خوشی کا پیمانہ بنایا گیا۔ ناخوشی کی بلند ترین سطح اپنے چہرے اور اعتماد کے حوالے سے پائی گئی اور 17.5 فیصد بچے اپنے چہرے اور 16 فیصد اعتماد کی کمی کی بناء پر ناخوش پائے گئے۔ لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیاں دگنا زیادہ اپنی شکل وصورت سے ناخوش تھیں۔ 14 فیصد بچے اپنے رہائشی علاقے سے، 13 فیصد اپنے سکول اور 12 فیصد سکول کے کام سے ناخوش تھے۔ 11 فیصد بچے اپنے انتخاب کی اہلیت اور ساڑھے دس فیصد آزادی سے محرومی اور پابندی سے ناخوش تھے۔

ہیٹی زلزلہ: صدر کی دولاکھ تیس ہزار ہلاکتوں کی تصدیق

ہیٹی کے صدر نے زلزلے میں دو لاکھ تیس ہزار ہلاکتوں کی تصدیق کردی، اٹھائیس فروری کو ہونے والے پارلیمانی انتخابات ملتوی کردیئے گئے۔ ہیٹی کے صدر رینی پروال نے زلزلے سے تباہ شدہ دارالحکومت پورٹو پرنس میں پریس کانفرنس کے دوران بتایا کہ زلزلے سے دو لاکھ تیس ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ ان کا کہنا ہے کہ ملک میں اٹھائیس فروری کو ہونے والے پارلیمانی انتخابات غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کردیئے گئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ سال دو ہزار گیارہ میں مدت صدارت کے اختتام پر وہ دوبارہ صدارتی انتخاب میں حصہ نہیں لے گے۔ دوسری جانب متاثرین زلزلہ کے لئے امدادی سرگرمیاں جاری ہیں۔ غذائی امداد میں قلت کی وجہ سے چھینا جھپٹی کے واقعات کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت داتا گنج بخشؒ انسانی زندگی میں انقلاب کے داعی تھے، شاہ تراب الحق

نشرح فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام منعقدہ داتا گنج بخش کانفرنس سے مذہبی وسماجی شخصیات کا خطاب

کراچی (مصطفائی نیوز) علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے کہا ہے کہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ انسانی زندگی میں اجتماعی انقلاب کے داعی تھے۔ ان کی تعلیمات روحانی قوت و تاثیر پر دلالت کرتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ایک ہزار سال گزرنے کے باوجود داتا صاحب نہ صرف اپنی تعلیمات میں زندہ ہیں بلکہ عوام کے قلوب کو بھی مسلسل مسخر کئے ہوئے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے 31 جنوری 2010 بروز اتوار نشرح فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام پندرہویں دوروزہ سالانہ داتا گنج بخش کانفرنس کے اختتامی اجلاس سے اپنے صدارتی خطاب میں کیا۔ کانفرنس سے فاؤنڈیشن کے صدر جنید احمد مختار، رئیس الدین شیخ، بہروز سبزواری، نوخیز انور صدیقی، سعید النبی خان، معین خان اور سید محمد اسلم غزالی نے بھی خطاب کیا۔ یہ پروگرام برائے راست www.mustafa.tv پر دنیا بھر سے لوگوں نے دیکھا۔ اس حوالے سے خدمات سرانجام دینے والوں میں مصطفائی تحریک پاکستان کے مرکزی نائب امیر محمد عابد ضیائی، مصطفائی آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر نعمان رحمانی، مصطفائی نیوز کے چیف ایڈیٹر سیاب احمد صدیقی اور مصطفائی نیوز کے چیف رپورٹر محمد ذیشان مصطفائی بھی شامل ہیں۔ اس موقع پر خلیفہ عبدالمجید الحاج رفیع، نثار میمن، حنیف معرفانی، نوخیز انور صدیقی، حنیف رحمان، اعجاز علی نقوی اور احمد خان کو داتا ایوارڈ اور یادگاری نشان پیش کئے گئے۔ شاہ صاحب نے مزید کہا کہ دعوت وتبلیغ کے لئے علم کے ساتھ ساتھ عبادت و ریاضت اور مجاہدہ بھی ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر قول وعمل میں تاثیر پیدا نہیں ہوسکتی۔ دریں اثناء نشرح فاؤنڈیشن کے تحت پندرہویں دوروزہ سالانہ داتا گنج بخش کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شمع صدیقی نے کہا کہ کفار کی مادی ترقی اور برتری سے مرعوب ہوکر ہم نے غور وفکر اور اسلام کی علمی وتمدنی تاریخ سے اپنے تعلق کو کمزور کرلیا ہے۔ اسی غفلت کے نتیجے میں ملت اسلامیہ زبوں حالی کا شکار ہے۔ داتا گنج بخش کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کی صدارت دبستان خواتین کی سربراہ ڈاکٹر شازیہ احسان نے کی۔ شمع صدیقی نے کہا کہ اب بھی وقت ہے کہ ہم صوفیاء کرام کی تعلیمات، افکار اور کارناموں کو اجاگر کرتے ہوئے اسلام کے روحانی نظام کو انفرادی واجتماعی طور پر نافذ کریں کیونکہ یہی نظام ہماری قومی سلامتی کا ضامن ہے۔ کانفرنس میں بیگم طاہرہ اختر، شہلا سلیم، بیگم شاہجہاں، بیگم نصرت رضوان، کہکشاں رفعت صدیقی، بیگم سعید النبی، بیگم سعدیہ خالد، بیگم سیما جاوید، بیگم تبسم شکیل، بیگم کشور سہیل، سیدہ ہاجرہ غزالی، پروفیسر راشد قاری اور حلیمہ بنت غزالی سمیت خواتین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

علما کونسل برطانیہ کے تحت یوم مجدد الف ثانیؒ و یوم داتا علی ہجویریؒ کا انعقاد

لیسٹر (مصطفائی نیوز) مرکزی علماء کونسل برطانیہ کے زیر اہتمام یوم مجدد الف ثانیؒ و یوم داتا علی ہجویریؒ جامع مسجد بلال لیسٹر میں زیر صدارت مفتی اعظم برطانیہ مفتی گل رحمٰن قادری منعقد ہوا جس میں علامہ خلیل احمد حقانی نے کہا کہ جب پاکیزہ شخصیات اصلاح کا مشن لیکر وقت کے فرعونوں سے ٹکراتی ہیں تو سود وزیاں کی کیفیت سے بالا ہوکر پیغام حق کو لوگوں تک پہنچاتی ہیں۔ صاحبزادہ قاری محمد شعیب چشتی نے داتا علی ہجویریؒ کے کمالات کا تذکرہ کیا۔ علامہ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی نے مجدد الف ثانیؒ کی سیرت پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے دین حق کی اشاعت وترویج کے لئے کفر وشرک کا خم ٹھونک کر مقابلہ کیا۔ مفتی اعظم برطانیہ مفتی محمد گل رحمٰن قادری نے کہا کہ مجدد اعظم نے اکبر اور جہانگیر کا دور دیکھا اور نہ صرف حوادث کا مردانہ وار مقابلہ کیا بلکہ ان کی تیغ کنی کی اور قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں بالآخر اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔ علامہ محمد حنیف خاکی نے کہا کہ داتا علی ہجویریؒ نے تزکیہ نفس اور اصلاح باطن کی تعلیم کے ساتھ ظاہری احوال و معاملات کی درستگی کی بھی تلقین فرمائی۔ پروگرام میں صاحبزادہ محمد عمران ابدالی، قاری خالد محمود شیرازی، قاری محمد بشارت ضیائی، قاری محمد جمیل ضیائی، قاری محمد صدیق کیانی، مولانا منیر احمد چشتی ودیگر علما شامل تھے۔ دریں اثنا تنظیم علما ضیاء العلوم برطانیہ کے زیر اہتمام یوم مجدد دین ادارہ فیض القرآن برمنگھم میں زیر صدارت علامہ قاضی عبدالخبیر عباسی منعقد ہوا جس میں مفتی اعظم برطانیہ مفتی محمد گل رحمٰن قادری نے پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ کی علمی وفکری اور روحانی کردار پر گفتگو کی۔ علامہ سید محمد عرفان شاہ مشہدی نے مولانا احمد رضا خان قادری بریلویؒ پر اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا کہ وہ آفتاب شریعت تھے۔ صاحبزادہ مفتی محمد طاہر چشتی نے کہا کہ علما عرب وعجم نے امام احمد رضا بریلویؒ کو اپنا رہبر ورہنما تسلیم کیا۔ علامہ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی نے کہا کہ آپ کے دور کے دانشوروں اور علما نے آپ کو محققین کا بادشاہ مانا ہے۔ قاری محمد شعیب چشتی نے کہا کہ علمائے اہلسنت کو تحقیقی دنیا کی جانب متوجہ ہوکر تحریر کے میدان میں آنا چاہئے۔ صاحبزادہ محمد عمران ابدالی نے کہا کہ امام اہلسنت نے 50 مختلف علوم میں علمی ذخیرہ چھوڑا ہے۔

جناح اسپتال میں شیڈ منہدم کرنے کا نوٹس لیا جائے، سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ

کراچی (مصطفائی نیوز) سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ کے ٹرسٹیز عامر اقبال مدنی، امین لاکھانی اور محمد روفی نے چیف جسٹس آف پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ جناح اسپتال کراچی میں سانحہ جہلم بم دھماکے کے پیش نظر صرف سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کے لاکھوں روپے مالیت کے اسٹیل کے شیڈ کو منہدم کرنے کا نوٹس لیں۔ انہوں نے کہا کہ اس شیڈ کے نیچے غریب مریضوں کے لواحقین کو بلا امتیاز مفت کھانے کے علاوہ ماہانہ غریب اور مستحق مریضوں کو مفت جان بچانے والی ادویات اور یومیہ بنیاد پر اسٹریچر اور مفت وہیل چیئر سروس فراہم کی جاتی ہے جبکہ شیڈ کی تعمیر کی اجازت جناح اسپتال کی انتظامیہ سے چار سال قبل 2006ء میں باقاعدہ طور پر حاصل کی گئی تھی صرف اس شیڈ کو نشانہ بنایا گیا اور دیگر این جی اوز کی طرف دیکھا تک نہیں گیا جبکہ شعبہ حادثات کے اطراف برسوں سے سیکڑوں ایکڑ سرکاری اراضی پر قائم رہائشی اور تجارتی تجاوزات کے خلاف بھی تاحال کوئی کارروائی نہیں کی گئی لہٰذا اس اقدام کی تحقیقات کرائی جائے۔

امام احمد رضا نے زندگی بھر دشمنان دین کا مقابلہ کیا، مقررین

گھوٹکی (مصطفائی نیوز) بزم چشتیہ مسجد نور گھوٹکی کے زیر اہتمام امام احمد رضا کانفرنس منعقد کی گئی جس میں مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ مفتی عبدالستار چشتی نے کہا کہ امام احمد رضا عالم اسلام کے بطل جلیل ہیں جنہوں نے زندگی بھر دشمنان دین کا مقابلہ کیا۔ دو قومی نظریہ کے بانی بھی امام احمد رضا ہیں۔ انہوں نے اپنی تحریروں میں دلائل سے ثابت کیا کہ ہندو اور مسلمان الگ قومیں ہیں۔ حلیم سعیدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا کا ایک بڑا کارنامہ فتاویٰ رضویہ ہے۔ وہ اپنے عہد کے عظیم مفکر اور محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ریاضی، سائنس، طب اور ادب سمیت تقریباً ساٹھ علوم کے ماہر تھے۔ انہوں نے سنتوں کو زندہ کیا۔ صاحب زادہ محمد بخش چشتی نے کہا کہ امام احمد رضا اور ان کے رفقاء کا قیام پاکستان میں بھی اہم کردار ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا کی شخصیت پر دنیا کی مختلف معروف جامعات میں کام ہو رہا ہے اور کئی اہل علم ان کی شخصیت پر ڈاکٹریٹ کر چکے ہیں۔

عید میلادالنبی کے پروگراموں کو اجازت نامے سے مشروط نہ کیا جائے، غوث صابری

کراچی (مصطفائی نیوز) جمعیت علمائے پاکستان (جے یو پی) کراچی کے صدر مفتی محمد غوث صابری نے کہا ہے کہ عید میلادالنبی کے تمام جلوسوں، جلسوں، محافل اجتماعات اور ریلیوں کو کسی اجازت نامے سے مشروط نہ کیا جائے البتہ موجودہ حالات کے پیش نظر سیکورٹی کیلئے پیشگی اطلاع کا پابند کیا جائے۔ وہ گزشتہ دنوں رضا لائبریری میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر محمد مستقیم نورانی، جلیم خان غوری، حافظ نور العین انصاری، محمد فرید قادری، محمد اسلم عباسی، احمد بن عبداللہ، سید آغا گل قادری، نوید احمد نورانی اور دیگر رہنما بھی موجود تھے۔ مفتی محمد غوث صابری نے کہا کہ ہم مطالبہ کرتے ہیں شہر کے خصوصی حالات کے پیش نظر پاک فوج کو اس مقدس ماہ میں سیکورٹی کیلئے طلب کیا جائے تاکہ دہشت گردوں اور شرپسند عناصر کے گرد گھیرا تنگ ہو سکے۔ امسال جے یو پی کراچی عید میلادالنبی کے موقع پر شہر بھر میں نورانی مصطفائی تقریبات ''پیغام میلاد مصطفیٰ، نفاذ نظام مصطفیٰ'' کے سلوگن کے تحت منعقد کرے گی۔ اس عنوان کے تحت تمام ٹاؤنز میں پرچم کشائی، جلسے، جلوس، مشعل بردار ریلیاں فلوٹ وغیرہ ہونگے۔ 1 5 فروری کو شاہ عبدالعلیم صدیقی (ڈاکخانہ) چورنگی لیاقت آباد پر پرچم کشائی 2 1 ربیع الاول کو جلسہ ہوگا۔

☆☆☆☆

اعلیٰ حضرت کی تعلیمات مشعل راہ ہیں، عاطف بلو

کراچی (مصطفائی نیوز) تحریک عوام اہلسنت پاکستان کے سربراہ محمد عاطف حنیف بلو نے کہا کہ اعلیٰ حضرت کی ولادت باسعادت 14 جون 1854ء کو ظہر کے وقت بریلی شریف میں ہوئی، آپ نے 4 سال کی عمر میں ناظرہ قرآن ختم کیا، 8 سال کی عمر میں عربی زبان میں تشریح لکھی، 10 سال کی عمر میں اصول فقہ پر کتاب تصنیف کی، ان خیالات کا اظہار عاطف بلو نے جامع مسجد دارالصلاح میں خطاب کرتے ہوئے کیا، اس موقع پر علامہ ریاض الدین قادری، علامہ اشرف گورمانی، عبدالقادر نورانی، مصطفیٰ سرور اعظمی، قاری غلام رسول، سکندر قادری، شعیب بابا، محمد علی قریشی، مفتی غلام مرتضیٰ مہروی اور دیگر موجود تھے۔

اولیاء کرام کی جدوجہد سے برصغیر میں اسلام کی شمع روشن ہوئی، قاضی عبدالعزیز

لوٹن (مصطفائی نیوز) مرکزی علماء مشائخ کونسل برطانیہ و یورپ کے مرکزی سیکرٹری جنرل علامہ قاضی عبدالعزیز چشتی نے کہا کہ اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کی مساعی جمیلہ سے سرزمین پاک و ہند میں اسلام کی شمع روشن ہوئی۔ حضرت سید علی ہجویری نے ہزاروں رام رام کہنے والوں کو رحمن و رحیم رب کے حضور سجدہ ریز کرادیا۔ خواجہ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی نے اکبر کے دین الٰہی کو مسترد کرتے ہوئے دین مصطفیٰ کو پاک و ہند کے گھر گھر پہنچایا۔ تاجدار گولڑہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ نے قادیانیت و مرزائیت کو ختم کر کے پاک و ہند سے اس کی بیخ کنی کی اور علامہ شاہ احمد رضا خان بریلوی نے مسلمانوں کے دلوں میں عشق و محبت و اتباع رسول ﷺ کی وہ شمع روشن کی جس سے پاک و ہند کا گھر گھر منور ہو گیا۔ وہ جامعہ اسلامیہ غوثیہ لوٹن میں سالانہ شان اولیا کانفرنس سے صدارتی خطاب کر رہے تھے۔ صاحبزادہ علامہ محمد رضا یزدانی مصباحی نے کہا کہ نوجوان نسل کو اولیائے کرام کی تعلیمات اور اسلامی تصوف کی حقیقی روح سے روشناس کراتے ہوئے قرآن وحدیث کی روشنی میں عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ کی تعلیم دینا چاہئے۔ صاحبزادہ سید انور حسین کاظمی نے کہا کہ اولیائے کرام نے اور علمائے حق نے مسلمانوں کے ہاتھ میں قرآن وحدیث دی تاکہ ان کے ذریعہ نبی رحمت ﷺ کے پیغام محبت اور نظام رحمت کو عام کیا جائے مگر آج بعض بہروپیوں نے اسلامی تصوف کو بدنام کیا ہے۔ علامہ قاضی عبداللطیف قادری نے کہا کہ خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری نے حضرت داتا گنج بخش سے فیض حاصل کر کے 90 لاکھ غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کر کے پورے ہند کو اسلام کی تعلیمات سے منور کر دیا۔ صاحبزادہ قاضی ضیاء المصطفیٰ چشتی نے کہا کہ پیر سید نصیر گولڑوی نے اپنے عارفانہ کلام کے ذریعہ نوجوان نسل میں نبی کریم سرکار مدینہ ﷺ کے عشق و محبت کی شمع روشن کی۔ جن دیگر نے خطاب و اظہار خیالات کیا ان میں قاری حافظ محمد امین چشتی، حافظ عبدالعزیز نقشبندی، حافظ محمد عظیم، راجہ نثار خان، حاجی محمد تبریز اختر، کونسلر قربان حسین، شیراز خان، پروفیسر راجہ ظفر خان، ڈاکٹر ذوالفقار احمد، ملک محمد رفیق، نثار احمد راٹھور، الحاج راجہ منشی خان قادری، راجہ مشتاق خان و دیگر شامل تھے۔ کانفرنس میں کشمیریوں سے مکمل اظہار یکجہتی اور ڈاکٹر عافیہ کی رہائی کے لئے حکومت پاکستان سے کوششیں کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ علامہ چشتی نے اعلان کیا کہ 26 فروری کو لوٹن میں جشن میلاد النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوگی۔

سرکاری اسپتال

صحت و صفائی انسانی زندگی کا سب سے اہم اور بنیادی مسئلہ ہے۔ مگر اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ ہر فرد انفرادی طور پر اس اذیت سے گزرتا ہے۔ بیماری کا ہونا یا حادثات کا اچانک ہو جانا زندگی کا ایک اہم پہلو ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ گھر کے کسی بھی فرد کے بیمار ہونے یا کسی حادثے کا شکار ہونے کی صورت میں گھر کے سربراہ کو اس مشکل دور سے گزرنا پڑتا ہے۔ اگر کوئی مالدار ہو تو رقم استعمال کرتا ہے ورنہ غریب تو بے بس ہے۔ کیونٹی طرز زندگی گزارنے والوں کے کام کیونٹی آتی ہے لیکن ایک عام فرد جو پیسہ والا نہ ہو اور کسی منظم کیونٹی سے متعلق نہ ہو تو وہ مجبوراً سرکاری اسپتالوں کا رخ کرتا ہے۔ نیو کراچی ٹاؤن کے سرکاری ہسپتالوں کی حالت کا سب کو معلوم ہے، یہاں ڈاکٹر ناپید، دوائیاں دستیاب نہیں ہوتیں۔ مریض ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرجاتے ہیں لیکن کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ سٹی ناظم سے گزارش ہے کہ وہ نیو کراچی ٹاؤن کے سرکاری ہسپتالوں کا بھی رخ کریں اور جائزہ لیں اور میں امید کرتا ہوں کہ ان ہسپتالوں پر ضرور توجہ دی جائے گی اور ہمارے اس مسئلے کو ضرور حل کیا جائے گا۔

سکھر: عید میلادالنبی ﷺ کے پروگراموں کو حتمی شکل دیدی گئی

سکھر (مصطفائی نیوز) میلاد مصطفیٰ کمیٹی سکھر کا اجلاس حاجی تسنیم احمد قادری کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ربیع الاول عید میلادالنبی ﷺ کے پروگراموں و تقریبات کو حتمی شکل دیدی گئی، اس موقع پر حکومت اور وزارت پانی و بجلی سے مطالبہ کیا گیا کہ ربیع الاول کے مہینے میں سیکورٹی کے سخت اقدامات کئے جائیں اور بجلی کی لوڈشیڈنگ بند کی جائے، اجلاس میں استقبال ربیع الاول کے حوالے سے گنبد خضریٰ کے سبز جھنڈوں کی تقریبات، پرچم کشائی، استقبال جلوس کے موقع پر میلاد مصطفیٰ چوک گھنٹہ گھر پر سالانہ مرکزی جلسہ عام، محافل نعت و دیگر تقریبات کے انعقاد پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔

پیٹرول کی قیمت میں اضافہ

پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافے سے عوام کا جینا مشکل ہو گیا ہے۔ پیٹرول کی قیمتیں عالمی سطح پر گر رہی ہیں جبکہ اس کے برعکس پاکستان میں آئے دن اس کی قیمتوں میں بے جا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ جس کا بڑا اثر اشیائے خورد و نوش پر پڑتا ہے خاص طور پر غریب طبقے کے لوگ جن کی تنخواہیں پہلے ہی بہت کم ہیں ان پر بہت بڑا بوجھ پڑ جاتا ہے۔ طالب علموں کو منی بسوں میں کوئی رعایت نہیں دی جاتی وہ پہلے ہی فیسوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں ان کے تعلیمی اخراجات میں آئے دن اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ان حالات میں ان کے لئے بسوں کا کرایہ ادا کرنا ایک مشکل بن جاتا ہے۔ مودبانہ گزارش ہے کہ پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کا فیصلہ واپس لیا جائے۔

ویلنٹائن ڈے:

جب تم حیا نہ کرو

عدیل حسین قاسمی

مرد وعورت کا تعلق اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانیوں میں سے ہے (روم 30:21)۔ اس تعلق کی بنیاد اس کشش پر ہے جو انسانی جبلت (Instinct) میں رکھ دی گئی ہے تاکہ نسلِ انسانی آگے بڑھ سکے۔ یہ کشش نہ ہو تو صرف ایک نسل بعد پوری انسانیت دم توڑ دے گی۔ مرد وزن کی باہمی کشش انہیں مجبور کرتی ہے کہ وہ اکٹھے ہوں اور خاندان کا ادارہ تشکیل دیں۔ خاندان نہ ہو تو معصوم بچے اور ناتواں بزرگ زمانے کی سختیوں کو جھیلنے کے لیے تنہا رہ جائیں گے۔ مرد وزن کے اس تعلق کی ایک اور بڑی اہمیت بھی ہے۔ دوسری تمام نعمتوں کی طرح یہ بھی انسانوں کو خالقِ کائنات کی ان بے کراں عنایات کا ایک ادنیٰ سا تعارف کراتا ہے جو اس نے جنت کی ابدی زندگی میں ان کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔

مگر مرد وزن کی یہ کشش بارہا اپنے ان مقاصد تک محدود نہیں رہتی۔ شیطان انسان کی راہ میں بیٹھتا ہے اور خود اس کو ایک مقصود بنا دیتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا نمونہ مغربی معاشروں کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ وہاں حیا کا فطری جذبہ بہت محدود اور عفت وعصمت (Chastity) ایک قدر کے طور پر باقی نہیں رہے۔ میاں بیوی کا محدود اور پاکیزہ تعلق مرد وزن کے بے قید شہوانی تعلق میں بدل چکا ہے۔ اس تعلق میں دو انسان "رفع حاجت" کے لیے باہم ملاقات کرتے ہیں اور دل بھر جانے کے بعد اگلے سفر پر روانہ ہو جاتے ہیں۔

ویلنٹائن ڈے اس آزاد تعلق کو منانے کا دن ہے۔ اس کی ابتدا کے متعلق یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ یہ بت پرست رومی تہذیب سے شروع ہوا یا تثلیث کے فرزندوں کی پیداوار ہے مگر اس کا فروغ ایک ایسے معاشرے میں ہوا جہاں حیا کی موت نے ہر (AffairLove) کو (AffairLust) میں بدل دیا ہے۔ مغرب کا یہ تحفہ اب کرسمس کے بعد دنیا کا سب سے زیادہ مقبول تہوار بن چکا ہے۔ ہر گزرتے سال، میڈیا کے زیرِ اثر، ہمارے ملک میں بھی اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

ہم مغرب سے آنے والی ہر چیز کے مخالف نہیں۔ مگر کسی دوسری قوم کے وہ تہوار، جن کا تعلق کسی تہذیبی روایت سے ہو، انہیں قبول کرتے وقت بڑا محتاط رہنا چاہیے۔ یہ تہوار اس لیے منائے جاتے ہیں تاکہ کچھ عقائد وتصورات انسانی معاشروں کے اندر پیوست ہو جائیں۔ مسلمان عیدالاضحیٰ کے تہوار پر حضرت ابراہیم ؟ کی خدا سے آخری درجہ کی وفاداری کی یاد مناتے ہیں۔ آج ہم ویلنٹائن ڈے مناتے ہیں تو گویا ہم اس نقطۂ نظر کو تسلیم کر رہے ہیں کہ مرد وعورت کے درمیان آزادانہ تعلق پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اہلِ مغرب کی طرح ہمیں اپنی بیٹیوں سے عصمت مطلوب نہیں۔ اپنے نوجوانوں سے ہم پاکدامنی کا مطالبہ نہیں کریں گے۔

کوئی ہندو عیدالاضحیٰ کے موقع پر گائے کو ذبح کر کے مسلمانوں کے ساتھ شامل ہونے کا تصور نہیں کر سکتا۔ لیکن ہندوؤں کی موجودہ نسل گائے کے تقدس سے بے نیاز ہو کر عید کی خوشیوں میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو جائے تو عین ممکن ہے کہ ان کی اگلی نسلیں صبح سویرے مسلمانوں کے ساتھ گائیں ذبح کرنے لگیں۔ ٹھیک اسی طرح آج ہم ویلنٹائن ڈے پر خوشیاں منا رہے ہیں اور ہماری اگلی نسلیں حیا وعصمت کے ہر تصور کو ذبح کر کے ویلنٹائن ڈے منائیں گی۔

اسے دور کی کوڑی مت خیال کیجیے۔ ہماری موجودہ نسلیں صبح وشام اپنے گھروں میں مغربی فلمیں دیکھتی ہیں۔ عریاں اور فحش مناظر ان فلموں کی جان ہوتے ہیں۔ ان میں ہیرو اور ہیروئن شادی کے بندھن میں جڑے بغیر ان تمام مراحل سے گزر جاتے ہیں جن کا بیان میاں بیوی کے حوالے سے بھی ہمارے ہاں معیوب سمجھا جاتا ہے۔ ایسی فلمیں دیکھ دیکھ کر جو نسلیں جوان ہوں گی وہ ویلنٹائن ڈے کو ایسے نہیں منائیں گی جیسا کہ آج اسے منایا جا رہا ہے۔ جب وہ نسلیں اس دن کو منائیں گی تو خاندان کا ادارہ درہم برہم ہو جائے گا۔ اپنے باپ کا نام نہ جاننے والے بچوں سے معاشرہ بھر جائے گا۔ مائیں حیا کا درس دینے کے بجائے اپنی بچیوں کو مانع حمل طریقوں کی تربیت دیا کریں گی۔ سنگل پیرنٹ (Single Parent) کی نامانوس اصطلاح کی مصداق خواتین ہر دوسرے گھر میں نظر آئیں گی۔

آج سے چودہ سو برس قبل مدینہ کے تاجدار نے جو معاشرہ قائم کیا تھا اس کی بنیاد حیا پر رکھی گئی تھی۔ جس میں زنا کرنا ہی نہیں اس کے اسباب پھیلانا بھی ایک جرم تھا۔ جس میں زنا ایک ایسی گالی تھا جو اگر کسی پاکدامن پر لگا دی جائے تو لگانے والے کو کوڑے مارے جاتے تھے۔ جس میں عفت کے بغیر مرد وعورت کا معاشرے میں جینا ممکن نہ تھا۔ اس معاشرے کے بانی نے فیصلہ کر دیا تھا:

"جب تم حیا نہ کرو تو جو تمہارا جی چاہے کرو"

تاجدارِ مدینہ کے امتیوں نے کبھی حیا کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ مگر اب لگتا ہے کہ امتی حیا کے اس بھاری بوجھ کو زیادہ دیر تک اٹھانے کے لیے تیار نہیں۔ اب وہ حیا نہیں کریں گے بلکہ جو ان کا دل چاہے گا وہی کریں گے۔ ویلنٹائن ڈے کسی دوسرے تہوار کا نام نہیں۔ مسلمانوں کے لیے یہ وہ تہوار ہے جب امتی اپنے آقا کو بتاتے ہیں کہ ہم وہ کریں گے جو ہمارا دل چاہے گا۔

حج وعمرہ کے بہترین پیکج کیساتھ
جمال حرمین ٹریول اینڈ ٹورز
حج وعمرہ سروس (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ماسٹر ٹریز حجاج (منظور شدہ وفاقی مذہبی امور)
چیف ایگزیکٹیو الحاج محمد اسماعیل غازیانی
Contact
021-2215027
0300-2278625
آفس نمبر 11 سابرینہ سینٹر، ڈاکٹر ضیاء الدین روڈ پاکستان چوک، کراچی

اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ قرون اولیٰ کے مسلمان حدرد رجہ خوددار تھے ان کی زندگیاں مثالی تھیں ۔جن کی حیات مستعار کا لمحہ لمحہ دین مصطفیٰ ﷺ کی تعلیم کے عین مطابق تھا۔ وہ اپنی ضروریات کے لئے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا کرتے تھے بلکہ نہایت وعزت اور خودداری سے گزر بسر کرتے تھے ان کے نزدیک فقیری بے پناہ دولت تھی اور یہ دولت انھیں دین ودنیا میں سرخرو کرسکتی تھی۔ علامہ اقبال نے اسی لئے کہا۔

سماں الفقر فخری کا رہا شان امارت میں
باب ورنگ وخال وخط چہ حاجت روئے زیبارا

"نبی پاک ﷺ کے پاس دین ودنیا کی ہر دولت تھی لیکن آپ نے فقر کو باعث فخر جانا۔ اسلئے کہ خوب صورت چہرے کو کسی میک اپ کی ضرورت نہیں ہوتی"۔

تاریخ میں بیشتر ایسے واقعات موجود ہیں جب کسی صاحب اقتدار نے کسی اللہ والے کی مالی مدد کرنا چاہی تو وہ یہ کہہ کر صاف انکار کردیا کرتے تھے مجھے اس مال ودولت کی کوئی احتیاج نہیں ہے"۔

غیرت ہے بڑی چیز جہاں تگ ودو میں
پہناتی ہے درویش کو تاج سردارا

حضرت عمر فاروق ؓ کی مثال کہ دنیا کا عظیم حکمران ہونے کے باوجود ان کے کپڑوں میں کئی پیوند لگے ہوتے تھے۔ دنیا کے بڑے بڑے حکمران حضرت عمر فاروق کے نام سے کانپتے تھے۔ لیکن جب وہ سفر شام کیلئے نکلے تو ایک اونٹ کے سوا کچھ ساتھ نہ تھا اور ہر طرف یہ غل مچا ہوا تھا کہ مرکز عالم جنبش میں آگیا۔ دوسری طرف آج کا مسلمان اور مسلم معاشرہ کس قدر خوف زدہ اور سہمی سہمی ہے ہر قدم پر ایک خوف ہے زندگی موت سے خوفزدہ ہے خوشحالی بھوک وافلاس سے خوفزدہ ہے زبردست زیردست سے خوفزدہ ہے۔ العرض انسانیت سسک رہی ہے خوف ودہشت کے اس دہشت میں سانپ اور بھیڑیے بڑھ کر انسان خود انسان خوفزدہ ہے۔جن کے دلوں میں ایمان کی چاشنی اور انسانیت کچی ہمدردی ہو۔رضائے الٰہی اور اور مصطفیٰ ﷺ کی سنت سمجھ کر انسانیت کی بقاء کے لئے قدم اٹھائے تو وہی لوگ دونوں جہانوں کامیاب نظر آتے ہیں ان کی مدد کرنا حوصلہ دینا اور ان کے لئے دست دعا دراز کرنا ہر مسلم کا اخلاقی فرض ہوجاتا ہے ایک ہومسلم حرم کی پاسبانی کے لئے نیل کے ساحل سے لے کرتاب خاک میں دنیاو دولت کا حرص ہر ایک کی گردن پر سوار ہے سکون اور خوشی دنیا کی زیب وزینت میں تلاش کرتا ہے مگر وہاں ملتا نہیں، سکون خوشی اور لطف کی بات ہر کوئی کرنا چاہتا ہے مگر اس کا احساس صرف ایماندار دلوں میں ہی ابھرتا ہے بداخلاق لوگ

مصطفائی معاشرہ کی قیام وبقا میں تو بہت سے دیگر لوگوں کی خدمات اور دن رات کی جدوجہد قابل دید ہوگی مگر اسی طرح کا ماحول اور شخصیت میں نے اپنی زندگی میں بہت ہی کم دیکھے

باہمت وباحوصلہ بے خوف وخطر ہوں میں

محمد جمیل قادری (موسیٰ خیل)

دکھ درد سے بھری ہوئی ناقابل یقین المیہ زندگی گزارتے ہیں ۔ درحقیقت نیکیوں، اچھائیوں اور خوبیوں کا افسردگی سے کوئی تعلق نہیں یہ تو خود زندگی کا روشن چہرہ ہیں ۔جن کے دلوں میں ایمان کی چاشنی اور انسانیت کچی ہمدردی ہو ۔رضائے الٰہی اور اور مصطفیٰ ﷺ کی سنت سمجھ کر انسانیت کی بقاء کے لئے قدم اٹھائے تو وہی لوگ دونوں جہانوں کامیاب نظر آتے ہیں ان کی مدد کرنا حوصلہ دینا اور ان کے لئے دست دعا دراز کرنا ہر مسلم کا اخلاقی فرض ہوجاتا ہے۔

ایک ہو مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کرتا بخاک کاشغر

آئیں اس دھرتی میں وہ دیکھیں جن کے چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ دوڑتی جاری ہو دوسروں کے دکھ درد پریشانی اور مصائب دور کرنا ان کا طرح امتیاز ہو ۔ان کی نظر میں امیر غریب کالا گورا قریب ،بعید ،رشتہ دار ،عزیز العرض ہر ایک کے ساتھ برابر کا سلوک ہر وقت جاری وساری ان کی صفت نظر آئے ان کی یہ خوبی دیکھ کر سلطان محمود غزنوی کا قصہ تحریر کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ سلطان محمود غزنوی کے درباری اس کے غلام ایاز سے بڑا بغض رکھتے تھے ۔کہ بادشاہ کی تمام تر نظر التفات ہمارے مقابلہ میں ایاز پر ہی ہے لہذا ایک دن انہوں نے بادشاہ پر یہ سوال کر ہی دیا کہ عالی جاہ ایاز میں کونسی بات ہے جو آپ اس پر اتنے زیادہ فریفتہ ہیں؟ سلطان نے کہا کہ کسی دن موقع آیا تو بتادوں گا ایک دن سلطان نے ایک قیمتی موتی تمام درباریوں کو دیا اور ایک ایک کر کے درباری سے کہا اسے توڑ دو مگر ہر درباری کی نظر اس کی قیمت پر رہی اور کسی نے نہ توڑا پھر سلطان نے وہ موتی ایاز کو دیا اور ایاز نے فوراً اسے فرش پر دے مارا اور وہ چکنا چور ہو گیا یہ دیکھ کر تمام درباریوں کے منہ حیرت وحیرانی سے کھلے کے کھلے رہ گئے کہ اتنا قیمتی موتی توڑ دیا سلطان نے کہا کہ ایاز کی یہی بات مجھے بہت پسند ہے کہ تم تمام لوگ موتی کی قیمت کو دیکھتے رہے مگر ایاز کی نظر میں میرے حکم کی قیمت تھی۔ مجھے اس شخص کی اس خوبی پر نظر ہے جسکو وہ سنت مصطفیٰ خدمت خلق اپنی بخشش اور رضائے الٰہی سمجھ کر سرانجام دیتا ہے۔

جس کے سامنے تمام گردو پیش کے چھوٹے بڑے سماجی فلاحی کام کی نوعیت مثبت سوچ وفکر کی انتہائی بلندی پرواز کی آنکھ، جہد مسلسل کی استقامت ہر طرف کی شاہ ہرہ کو دیکھتے ہوئے منزل کی طرف رواں دواں شخصیت کیلئے وہ الفاظ زیر قلم کرتا مجھ جیسے کم علم وفہم شخص کیلئے مطالعہ کتب کی بغیر بہت ہی مشکل ہے میرے خیال میں اگر کوئی شخص اپنے آس پاس ہر آنے اور جانے لوگوں سے منصفانہ طور پر، وفاداری سے معقولیت پسندی سے ایمانداری سے مہربانی سے لحاظ سے رحم دلی اور خدا ترسی سے ضبط نفس سے تحمل سے عفوودرگزر سے خیر خواہی سے یقین سے احترام سے شائستگی کے ساتھ بڑوں سے دوستانہ انداز میں چھوٹوں سے محبت کے ساتھ خلوص اور دیانت داری کا چادر اُڑھ کر پیش آئے۔ تو آپ پوچھیں گے اس نفسا نفسی دور میں ایسے خوبیوں کا مالک کون ہوگا؟ میرے دل کی گہرائیوں سے یہ جواب آئے گا کہ اس رنگ برنگی دنیا میں ضرور ہونگے مگر راقم نے ایک ڈاکٹر ہی دیکھا ہے یہ دوائی اور ٹیکہ لگانے والا ڈاکٹر نہیں بلکہ دل کو محبت کا ٹیکہ دماغ کو خلوص کی گولیاں قلب کو عشق رسول ﷺ کی تریاق دے کر درست سمت پر روانہ کرتے ہیں۔

تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پاگئے
عقل غیاب و جستجو عشق حضورو اضطراب
جب سے ملا وہ ساقی کچھ غم رہا نہ باقی
باہمت وباحوصلہ بے خوف وخطر ہوں میں

جب وہ مسند درس پر بیٹھے تو شاگردوں کا دل ودماغ باغ بہاراں کی طرح روشن کرے کسی سے بات کرے تو ہر وقت چہرے پر مسکراہٹ خندہ پیشانی دکھا کر اس کے دل کو جیت لے۔ دفتر میں بیٹھے تو اپنے تمام ورکرز کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹائے بچوں میں بیٹھ جائے تو ان کی خوشی ختم ہونے کا نام نہ لے۔ مہمان جلوہ آفروز ہیں کلاس پریپ سے دہم تک بچوں اور بچیوں کی آمد شروع ہوتی ہے ۔ ہر ایک طالب علم ڈاکٹر صاحب سے اپنا اپنا مسئلہ حل کرنے کے لئے ملتا ہے آپ سب سے بہتر طریقے سے حل کراتے ہوئے سب کو ایسا پیار محبت دیتا ہے کہ مہمان پکار اٹھتے ہیں اس طرح ہم نے والدین کا بھی بچوں کے ساتھ خوش رویہ نہیں دیکھا جس طرح یہاں دیکھا ۔ (جاری ہے)۔۔۔۔۔۔۔۔

منصفانہ طور پر، وفاداری سے معقولیت پسندی سے ۔ایمانداری سے مہربانی سے لحاظ سے رحم دلی اور خدا ترسی سے ضبط نفس سے تحمل سے عفوودرگزر سے خیر خواہی سے یقین سے احترام سے شائستگی کے ساتھ بڑوں سے دوستانہ انداز میں چھوٹوں سے محبت کے ساتھ خلوص اور دیانت داری کا چادر اُڑھ کر پیش آئے ۔ تو آپ پوچھیں گے اس نفسا نفسی دور میں ایسے خوبیوں کا مالک کون ہوگا؟

سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ انٹرنیشنل

مستقبل میں شروع کئے جانے والے شعبہ جات کی تفصیل

سیلانی فری موبائل ڈسپنسری

الحمدللہ رب العٰلمین ادارے نے موبائل ڈسپنسری میں ڈاکٹرز، میڈیکل اسٹاف اور جان بچانے والی ادویات کے ہمراہ کراچی اور حیدرآباد کی کچی آبادیوں، گوٹھوں اور بستیوں میں جاکر علاج کی سہولت فراہم کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے۔اور ساتھ میں اس بات کو بھی پیشِ نظر رکھنے کی نیت کی گئی ہے کہ اس دوران ایسے مریض موبائل ڈسپنسری سے رجوع کرتے ہیں جو غربت یا کم علمی کی وجہ سے مرض کی شدت سے ناواقف اور موبائل ڈسپنسری میں موجود میڈیکل اسٹاف یہ سمجھتا ہے کہ اس مریض کو ہسپتال میں داخل کرانا اور اس پر توجہ دینا ضروری ہے تو ان شاء اللہ عزوجل ایسے مریضوں کو ہسپتال میں منتقل کرکے ان کے مکمل علاج اور ادویات اور ان شاء اللہ عزوجل ان کی مکمل صحت یابی اور گھر منتقلی تک خصوصی توجہ دینے کے منصوبے پر کام شروع کرنے کی نیت کی ہے۔

سیلانی موبائل یوٹیلیٹی اسٹور

ہم اپنے معاشرے کے اطراف میں نظر ڈالتے ہیں اور ضروریات زندگی اور اشیاء کی قیمتوں کا جائزہ لیتے ہیں خصوصاً وہ اشیاء جو ہر گھر کی بنیادی ضرورت ہے، مثلاً آٹا، چاول، چینی، گھی یا تیل، دودھ، چائے کی پتی اور دال تو ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی قیمتیں بڑھ چکی ہیں مہنگائی خطرناک حدود کو چھو رہی ہے غریب اپنے گھر چلانے سے لاچار نظر آتا ہے ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ نے غریب علاقوں میں موبائل یوٹیلیٹی اسٹور کے ذریعے نہایت کم قیمتوں پر چھوٹی پیکنگ کے ذریعے ان اشیاء کو فروخت کرنے کی نیت کی ہے ان شاء اللہ عزوجل اس طریقے سے ان چیزوں کو ہول سیل ریٹ سے بھی کم قیمتوں پر لوگوں کی دہلیز تک پہنچایا جائے گا۔ اور اس کا دوسری فائدہ یہ ہوگا کہ ہر محنت کش، غریب اور سفید پوش افراد زکوٰۃ، خیرات اور دیگر اس طرح کی رقمیں لئے بغیر ہی اپنے گھر کی کفالت کرسکیں گے اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے محفوظ رہیں گے۔

سیلانی فری نرسنگ کیئر سینٹر

ادارے کی جانب سے سیلانی نرسنگ کیئر سینٹر کے قیام کے منصوبے پر کام شروع ہو چکا ہے سیلانی نرسنگ کیئر سینٹر کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایسے معذور یا اپاہج مریض یا ایسے مریض جن کو ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ہے اور وہ زندگی کی آخری سانسیں لے رہے ہیں اور ان کے ورثاء کے پاس غربت کی وجہ سے ان کو رکھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں انہیں سیلانی نرسنگ کیئر سینٹر میں داخل کیا جائے آپ یقین جانیے جناح، سول اور دیگر کراچی کے گورنمنٹ ہسپتالوں میں ایسے غریب اور بدحال مریض کچی آبادیوں اور بستیوں سے جب علاج کے لئے داخل ہوتے ہیں اور کئی کئی ماہ داخل رہنے کے بعد ڈاکٹر انہیں موذی بیماریوں کی وجہ سے لاعلاج قرار دے کے ہسپتال سے ڈسچارج کرتے ہیں تو ان کے تیمارداروں کے پاس اس مریض کو رکھنے کے لئے گھر میں جگہ بھی نہیں ہوتی۔ یہ ان کی دیکھ بھال کیسے کریں گے۔ ان مریضوں کو کئی کئی ماہ ہسپتال میں داخل رہنے کی وجہ سے ان کی پیٹھوں پر زخم بیڈسول بن چکے ہوتے ہیں۔ غریب کے گھر پر رہنے کے لئے بستر نہیں ہوتا وہ بیڈ کہاں سے فراہم کرے اور پھر روزانہ ان کے زخموں کی دیکھ بھال اور ان کی مرہم پٹی کیسے کرے۔

ان شاء اللہ عزوجل سیلانی نرسنگ کیئر سینٹر میں ایسے ہی غریب لاعلاج مریضوں کو رکھا جائیگا جنہیں ان کے گھر والے رکھنے سے مجبور ہیں۔ ان کو نرسنگ کیئر کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ غذا اور دیگر سہولتیں جن سے ان کے آخری ایام عافیت سے گزر جائیں ادارے کی جانب سے مہیا کی جائے گی۔ اور اگر انتقال ہو جاتا ہے تو مکمل غسل و کفن دے کر گاڑی کے ذریعے ان کے گھر پہنچانے کی سروس بھی مہیا کی جائے گی۔

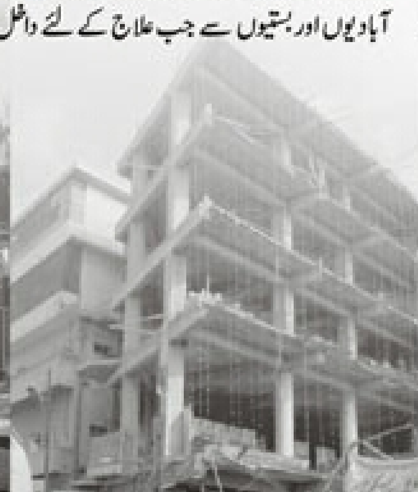

استثنا کے حفاظتی حصار میں

سہمے قلم کے گستاخ

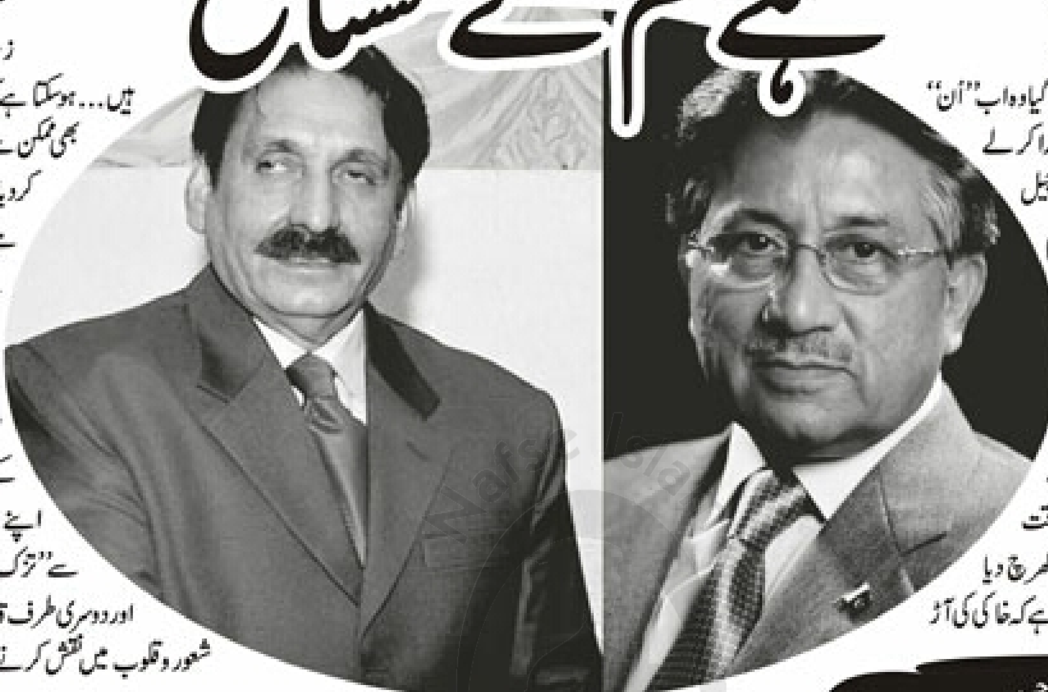

ڈاکٹر عامر لیاقت حسین

یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ ایک ایسا شخص جس نے دستور کی حفاظت کے لیے شاہراہ دستور پر اپنے آپ کو بالوں سے پکڑ کر گھسٹوانا گوارا کرلیا، ڈوگر راج میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرلیں، اتہامات و الزامات کی تپش میں جسے جھلسایا اور بے ریفرنسوں کے ریفرنس میں اُلجھایا گیا وہ اب ''ان'' کے چیلوں کی آئینی لام قاف بھی گوارا کرلے جو آئین کے ہر آرٹیکل کو گوشت سمجھ کر چیل کی طرح اُس پر جھپٹے اور پوری قوم کے اعصاب پر اژدھے بن کر لپٹے ہیں تا کہ ایک طرف تو صحیفہ اُدھیڑیں اور دوسری طرف عوام کی ہڈیاں توڑیں... یہ اتنا پرانا قصہ بھی نہیں کہ جسے یک دم بھلا دیا جائے اور نہ ہی کوئی معمولی واقعہ ہے جسے وقت کی نوک نے تاریخ کے اوراق سے کھرچ دیا ہو، چنڈال چوکڑی یہ کیسے بھول جاتی ہے کہ خاکی کی آڑ لے کر جنہوں نے ''افتخار'' کو خاک میں ملانا چاہا آج وہ دربدر خاک چاٹتے پھر رہے ہیں مگر وہ اپنے اُسی بالاچ کے ساتھ وہیں مقیم ہے جسے کبھی پنجرہ قرار دے کر ایک معذور بچے سے اُس کی مسکراہٹیں چھین لی گئی تھیں اور وہ سیکڑوں چمکتے سوالوں جیسی معصوم آنکھوں سے پاپا سے یہی پوچھتا تھا کہ ''ہمارا قصور کیا ہے؟ آپ نے ایسا کیا کردیا کہ آپ کے بے ضرر بالاچ کو بھی باہر جانے کی اجازت نہیں''

جنھوں نے "افتخار" کو خاک میں ملانا چاھا آج وہ دربدر خاک چاٹتے پھر رھے ھیں مگر وہ اپنے اُسی بالاچ کے ساتھ وھیں مقیم ھے جسے کبھی پنجرہ قرار دے کر ایک معذور بچے سے اُس کی مسکراھٹیں چھین لی گئی تھیں اور وہ سیکڑوں چمکتے سوالوں جیسی معصوم آنکھوں سے پاپا سے یھی پوچھتا تھا کہ "ھمارا قصور کیا ھے؟ آپ نے ایسا کیا کردیا کہ آپ کے بے ضرر بالاچ کو بھی باھر جانے کی اجازت نھیں"

سچ تو یہ ہے کہ جو جناب افتخار محمد چوہدری کو قریب سے جانتے ہیں اور جنہوں نے اُن کی ''قمیص'' کو ''نہی عن المنکر'' کی تلاوت اور حکم ربی کی تعمیل کے تناظر میں جانا ہے اُنہیں بخوبی علم ہے کہ ''قوم ہمارے لیے دعا کرے'' جیسی درخواست کرکے وہ دراصل کون سی جنگ لڑ رہے ہیں... بدعنوانی کے جس ہزار پائے گھوارے ہی میں نظام کو دبوچ لیا تھا ہمارے افتخار نے اُسی کے دماغ پر حملہ کیا ہے... کہتے ہیں کہ مچھر کے سر میں، بچھو کی دُم میں اور سانپ کے منہ میں زہر ہوتا ہے مگر کچھ تو سراپا ہی زہریلے ہوتے ہیں... ہوسکتا ہے کہ کچھ چیخیں گونجیں، یہ بھی ممکن ہے کہ ہارے پہلے ہی وار کردیا جائے مگر مجھے معلوم ہے کہ چوہدری صاحب نے ''پلٹنا'' اور حالات کی آغوش میں ''سمٹنا'' سیکھا ہی نہیں... ایک طرف تو وہ ہیں جو استثنٰی کے حفاظتی حصار میں سہمے اپنے جوشیلے قصیدہ خوانوں سے ''تزکِ بابری'' لکھوا رہے ہیں اور دوسری طرف قاضی شریح کے نقشِ پا کو شعور و قلوب میں نقش کرنے والے وہ منصف ہیں

قاضی شریح کے نقشِ پا کو شعور و قلوب میں نقش کرنے والے وہ منصف ہیں جن کی عدالت میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی استثنٰی حاصل نہیں یا یوں کہا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا کہ وہ خود ہی اپنے آپ کو مستثنٰی کرنے کے لیے تیار نہ تھے... وہاں تو صرف ایک زخمی گھوڑے کا تنازعہ تھا یہاں تو پورا ملک ہی زخموں سے چُور کراہ رہا ہے

جن کی عدالت میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی استثنٰی حاصل نہیں یا یوں کہا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا کہ وہ خود ہی اپنے آپ کو مستثنٰی کرنے کے لیے تیار نہ تھے... وہاں تو صرف ایک زخمی گھوڑے کا تنازعہ تھا یہاں تو پورا ملک ہی زخموں سے چُور کراہ رہا ہے... اِس کی آہوں اور سسکیوں نے اُن گمنام شہیدوں کی ارواح کو بھی تڑپا کے رکھ دیا ہے جو بہشت کے باغات میں بے چین ایک دوسرے سے یہی سوال کرتی ہیں کہ کیا ہم نے اِسی پاکستان کے لیے قربانیاں دی تھیں جہاں ڈھٹائیوں کے گروہوں میں اِس بنیاد پر مٹھائیوں کی تقسیم ہوتی ہے کہ اب کی بار پھر سے تقسیم کرنے والے نوالے میں بقیہ وطن بھی کھا جائیں گے... یہاں بعض ہستیاں اور بعضوں کی تختیاں دیکھ کر جنگل کے گینڈوں نے بھی بلا چوں چراں اِس حقیقت کو تسلیم کرلیا ہے کہ ہاں کچھ انسان ایسے بھی ہیں جن کی کھالیں ہم سے بھی زیادہ سخت

ہیں، ہم تو مستقیم میں ٹکر مارتے ہیں یہ تو مستقیم پر ہی سرو ے مارتے ہیں... گو بلز بھی جہنم میں انگارے پیتا ہوا پیپ کی لبالب بھری ندی کنارے گم سم بیٹھے ہٹلر سے اکثر یہی کہتا ہے کہ اس دنیا کی زرخیزی تو دیکھو کہ ہمارے بعد بھی ایسوں کو جنم دیا کہ جنہیں دیکھنے کے بعد اب یقین ہو چلا ہے کہ نہ تو تم ایک اچھے ڈکٹیٹر تھے اور نہ ہی میں ایک بہترین جھوٹا... لوگ کہتے ہیں کہ شاید کوئی حادثہ ہونے کو ہے لیکن میں تو کہتا ہوں کہ حادثہ تو اسی دن ہو گیا تھا جس دن طاقت اور اختیار نے کسی کو بدلا نہیں بلکہ بے نقاب کر دیا... مفاد اور مراعات کی لت نے اخلاقی قدروں کو تار تار کر کے رکھ دیا ہے اب تو حال یہ ہے کہ اگر کسی غلط قدم کی طرف توجہ بھی دلائی جائے تو یہ کہہ کر خاموش کر دیا جاتا ہے کہ ''ان کی طرف انگلی نہ اٹھایئے بلکہ یہ بتایئے کہ آپ کو کیا چاہیے؟'' جہاں غلط کاریوں پر پردہ ڈالنے کا رواج ہی سماج بن جائے وہاں جارحوں کی نہیں جراحوں کی ضرورت ہوتی ہے... پھوڑے کو پھوڑنے میں تکلیف تو ہوگی اور یہ درد تو سب نے مل کر ہی برداشت کرنا ہے، اگر اس گلے سڑے حصے کو کاٹا نہ گیا تو شاید بھیک مانگنے پر بھی بھیک نہ ملے...

یہ وقت کے ہر جاہل کا المیہ رہا ہے کہ اُسے ہر خوبصورت عبارت سے اسی لیے چڑ ہوتی ہے کہ وہ اُس کی جہالت پر منہ چڑاتی ہے، اُسے یہ احساس دلاتی ہے کہ جس لکھے ہوئے سے تو بھاگ رہا ہے وہ تو کب کا تیرے لیے لکھا جا چکا چنانچہ وہ لکھے ہوئے فیصلے سے کہیں زیادہ اُس ہتھیار سے نفرت کرتا ہے جسے تھام کر فیصلے لکھے جاتے ہیں... یعنی قلم... میرے پروردگار کی سب سے حسین اور نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پہلی تخلیق... جب اُسے حکم دیا گیا کہ لکھ اپنے رب کے حکم سے... تو کُن کی آواز سنتے ہی فیکون تک قلم نے سب کچھ لکھ ڈالا... قلم کی ''پہلی سازش'' کا شکار ابلیس بنا جس کا شرک لکھا جا چکا تھا... ''دوسری سازش'' قابیل کے ساتھ ہوئی جو قیامت تک ناحق قتل کیے جانے والے ہر نفس کا بوجھ اپنی گردن پر اٹھائے اسفل سافلین کی گھاٹیوں میں قلم کو کوستا رہے گا... اور پھر تیسری، چوتھی، پانچویں، چھٹی نہ جانے کتنی سازشیں کتنوں کے خلاف اس قلم نے کیں اور کرتا رہے گا، اس کا دشمن ہی وہی ہے جسے ہمیشہ تلوار سے قلم کرنے کا غرور رہا ہے جبکہ اصل شکر تو یہ ہے کہ قلم سے تلوار کیا جائے، لکھے ہوئے لفظ کسی کے دل میں ترازو ہوں یہ اُس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ سینے میں دستے تک جبر کی تلوار پیوست کر دی جائے... قلم کے وہی دشمن ہیں جنہیں والفجر کی تنویرِ جہاں تاب کے نام اور واللیل کی خوشبو میں بسائی ہوئی شام سے نفرت ہے، یہ ''سلونی'' کی صداؤں پر ہمیشہ ڈر کے بھاگتے رہے، یہ بے ادب ہیں اور یہ بے ادب ہی رہے، قلم کے

یہ بیری کس کس سے قلم چھینیں گے، چلیے قلم کی خاطر ہم تو ہاتھ قلم کرانے کو بھی تیار ہیں مگر کیا آپ میں طاقت ہے کہ کراماً کاتبین سے بھی قلم چھین لیں؟ بالخصوص بائیں والے سے جو آپ کی ''بلوغت'' کے بعد سے بس لکھے ہی جا رہا ہے، لکھنا تو میں بھی بہت چاہتا ہوں مگر مصطفیٰ زیدی ہم طفلانِ قلم سے بہت بہتر اور بہت پہلے شاید آپ ہی کے لیے یہ لکھ گئے ہیں، کسی سے پڑھوا کے سن لیجیے گا حضور کہ

زمانہ یوں تو ہر اک پہ نظر نہیں کرتا
قلم کی بے ادبی درگزر نہیں کرتا
قلم میں لرزشِ مژگاں، قلم میں رشتہ جاں
قلم میں زمزمہ و رم، قلم میں شور و فغاں
قلم میں جشنِ عروسی، قلم میں بیوگیاں
قلم میں کوہ و بیاباں، قلم میں کاہکشاں
قلم میں حلم بھی ہے ناز اور وقار بھی ہے
اذانِ صبح بھی ہے، شامِ بادہ خوار بھی ہے
قلم کی راہ میں جو آئے دل کو مار کے آئے
شبِ دراز غمِ بے کراں گزار کے آئے
گلے سے طوقِ زمان و مکاں اتار کے آئے
بڑے بڑوں کو بہ بانگِ دہل پکار کے آئے
بہت جہاد طلب ہے رہِ وفا اس کی
کہ انتہائے جنوں سے ہے ابتدا اس کی
اِدھر بلاؤں پہ جو مسکرا سکے وہ آئے
جو تاج و تخت پہ ٹھوکر لگا سکے وہ آئے
جو آسمان کو نیچا دکھا سکے وہ آئے
جو اپنے آپ سے آنکھیں لڑا سکے وہ آئے
ردائے زر کا نہیں جو کفن کا شیدا ہو
اِدھر وہ آئے جو دار و رسن کا شیدا ہو
کہاں مقامِ سخن اور کہاں سیاستِ شب
کہاں یہ اشک کہاں تاجرانِ جشنِ طرب
کہاں رجز کی بلندی کہاں سلے ہوئے لب
کہاں زمان و مکاں اور کہاں عراق و عرب
حدودِ شام و سحر سے نکل گئے کچھ لوگ
ذرا سی دھوپ میں آ کر پگھل گئے کچھ لوگ

☆☆☆☆☆

Offset, Panaflex Printing
& General Order Supplier
ASRA
PRINTERS
Muhammad Ameen
2,Riffat Manzil Near Al-Momin Plaza Burns Road
Karachi.
Ph:0212639532 Cell: 0321-9269245
WWW.NAFSEISLAM.COM

انگور کے فوائد

انتخاب: ذیشان مصطفائی

پھلوں کی غذائیت تمام غذاؤں میں اہم ترین اور لطیف ترین حیثیت رکھتی ہے اللہ تعالیٰ نے جہاں انسان کیلئے مختلف اقسام کے اجناس، سبزیاں، ترکاریاں اور دیگر مختلف النوع خوردنی نعمتیں پیدا کی ہیں وہاں مختلف قسم کے موسمی پھل بھی ایسے پیدا فرمائے ہیں جو تاثیر قوت بخشی، حیات پروری، لطافت انگیزی اور ذائقہ ولذت کے اعتبار سے بہترین کیفیات وتاثرات سے بھرے ہوئے ہیں۔ قدرت نے ان پھلوں میں حیاتیاتی جوہر اور شفابخشی کے کمالات سمودیئے ہیں کہ انسانی عقل اس پر حیران رہ جاتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ طبی نقطہ نظر سے اکثر وبیشتر پھلوں میں بدن پروری اور طاقت بخشی کے ایسے ایسے حیران کن جوہر پوشیدہ ہیں کہ ان کے سامنے بیشتر دوائیں بھی محض رسمی اور عمومی ہوکر رہ جاتی ہیں ایسی ہی نعمتوں میں ایک نعمت انگور ہے جو انتہائی نادر لذیذ اور بے مثال قوت بخش پھل ہے اسے صحت وتوانائی اور فرحت وانبساط فراہم کرنے کے لحاظ سے ایک اچھوتا اور پرکشش پھل تصور کیا جاتا ہے انگور کی تین بنیادی خصوصیات ایسی ہیں کہ

قدرت نے ان پھلوں میں حیاتیاتی جوہر اور شفابخشی کے کمالات سمودیئے ہیں کہ انسانی عقل اس پر حیران رہ جاتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ طبی نقطہ نظر سے اکثر وبیشتر پھلوں میں بدن پروری اور طاقت بخشی کے ایسے ایسے حیران کن جوہر پوشیدہ ہیں کہ ان کے سامنے بیشتر دوائیں بھی محض رسمی اور عمومی ہوکر رہ جاتی ہیں ایسی ہی نعمتوں میں ایک نعمت انگور ہے جو انتہائی نادر لذیذ اور بے مثال قوت بخش پھل ہے

سوائے انار کے دوسرے پھلوں میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

1۔ کثیر الغذا ہے۔

2۔ زودہضم ہے۔

3۔ خون صالح کرتا ہے۔

انگور محض پیٹ بھرنے والی یا لذت کام ودہن بخشنے والی نعمت نہیں بلکہ یہ جسم میں تازہ اور مصفی خون بھی پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے تمام ڈاکٹرز اور حکیم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ انسان کی تندرستی کا دارومدار صالح خون کی پیداوار سے ہے اگر جگر خون پیدا کرنا بند کردے تو انسانی صحت جواب دے جاتی ہے جسم کمزور ہو جاتا ہے رنگ پیلا پڑ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جن افراد میں خون کی کمی ہوتی ہے وہ اکثر لاغر اور کمزور ہوتے ہیں نئے خون کی پیداوار کے بغیر جسم سوکھنا شروع ہو جاتا ہے قدرت نے انگور کو یہ خوبی بخشی ہے کہ اس کے استعمال سے صاف خون پیدا ہوتا ہے پھر اس کی شکل وصورت بھی اتنی پیاری اور پرکشش ہے کہ اس کو دیکھتے ہی طبیعت اسے کھانے پر مچل اٹھتی ہے۔ انگور کی دوسری بڑی خوبی

اس کا زود ہضم ہونا ہے اس کے استعمال سے طبیعت بوجھل ہوتی ہے اور نہ معدے میں کسی قسم کی گرانی پیدا ہوتی ہے۔

یہ ایک کثیر الغذا پھل ہے اس کے اندر غذائیت اور توانائی کے بھرپور خزانے ہیں۔ خصوصاً اس پھل پر جب پختگی آتی ہے اس کی ایک مناسب مقدار ناشتہ کے ساتھ کھانا کھانے کے بعد کھائی جائے تو اچھے سے اچھے گوشت اور اعلیٰ ترین پروٹینز اور وٹامنز والی غذاؤں سے بھی بہتر ثابت ہوتا ہے خوش قسمتی سے پاکستان میں کوئٹہ کے علاوہ دیگر پہاڑی علاقوں میں یہ کثرت سے پایا جاتا ہے اس وجہ سے اتنا مہنگا نہیں ہوتا کہ اسے کھانا عام آدمی کیلئے ناممکن ہو اس لئے اس سے زیادہ سے زیادہ افراد مستفید ہو سکتے ہیں۔

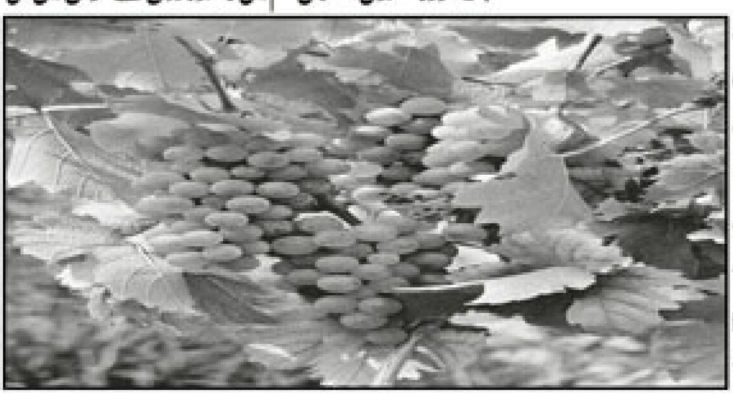

انگور کی بھی کئی اقسام ہیں جو رنگ، حجم اور تاثیر کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے عام طور پر ہاں انگور کی تین اقسام زیادہ مشہور اور مقبول ہیں۔ سفید سرخ اور سیاہ انگور کی ان اقسام میں سفید قسم سب سے زیادہ مقبول ہے اور فائدہ مند ہے لیکن اس انگور کو کچا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ خام اور کچے انگور میں وہ غذائیت شیرینی اور قوت نہیں ہوتی جو پکے ہوئے انگور میں ہوتی ہے پکا ہوا شیریں انگور قبض کشاد ہوتا ہے زیادہ کھانے سے اسہال لاتا ہے اس کے خشک پھل کو کشمش کہتے ہیں مویز منقی بھی ایک قسم کا خشک انگور ہے بعض حکماء کے نزدیک جو خواص تازہ انگور میں پائے جاتے ہیں وہی کشمش اور مویز منقی میں پائے جاتے ہیں اگر تازہ دستیاب نہ ہوں تو کشمش استعمال کی جاسکتی ہے جو بہت حد تک انگور کا نعم البدل ہے۔

انگور کے چند اہم فائدے

1۔ اس کا رس نہ صرف معدے کی رطوبت کو مزید ہاضم اور مصفی بناتا ہے بلکہ عمل انہضام کے بعد خون میں شامل ہو کر خون کو صحت مند بناتا ہے۔

2۔ بدن کو معقول اور پرکشش اور فربہی دینے میں بھی دوا کا کام کرتا ہے۔

3۔ بلغمی امراض میں اعتدال کے ساتھ شیریں انگور کا استعمال متعدد فوائد رکھتا ہے۔

4۔ انگور کا معتدل استعمال جسم میں فاسد مادوں کے اخراج میں بھی مفید ہے۔

5۔ کھانسی زکام وغیرہ کیلئے بھی مفید ہے۔

6۔ انگور کا رس درد شقیقہ اور معدے کی بیماریاں تپ دق یا قبض، کھانسی، جسم کی کمزوری، خون کی کمی اور دیگر امراض کیلئے بہت مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:
بلاشبہ سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لیے تعمیر کیا گیا وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے۔ اس گھر کو برکت دی گئی اور تمام جہان والوں کے لیے مرکز ہدایت بنایا گیا۔ (آل عمران:96)

زمین کا مرکز

مکۃ المکرمہ

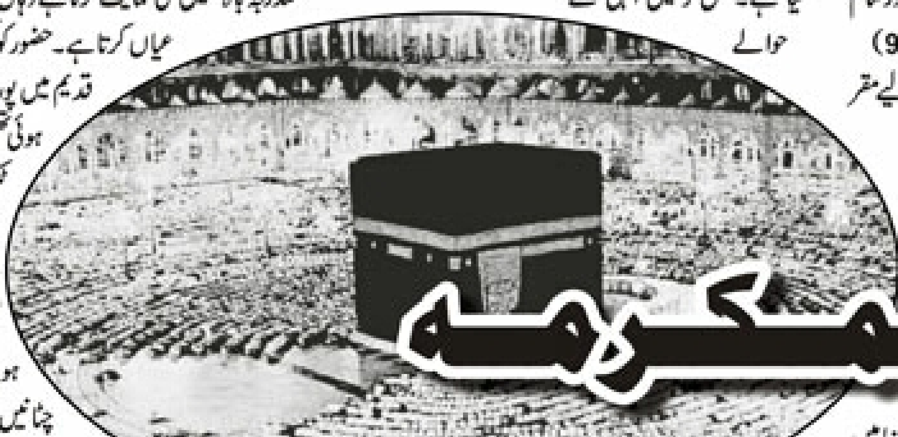

سب سے پہلا گھر جو منجانب اللہ لوگوں کے لیے مقرر رکھا گیا ہے وہ ہے جو مکہ میں ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں سب سے پہلا عبادت خانہ کعبہ ہے، اس کی یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ دنیا کے سب گھروں میں پہلا گھر عبادت ہی کے لیے بنایا گیا ہو، اس سے پہلے نہ کوئی عبادت خانہ ہو نہ دولت خانہ، حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں، ان کی شان سے کچھ بعید نہیں کہ انہوں نے زمین پر آنے کے بعد اپنا گھر بنانے سے پہلے اللہ کا گھر یعنی عبادت کی جگہ بنائی ہو، اسی لیے حضرت عبداللہ بن عمر، مجاہد، قتادہ، سدی وغیرہ صحابہ و تابعین اسی کے قائل ہیں کہ کعبہ دنیا کا سب سے پہلا گھر ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ لوگوں کے رہنے سہنے کے مکانات پہلے بھی بن چکے ہوں مگر عبادت کے لیے یہ پہلا گھر بنا ہو، حضرت علی سے یہی منقول ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ آدم علیہ السلام کی یہ تعمیر کعبہ نوح علیہ السلام کے زمانے تک باقی تھی، طوفان نوح میں منہدم ہوئی اور اس کے نشانات مٹ گئے، اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہی بنیادوں پر دوبارہ تعمیر کیا"۔ (تفسیر معارف القرآن، سورۂ آل عمران 96)

سائنسی حقائق یہ بتاتے ہیں کہ مکہ جسے قرآن میں بکہ بھی کہا گیا ہے اور جہاں مسلمان عمرہ و حج ادا کرتے ہیں، زمین پر معرض وجود میں آنے والا خشکی کا پہلا ٹکڑا تھا۔ سائنسی طور پر ثابت شدہ حقیقت یہی ہے کہ زمین کی پیدائش کے ابتدائی ایام میں تمام کرۂ زمین پانی میں ڈوبا ہوا تھا یعنی ایک بہت بڑا سمندر تھا۔ بعدازاں اس کی تہہ سے آتش فشاں پھٹے اور انہوں نے زمینی پرت کے نیچے پگھلے ہوئے چٹانی مواد اور لاوے کو بڑی مقدار میں اوپر دھکیل دیا جس سے ایک پہاڑی معرض وجود میں آئی اور یہی وہ پہاڑی تھی کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنا گھر (قبلہ) بنانے کا حکم دیا۔ مکہ کی سیاہ بسالٹ چٹانوں پر کی گئی سائنسی تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ ہماری زمین کے قدیم ترین پتھر ہیں۔ اگر یہ بات ایسے ہی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اسی مکہ سے ہی پھر بقیہ زمین کو پھیلایا گیا اور دنیا کے دوسرے خطے معرض وجود میں آئے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے اس دعوٰی کی تائید میں کوئی حدیث مصطفیٰ بھی موجود ہے۔ اس کا جواب ہاں میں ہے۔

ڈاکٹر زغلول النجار نے درج ذیل 2 احادیث کو پیش کیا ہے۔ جن کو میں انہی کے حوالے سے نقل کر رہا ہوں کہ نبی کریم نے فرمایا کہ کعبہ پانی کے اوپر زمین کا ایک ٹکڑا تھا اسی سے ہی بقیہ زمین کو پھیلایا گیا۔ (الفائق فی غریب الحدیث للزمخشری: 371/1)۔ اسی طرح الطبرانی اور البیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جب زمین و آسمان بنائے جا رہے تھے تو پانی کی سطح میں سے سب سے پہلا نکلنے والا خشکی کا ٹکڑا ایسا تھا کہ جس پر یہ (متبرک گھر) واقع ہے، پھر اسی کے نیچے سے ہی بقیہ زمین کو پھیلایا گیا۔ علاوہ ازیں درج ذیل احادیث سے بھی مندرجہ بالا احادیث کو تقویت ملتی ہے۔ امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عباس سے ایک حدیث روایت کی ہے، اس لمبی

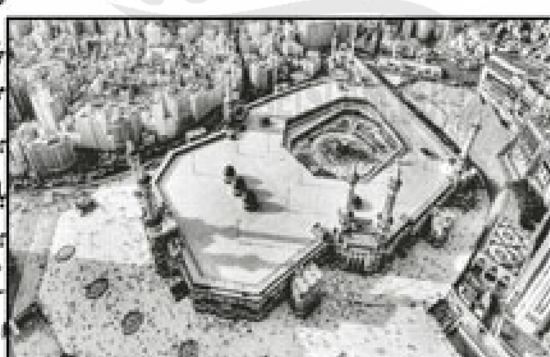

حدیث میں سے ایک ٹکڑا میں یہاں نقل کرتا ہوں۔ نبی فرماتے ہیں کہ "(مکہ) وہ شہر ہے کہ جس دن سے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اسی دن سے اس کو حرمت دی اور اللہ کی یہ حرمت قیامت تک قائم رہے گی"۔ (بخاری ابواب العمرہ، باب لایحل القتال بمکہ)۔

اس کے علاوہ امام ابن کثیر نے بھی ایک حدیث مسند احمد، ترمذی اور نسائی سے نقل کی ہے، اس کو امام ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے کہ نبی نے مکہ کے بازار حزورہ میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ "اے مکہ تو اللہ تعالیٰ کو ساری زمین سے بہتر اور پیارا ہے۔ اگر میں زبردستی تجھ سے نہ نکالا جاتا تو ہرگز تجھے نہ چھوڑتا"۔ (تفسیر ابن کثیر، آل عمران، آیت 96)۔ چنانچہ رسول اللہ کا فرمان جہاں مندرجہ بالا تحقیق کی حمایت کرتا ہے وہاں آپ کی صداقت کو بھی عیاں کرتا ہے۔ حضور کو کس نے بتایا کہ زمانہ قدیم میں پوری زمین پانی میں ڈوبی ہوئی تھی اور پھر اسی خشکی کے ٹکڑے پر اللہ کا گھر بنایا گیا تھا، جیسا کہ مکہ کی بسالٹ چٹانوں پر کی گئی تحقیق سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ یہ قدیم ترین چٹانیں ہیں۔

پروفیسر حسین کمال الدین ریاض یونیورسٹی میں شعبہ انجینئرنگ میں پروفیسر تھے۔ انہوں نے اپنی بے مثال تحقیق کے بعد اس امر کا انکشاف کیا تھا کہ مکہ زمین کا مرکز ہے۔ انہیں اس حقیقت کا علم اس وقت ہوا جب وہ دنیا کے بڑے شہروں سے قبلہ (مکہ) کی سمت معلوم کرنے کے کام پر مامور تھے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے انہوں نے ایک چارٹ بنایا۔ اس چارٹ میں ساتوں براعظموں کو مکۃ المکرمہ سے فاصلے اور محل وقوع کی بنیاد پر ترتیب دیا۔ پھر اپنے کام کو مزید آسان بنانے کے لیے انہوں نے اس چارٹ کو طول بلد اور عرض بلد کے حساب سے تقسیم کرنے کے لیے یکساں خطوط کھینچے۔ پھر ان فاصلوں، مقداروں اور دوسری ضروری چیزوں کو معلوم کرنے کے لیے انہوں نے انتہائی جدید اور پیچیدہ کمپیوٹر سافٹ ویئرز کو استعمال کیا اور آخر کار دو سالہ انتھک محنت کے بعد اپنی نئی دریافت کا انتہائی خوشی سے اعلان کرتے ہوئے کہا کہ "مکہ" ہی زمین کا مرکز ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ ایک ایسا دائرہ بنایا جائے کہ اگر اس کا مرکز مکہ ہو تو اس دائرے کے بارڈرز تمام براعظموں سے باہر واقع ہوں گے اور اسی طرح اس دائرے کا محیط تمام براعظموں کے محیطوں کا احاطہ کر رہا ہوگا۔ (المجلہ العربی۔ نمبر 237، اگست 1978ء)۔

بعدازاں 20 صدی کی آخری دہائی میں زمین اور زمین کی تہوں کی جغرافیائی خصوصیات کو جاننے اور نقشہ نویسی کی غرض سے حاصل کی گئیں سیٹلائٹ تصاویر سے بھی اس تحقیق کو تقویت ملتی ہے کہ مکہ زمین کے مرکز میں واقع ہے۔ سائنسی طور پر یہ امر ثابت شدہ ہے کہ زمین کی پلیٹیں (Tectonics Plates) اپنی لمبی جغرافیائی عمر کے وقت سے باقاعدگی کے ساتھ عریبین پلیٹ کے گرد گھوم رہی ہیں۔ یہ پلیٹیں باقاعدگی کے ساتھ عریبین پلیٹ کی طرف اس طرح مرتکز ہو رہی ہیں کہ گویا یہ ان کا مرکز ہدف ہے۔ اس سائنسی تحقیق کا مقصد ہرگز یہ معلوم کرنا

نہیں تھا کہ زمین کا مرکز مکہ ہے یا نہیں بلکہ کچھ اور مقاصد تھے۔

تاہم اس کے باوجود یہ تحقیق مغرب کے کئی سائنسی میگزینوں میں شائع ہوئی مگر اس طور پر کہ اس سے کوئی نتیجہ اخذ نہ کیا جا سکے۔ سید ڈاکٹر عبدالباسط مصر کے نیشنل ریسرچ سنٹر کے ممتاز رکن ہیں۔ انہوں نے 16 جنوری 2005ء میں سعودی عرب میں المجد ٹی وی کو انٹرویو دیا تھا۔ اس میں مکۃ المکرمہ کے متعلق کئی حیرت انگیز سائنسی انکشافات کیے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سائنسی بنیادوں پر مکہ دنیا کا مرکز اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ جب نیل آرم سٹرانگ زمین سے اوپر خلا کی طرف جا رہے تھے تو انہوں نے زمین کی تصویریں کھینچیں۔ انہوں نے دیکھا کہ زمین خلا میں معلق ایک کالا کرہ ہے۔ نیل آرم سٹرانگ نے اپنے آپ سے سوال کیا کہ اسے کس نے لٹکایا ہے؟ پھر خود ہی جواب دیا کہ! اسے خدا نے ہی معلق کر کے تھاما ہوا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے مشاہدہ کیا کہ زمین کے کسی خاص مقام سے کچھ خاص قسم کی شعاعیں نکل رہی ہیں جو کم طول موج کی تھیں۔ انہوں نے اس چیز کو معلوم کرنے کے لیے اپنے کیمروں کو اس مقام پر فوکس کرنا شروع کیا کہ جہاں سے یہ شعاعیں نکل رہی تھیں۔ آخر کار وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوئے اور انہوں نے یہ معلوم کر لیا کہ وہ مقام کہ جہاں سے شعاعیں خارج ہو رہی ہیں وہ مکہ ہے۔ بلکہ بالکل اگر صحیح طور پر کہا جائے تو وہ کعبہ ہے۔ جب نیل آرم سٹرانگ نے یہ منظر دیکھا تو اس کے منہ سے نکلا۔ اوہ! میرے خدا! جب وہ مریخ کے قریب پہنچے تو دوبارہ انہوں نے زمین کی تصویریں کھینچیں تو انہیں معلوم ہوا کہ مکہ سے نکلنے والی یہ شعاعیں مسلسل آگے جا رہی تھیں۔ ناسا نے یہ تمام معلومات اپنی ویب سائٹ پر پیش کر دی تھیں مگر صرف 21 دن کے بعد ان کو ویب سائٹ سے ہٹا دیا گیا تھا۔ شاید اس لیے کہ یہ معلومات بڑی اہم اور حساس تھیں۔

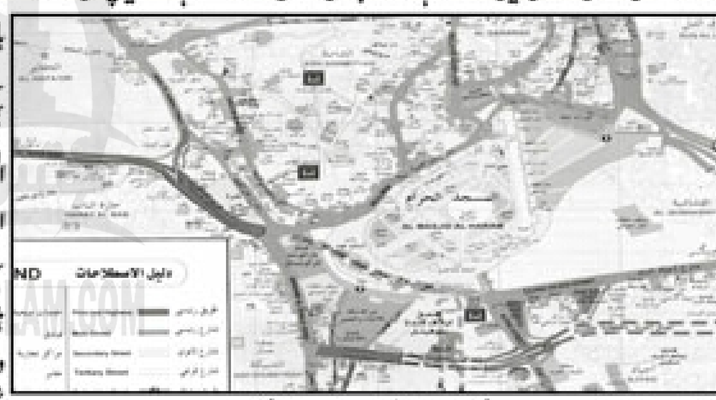

ڈاکٹر عبدالباسط نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے مزید کہا کہ یہ شعاعیں جو کعبہ سے خارج ہو رہی ہیں لامحدود ہیں۔ زیادہ طول موج یا کم طول موج والی شعاعوں کی خصوصیات سے بالکل برعکس، میرے خیال میں اس کی وجہ فقط یہ ہے کہ ان کا منبع اور ماخذ زمین کا کعبہ ہے جو آسمانی کعبہ سے وابستہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ شعاعیں زمینی کعب؟ اللہ سے بیت المعمور (آسمانی کعب؟ اللہ) تک جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کعبہ زمین کے اس مقام پر ہے کہ جہاں زمینی مقناطیسی قوتوں کا اثر صفر ہے۔ یہ زمینی مقناطیس کے شمالی اور جنوبی قطبوں کے بالکل درمیان میں ہے۔ اگر یہاں قطب نما رکھ دیا جائے تو اس کی سوئی حرکت نہیں کرے گی۔ اس لیے کہ اس مقام پر شمالی قطب اور جنوبی قطب کی کششیں ایک دوسرے کے اثر کو زائل کر دیتی ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ مک؟ المکرمہ اس زمینی مقناطیسی قوت کے اثر سے باہر ہے اور مکہ کے رہنے والوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا، نتیجتاً جو کوئی مکہ کی طرف سفر کرتا ہے یا اس میں رہتا ہے وہ صحت مند اور لمبی عمر پاتا ہے۔

اسی طرح جب آپ کعبہ کا طواف کرتے ہیں تو آپ اپنے اندر ایک توانائی داخل ہوتے ہوئے محسوس کرتے ہیں ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ آپ زمین کے مقناطیسی میدان کی قوت کے اثر سے باہر ہوتے ہیں اور سائنسی بنیادوں پر یہ بات ثابت شدہ ہے۔ علاوہ ازیں مکہ کی کالی بسالٹ چٹانوں کے ٹکڑوں کو لیبارٹری میں لے جا کر چیک کیا گیا ہے اور یہ بات معلوم کر لی گئی ہے کہ یہ زمین کی سب سے قدیم ترین چٹانیں ہیں۔ مصر کے ڈاکٹر عبدالباسط کی گفتگو سے ثابت ہوتا ہے کہ کعبہ نا صرف زمین کا مرکز ہے بلکہ یہ پوری کائنات کا مرکز بھی ہے کیونکہ اس کی سیدھ میں بالکل اوپر آسمانی کعبہ یعنی بیت المعمور ہے۔ مختلف روایات و احادیث سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بیت المعمور، زمینی کعبہ کی سیدھ میں بالکل اوپر ہے۔ اگر وہ اوندھے منہ گرے تو سیدھا اس کے اوپر گرے۔ ہر روز 70 ہزار فرشتے اس میں آتے ہیں جب وہ وہاں سے جاتے ہیں تو پھر ان کی باری نہیں آتی۔ علاوہ ازیں قرآن مجید میں بھی مکہ کو ''ام القریٰ'' کہا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ مکہ ان شہروں کی ماں ہے جو سب اس کے اردگرد ہیں۔ اس آیت سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ مکہ تمام شہروں کے درمیان میں ہے۔ اسلامی معاشرے میں ماں کے لفظ کی ایک خاص اہمیت ہے۔ آل و اولاد کا سلسلہ ماں سے ہی چلتا ہے۔ چنانچہ مکہ کو شہروں کی ماں کا نام دینے سے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ زمین کے بقیہ حصے بھی اسی سے پھیلے یا اس کے بعد وجود میں آئے اور یہی بات سائنسی طور پر بھی ثابت ہو چکی ہے۔ مکہ ایک محفوظ اور پرامن شہر ہے۔

قرآن میں اس کو ''بلد الامین'' بھی کہا گیا ہے۔ یہاں کسی چرند پرند کو بھی نقصان پہنچانا ممنوع ہے۔ یہ تمام اطراف سے اونچے پہاڑوں میں گھرا ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ یہاں بھی کبھار کم درجے کے زلزلے ہی آتے ہیں۔ مزید برآں چونکہ اس شہر کا درجہ حرارت عموماً زیادہ رہتا ہے اسی وجہ سے یہاں زمینی پرت (Crust) کے نیچے چٹانیں چپکنے والی اور لیس دار ہیں، اس وجہ سے بھی مستقبل میں اگر کبھی یہاں زلزلہ آیا تو اس کی شدت کم ہی رہے گی۔ کعبہ کی ایک اور اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ مسلمان اس کے گرد طواف کرتے ہیں۔ طواف کا آغاز حجر اسود والی جگہ سے کیا جاتا ہے۔ حاجی یہ طواف اینٹی کلاک وائز (مخالف گھڑی وار) کرتا ہے اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس کائنات میں ایٹم سے لے کر کہکشاؤں تک ہر چیز اینٹی کلاک وائز حرکت کر رہی ہے۔ ایٹم کے اندر الیکٹرونز، نیوکلئس کے گرد اینٹی کلاک وائز گردش کرتے ہیں۔ زمین کی تمام پلیٹیں عربین پلیٹ کے گرد اینٹی کلاک وائز حرکت کرتی ہیں۔ انسانی جسم کے اندر سائٹو پلازم، سیل کے نیوکلئس کے گرد اینٹی کلاک وائز حرکت کرتا ہے۔ پروٹین مالیکیولز بھی بائیں سے دائیں طرف اینٹی کلاک وائز ہی حرکت کرتے ہوئے ترتیب پاتے ہیں۔ ماں کے رحم کے اندر بیضی انڈے بھی اپنے ہی گرد حرکت اینٹی کلاک وائز ہی کرتا ہے۔ مرد کی منی کے اندر جرثومہ بھی اپنے ہی گرد اینٹی کلاک وائز حرکت کرتے ہوئے بیضی انڈے تک پہنچتا ہے۔ انسانی خون کی گردش بھی اینٹی کلاک وائز ہی شروع ہوتی ہے۔ زمین اپنے گرد اور سورج کے گرد بھی اینٹی کلاک وائز ہی حرکت کرتی ہے۔ سورج اپنے ہی گرد اینٹی کلاک وائز حرکت کرتا ہے۔ سورج اپنے تمام نظام شمسی سمیت ملکی وے کہکشاں کے مرکز کے گرد اینٹی کلاک وائز گردش کرتا ہے۔ کہکشاں خود اپنے ہی گرد اینٹی کلاک وائز گردش کرتی ہے۔ چنانچہ ان تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مسلمان جب کعبہ کا طواف کرتا ہے تو وہ اسی طرح اپنے رب کی طرف سے عائد کی گئی ڈیوٹی کو نبھاتا ہے کہ جس طرح ایٹم سے لے کر کہکشاؤں تک، سب اپنے رب کے حکم کے آگے سر اطاعت خم کیے ہوئے ایک ہی سمت میں محو گردش ہیں۔ اس سے اسلام کا امتیاز اور برتری دوسرے مذاہب کی نسبت نکھر کر سامنے آ جاتی ہے۔

گزشتہ سال قطر میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس کا عنوان ''مکہ مرکز عالم بلحاظ علم و عمل'' تھا۔ اس میں کچھ مسلمان علمائے دین اور سائنسدانوں نے مطالبہ کیا تھا کہ گرینچ کے معیاری وقت کے بجائے مکہ مکرمہ کے وقت کو معیار کے طور پر اپنانا چاہیے کیونکہ بقول ان کے مکہ مکرمہ ہی دنیا کا مرکز ہے۔ اس کانفرنس میں شریک ایک ماہر ارضیات کا کہنا تھا کہ جغرافیائی لحاظ سے مکہ مکرمہ قطب شمالی سے دیگر طول بلد کے مقابلے میں بہترین مطابقت رکھتا ہے۔ شرکاء کانفرنس کا کہنا تھا کہ انگریزوں نے برطانوی راج کے دور میں دیگر ممالک پر قبضہ کر کے، باقی دنیا پر زبردستی گرینچ کا وقت مسلط کر دیا تھا۔ اب اس صورت حال کو بدلنے کا وقت آ گیا ہے۔

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ کی ہیبت سے دب جاتا، پاش پاش ہو جاتا۔ (القرآن)

Monthly Mustafai News Karachi

ماہنامہ

مصطفائی نیوز

کراچی

فروری 2010

کرپشن سے پاک، پاکستان

کرپشن سے اجتناب کیجئے

کرپٹ افراد کو بے نقاب کیجئے

کرپٹ افراد کا احتساب کیجئے

مصطفائی تحریک

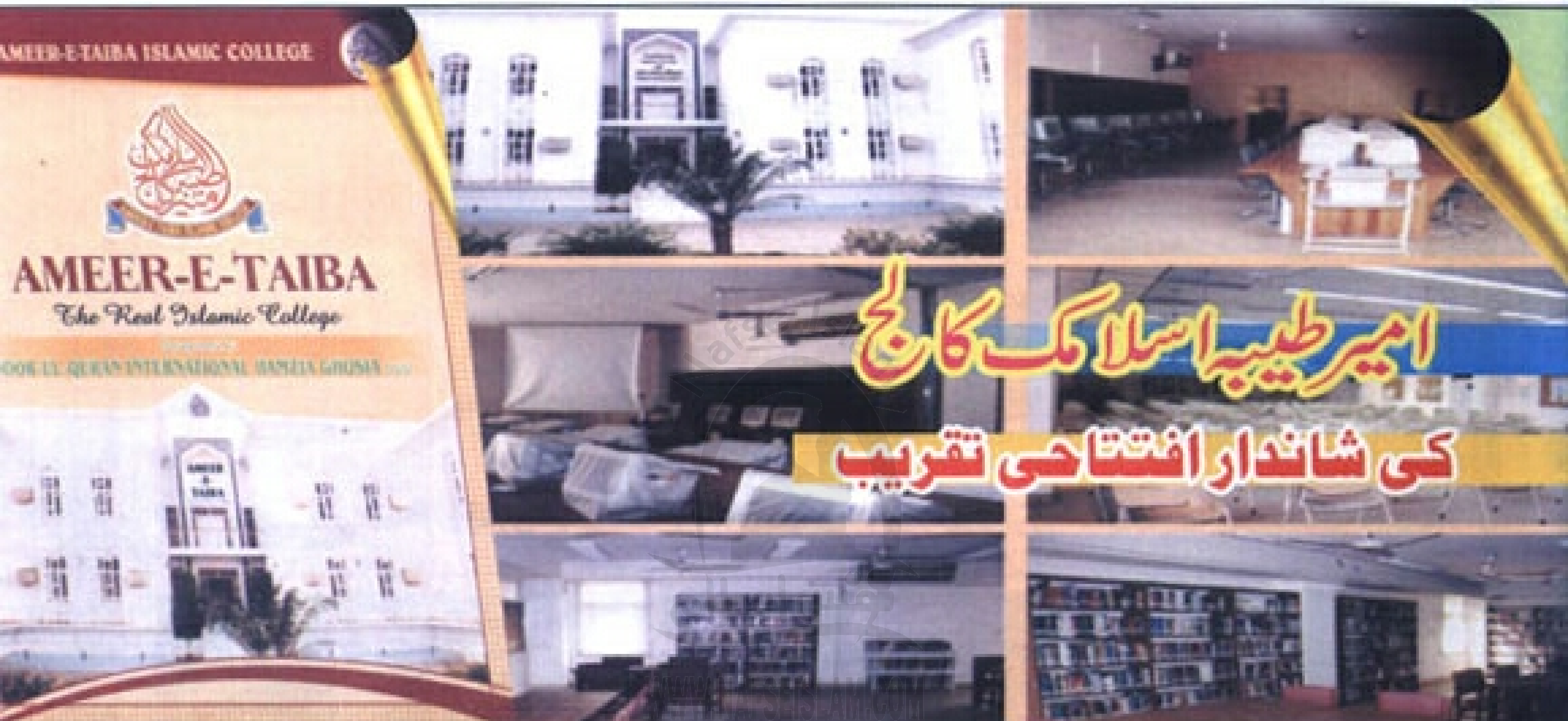

امیر طیبہ اسلامک کالج کی شاندار افتتاحی تقریب

جناح ہسپتال میں ہزاروں نادار ضرورت مند افراد کے لنگر سے مستفید ہونے کی جگہ (شیڈ) تباہ، نوٹس لیا جائے، سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

قائد طلباء سید جواد الحسن کاظمی پر قاتلانہ حملہ

سازشی عناصر کون؟

عشرت فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کا عرس مبارک

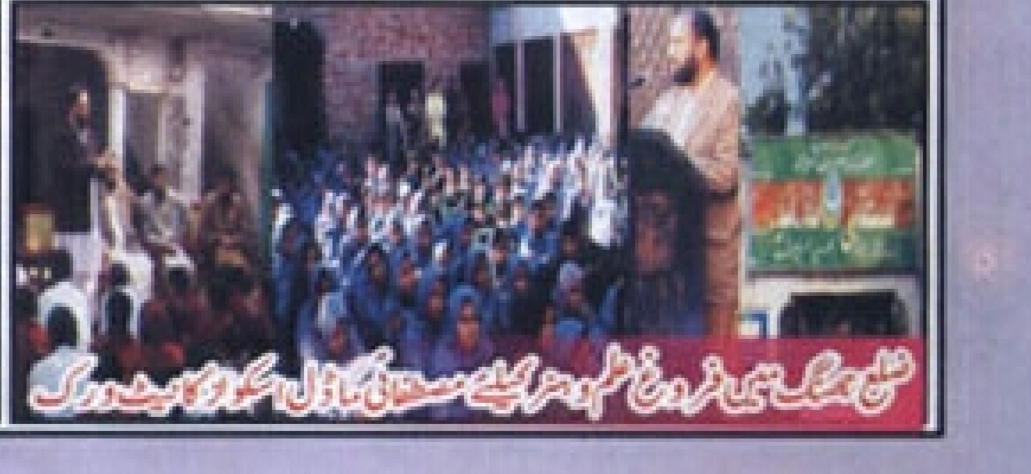

ضلع جھنگ میں فروغ علم و ہنر کیلئے مصطفائی ماڈل سکول کا نیٹ ورک

پاکستان بھر میں مصطفائی برادری کا اپنا ترجمان